قال اللہ تعالیٰ وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین

الحمد للہ کہ مجموعہ نعت رسول الثقلین رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین موسوم بہ

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلی اللہ علیہ وآلہ

خزینہ نعت

مرتبہ خاکسار منشی فضل الدین تاجر کتب و مالک اخبار اشاعت لاہور کشمیری بازار

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع شد

مختصر فہرست کتب جو دکان منشی فضل الدین تاجر کتب قومی و مالک خادم التعلیم؟ اشاعت لاہور بازار کشمیری

نام کتاب	قیمت
…یات سعدی از مولوی خواجہ محمد الطاف حسین صاحب حالی	عہ/
…سدس " " " "	۲/
…کوۂ ہند " " " "	۲/
…قوق اولاد " " " "	۲/
…ناجات بیوہ " " " "	۲/
…امون - از مولوی محمد شبلی صاحب نعمانی	عہ
…سالہ جزیہ " " " "	۲/
…سلمانوں کی گذشتہ تعلیم " "	۱۰/
…باعیات سلیم حال اسلام و … از مولوی وحید الدین سلیم	۳/
…العروس از مولوی حافظ محمد نذیر احمد صاحب	۵/
…ت النعش " " " "	۵/
…النصوح " " " "	۶/
…انہ مبتلا " " " "	۱۰/
…ن الوقت " " "	عہ/
…ب حیرت از مولوی احمد شفیع صاحب	۲/
…ب الوجود " " " "	۱/
…کل مضامین " " "	۸/
…ضیلت از مولوی سراج الدین صاحب مالک سرمور گزٹ	۱۲/
…دریز ورجنا کی ناول از مولوی عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی	۴/
…ش حصہ اول " " "	۶/
حصہ دوم " " " "	۸
…نائیم تضمین شکوہ ہند از مولوی محمد وحید الدین سلیم	۳/

نام کتاب	قیمت
تضمین ارشد - از مرزا عبد الغنی صاحب ارشد	۴
مخمس حسرت - از سید امین محمد شاہ صاحب حسرت	۲
مخمس مجید - از مولوی عبد المجید صاحب وکیل -	۴
ساغر اشکبار (یعنی مسدس شراب خراب) از منشی غلام محمد صاحب خستہ -	۲
اسلامی ڈنکا - بنگالی کانگرس کی گت از حضرت بیباک	
سوانح عمری سکندر - از منشی محبوب عالم صاحب	
جہنم پیسہ اخبار	۸
طریق دولت " " " " "	۲
نامہ خسروان فارسی " " " "	۸
سوانح عمری ملکہ قیصرہ ہند " "	۴
مثنوی صبح عید - از مولوی فیض الحسن صاحب معصم	۳
آبحیات از مولوی محمد حسین صاحب آزاد -	۴
نیرنگ خیال مع ترمیم " "	۵
اسلام کی دنیوی برکتیں از مولوی محمد چراغ علی صاحب	
رسالہ مفید زندگی و مرگ -	۲
شراب خانہ خراب	۲
بوڑھے کی شادی نو عروس سے	۱/
مسدس شو نامے ہند از گورکھ پرشاد عبرت	۱۲
تاریخ گلدستہ شملے جہان	۴
گلزار کشمیر یعنی حالات کشمیر کا مفصل ذکر	

قال اللہ تعالیٰ وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین

الحمد للہ کہ مجموعہ نعت رسول امین رحمۃ العالمین شفیع المذنبین موسوم بہ

خزینہ نعت

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

بفرمایش ناظرین منشی فضل الدین تاجر کتب قومی و مالک اخبار اشاعت کشمیری بازار لاہور

در مطبع محمدی واقع لاہور طبع شد

(بلا مہر فضل الدین قومی کے کتاب مال مسروقہ ہے)

P.no/3488

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ردیف الف

یہاں بھی تو وہاں بھی تو زمیں تیری فلک تیرا
کہیں ہم نے پتا ہرگز نہ پایا آج تک تیرا

صفات و ذات میں یکتا ہے تو اے واحدِ مطلق
نہ کوئی تیرا ثانی ہے نہ کوئی مشترک تیرا

جمالِ احمد و یوسف کو رونق تو نے بخشی ہے
ملاحت تجھ سے شیریں حسنِ شیریں میں نمک تیرا

ترے فیضِ کرم سے نار و نور آپس میں یکدل ہیں
ثنا گر یکزباں ہر ایک ہے جن و ملک تیرا

کسی کو کیا خبر کیوں خیر و شر پیدا کیے تو نے
کہ جو کچھ ہے خدائی میں وہ ہے بے ریب و شک تیرا

نہ جاتا طور کیونکر کس طرح موسیٰ نہ غش کھاتے
کہاں یہ تاب و طاقت جلوہ دیکھے مردمک تیرا

دعا یہ ہے کہ وقتِ مرگ اسکی مشکل آساں ہو
زباں پر داغ کے نام آئے یا رب یک بیک تیرا

ازل سے بلبلِ شیدا ہوں بستانِ محمد کا
ہمیشہ مدح خواں رہتا ہوں میں شانِ محمد کا

غبارِ کوچۂ اقدس شفا بخشِ مریضاں ہے
یہ ہے درمانِ دردِ دل مریضانِ محمد کا

یقیں ہے ظلمتِ مدفن مبدل نور سے ہووے
جو دل میں داغ عشقِ روئے تابانِ محمد کا

فرشتے قبر میں جس وقت پوچھیں گے تو کہہ دوں گا
غلامِ کمتریں ہوں میں غلامانِ محمد کا

سلیمان و سکندر قیصر و فغفور و خاقاں سے
قسم حق کی بڑا رتبہ ہے دربانِ محمد کا

سموم کفر یکدم میں ہوئی کافور عالم سے
پڑا پرتو جو مہرِ روئے تابانِ محمد کا

تری درگاہ میں یا رب تمنا ہے یہ ناظم کی
دکھا دو روضۂ پر نور سلطانِ محمد کا

الٰہی آئے وہ مجنوں کا ہو لے شوق ابجد کا
اڑا لیجائے دکھلائے مجھے روضہ محمد کا

خدا کے نور کے ہمراہ نورِ مصطفیٰ دیکھا
منہ سوٹنے سے پوچھا چاہیے تکرار ابجد کا

بچی طوفاں سے کشتی آ کے ٹھہری کوہ جودی پر
کہا جب نوح نے یارب بچا صدقہ محمد کا

خلیل اللہ پر کیسی گلستاں ہو گئی آتش
ہوا اشکالشا سوجب نسیم باغ احمد کا

بٹھایا تخت شاہی پر مہ کنعاں کو زنداں سے
وہاں دشوار تھا آزاد کرنا کیا مقید کا

رہائی پائی قید بطن ماہی سے جو یونس نے
اشارہ یہ بھی تھا اک نون ابروئے محمد کا

کبھی ایوب کے شافی کبھی یعقوب کے حامی
بھرا دَرِ عنایت سے نہ دامن کس کے مقصد کا

قمر کو کس طرح کرتی نہ وہ انگشت دو ٹکڑے
انھیں دو نقطۂ زیریں کا طالب لفظ تھا ید کا

مشکک معجز شق القمر ہیں کچھ جو شک لائے
کرے دوارہ تشدید سے کاف مشدد کا

شجر مانند انساں بڑھ کے استقبال کو آئے
ہوا جب جنبش مژگاں سے ایماں اس سہی قد کا

دل انساں کو کیا اس کا گوارا ہو غم فرقت
کرے نالے جگر جب چاک ہو چوب مسند کا

شکم پر سنگ اسود اور فاقے سے شکم خالی
ہوا ثابت کہ کعبہ بھی مقلد ہے محمد کا

شب معراج کیا اس مقتدا نے مرتبہ پایا
خدا مشتاق شہرہ قدسیوں میں آمد آمد کا

دکھایا صاف خرق و التیام ماہ کا عالم
جدا ہو کر ملا کیا نور حق سے نور احمد کا

رکابوں سے ملیں آنکھیں جھکایا سر کو قدموں پر
ملا جبریل کو رستے میں کیا موقع خوشامد کا

کہا جو کچھ کہ کہنا تھا سنا جو کچھ کہ سننا تھا
وہی قائل وہی سامع سماں آواز گنبد کا

گئے حضرت پھرے حضرت مٹی گرمی نہ بستر کی
قدم تھا ایک ہی گویا درآمد کا برآمد کا

خدا سے جو ملا معراج میں نقد عطا اُن کو
دیا امت کو عقدہ کھول کر زلف معقد کا

نہ دولت کی تمنا ہے نہ حشمت کی ہوس مجھ کو
الٰہی عشق احمد کا الٰہی عشق احمد کا

زیارت کو چلوں یارب پڑے یہ غل مدینہ میں
غلام آیا محمد کا غلام آیا محمد کا

سلیقہ گو نہیں دربار کا لیکن توقع ہے
مجاور رحم کھا کر راہ بتا دیویں خوشامد کا

عجب کیا اشک کی صورت گریں جو لا کے قدموں پر
نکلکر پتلیاں دونوں کہ شوق بوسہ ہے حد کا

در فردوس پر محشر میں رضواں یوں پکارے گا
بڑھے جس جس کے دل میں داغ ہو عشق محمد کا

دعا مانگوں عقیدت سے مجاور سب کہیں آمیں
الٰہ العالمیں صدقہ ذریعہ پاک احمد کا

امید بے نشاں کا نقش جب مٹنے لگے حضرت

زباں پر نام تیرا نقش دل پر ہو محمد کا

مژدہ اے اُمت کہ ختم المرسلیں پیدا ہوا
انتخاب صنع عالم آفریں پیدا ہوا

نور جس کا قبل خلقت تھا ہوا اُس کا ظہور
رحمت آئی رحمۃ للعالمیں پیدا ہوا

کان رحمت سے ہوا یاقوت رماں کا ظہور
قلزم توحید سے دُرِ ثمیں پیدا ہوا

اب خدا کا حکم لائیں گے علانیہ ملک
مہبط قرآن و جبریل امیں پیدا ہوا

اب زمین و آسماں میں ہوگی رونق دین کی
باعث ایجاد افلاک و زمیں پیدا ہوا

اب گنہگاران اُمت کی ہوئی مشکل نجات
دافع عصیاں شفیع المذنبیں پیدا ہوا

اب کہاں آفاق میں تاریکی کفر و ضلال
نور حق خورشید رب العالمیں پیدا ہوا

پیشوائے انبیا و مقتدائے اولیا
رہنمائے اولین و آخریں پیدا ہوا

یاور ایوب یونس ہمدم یعقوب و نوح
دستگیر عیسئ گردوں نشیں پیدا ہوا

رائج علم شریعت دافع آئین کفر
قبلۂ ایماں رئیس المرسلیں پیدا ہوا

صیقل آئینۂ دلہائے ارباب صفا
نور بخش چشم ارباب یقیں پیدا ہوا

جوہر تیغ شجاعت لشکر اعدا شکن
مرد میداں صاحب فتح مبیں پیدا ہوا

خسرو تیغ آزما و اشجع میدان رزم
لشکر آرا صاحب تاج و نگیں پیدا ہوا

چاہیے تعظیم کو اٹھیں جو ہیں محفل نشیں
نائب خاص خدا ہے ماء و طیں پیدا ہوا

نالہ آساں کیوں ہمارا دل نہ قرباں ہو امیر
ہے جو محبوب خدا وہ مہ جبیں پیدا ہوا

عشق محبوب خدا میں جو کہ بیجاں ہو گیا
جنت الفردوس میں وہ مثل رضواں ہو گیا

وہ بشر بے شبہ بس مقبول یزداں ہو گیا
کلمۂ طیب کو پڑھ کر جو مسلماں ہو گیا

مرتبہ اُس کا دو عالم پر نمایاں ہو گیا
اک اشارہ میں دو ٹکڑے ماہ تاباں ہو گیا

یاد اُس دم مجھ کو کس کا روئے خنداں ہو گیا
برق آہ آتشیں سے سوختہ داماں ہو گیا

شیشۂ دل میں پری وش میرے پنہاں ہو گیا
گو میں کمتر مور سے تھا پر سلیماں ہو گیا

سارا عالم نعت احمد دیکھ حیراں ہو گیا
کوئی کافر ہو گیا کوئی مسلماں ہو گیا

ایک مجھ سے واسطے میرا وہ مہماں ہوگیا
خانۂ ویرانہ میرا مثلِ گلستاں ہوگیا

بوریئے کو بھی سمجھتا کم ہے تختِ خسرواں
یا نبی اللہ جو تیرے در کا درباں ہوگیا

میزبانی اسکی کرتا ہے خداوندِ جہاں
گر مدینہ میں تمہارے کوئی مہماں ہوگیا

عمر بھر نازل ہوئی تجھ پر یہ وحیِ آسماں
کیا تیری صورت کا عاشق سارا قرآں ہوگیا

بختِ بد میرا سکندر سا ہے کیا اے خضرِ رہ
آبِ حیواں کی طرح کیوں مجھ سے پنہاں ہوگیا

ہو مبارک رحمۃ للعالمیں پیدا ہوئے
عاصیو لو مغفرت کا کیا ہے ساماں ہوگیا

معجزہ اے منکرو دیکھا شہِ لولاک کا
سنگریزہ ہاتھ میں کیسا ثنا خواں ہوگیا

لو مدینہ میں بلا مجھ کو حبیبِ کبریا ÷
ہند نظروں میں مرے اب تو زنداں ہوگیا

جو پناہِ سیدِ کون و مکاں میں آگیا
وہ بلا شک حق تعالیٰ کی اماں میں آگیا

جس نے حضرت کا وسیلہ دوستو حاصل کیا
میں یہ کہتا ہوں کہ وہ دار الاماں میں آگیا

رحمۃ للعالمیں جس روز سے پیدا ہوئے
اور یہی اک فیض کا عالم جہاں میں آگیا

ہوگیا کیا رشکِ جنت یہ گلستانِ جہاں
جب سے اُس گل کا قدم اس گلستاں میں آگیا

فیض انوارِ قدومِ سیدِ ابرار سے
نور کا عالم زمین و آسماں میں آگیا

جب تصور بندھ گیا نظروں میں روئے پاک کا
دیدۂ مشتاق گلزارِ جناں میں آگیا

یہ نہیں ممکن جلاوے آتشِ دوزخ اُسے
کلمۂ دینِ محمد جس زباں میں آگیا

اُس تبسم کا تصور مسکرانے کا خیال
صورتِ آبِ بقا اُس نیم جاں میں آگیا

جب لکھی کافی قسیمِ حوضِ کوثر کی ثنا
آبِ کوثر سا دہانِ مدح خواں میں آگیا

شبِ معراج کا بہانہ تھا
اپنے محبوب کو بلانا تھا

اپنے محبوب کو بلا کے وہاں
راز اپنا سبھی بتانا تھا

اُسکو بلوا کے عرش پر حق نے
بھید قدرت سبھی بتانا تھا

تھا یہی کارساز کو منظور
آپ کو اس جہاں میں لانا تھا

دیکھ لو آج عرش لوح قلم — لامکاں پر تجھے بٹھانا تھا
حق نے بلوایا عرش پر اپنے — یہ تو قدرت کا کارخانہ تھا
آتے جاتے لگی نہ دیر انھیں — یہ بھی اک نازِ دلبرانا تھا
تھا حبیبِ خدا کو یہ منظور — اپنی امت کو بخشوانا تھا

ہوتے حضرت نہ گر شفیع احمدؐ
عاصیوں کا کہاں ٹھکانا تھا

دانہ کھانے کا اک بہانہ تھا — یہ تو قدرت کا کارخانہ تھا
تھا یہی کارساز کو منظور — آپ کو اس جہاں میں لانا تھا
گر نہ ہوتا ظہور حضرت کا — پھر تو دنیا کا ہونا نا تھا
آپ ہیں سب کے ہونے کے باعث — تاج لولاک کا پہنانا تھا
منکرِ سجدہ جو ہوا شیطاں — اس قدر آپ کا نہ جانا تھا
جب کیا آ کے دنیا کو معمور — گھر بگھر سب کے شادیانہ تھا
آئے ختم الرسل مبارک ہو — سب کے لب پر یہی ترانہ تھا
پیدا ہوتے ہی کر دیا سجدہ — یہ بھی اک بھیدِ عارفانہ تھا
امتی کا زباں پہ تھا تکرار — دیکھو کیا رحمِ مشفقانہ تھا
کیا توریت انجیل کو منسوخ — عمل قرآن پر کرانا تھا
چاند شق ہو گیا اشارہ سے — واہ کیا خوب ہی نشانہ تھا
آپ معراج کو گئے خوش ہو — حق سے امت کو بخشوانا تھا
جب گئے سدرہ سے شہِ کونین — عرش کا جھک کے آگے آنا تھا
اس طلب کرنے سے یہ تھا منظور — واقفِ اسرارِ کل بنانا تھا
شبِ معراج کا بیاں کیا ہو — کہ وہ قدرت کا آنا جانا تھا
آخری دم نہ بھولے امت کو — واہ کیا لطفِ خاوندانا تھا
بھی خدا تجھ سے التجا میری — باغِ یثرب مجھے دکھانا تھا

جائیں منکر نکیر خوش ہوکر
نام پاک آپ کا سُنانا تھا

حشر میں مجھ کو بخشوا لینا
گرچہ طاعت میں نا قصانہ تھا

واسطے آل پاک حضرت کے
میرا مقصد مجھے دلانا تھا

گل کھلے دل کو ہوئے خوشوقتی
لب پہ بلبل کے یہ ترانہ تھا

پیمبر کا روضہ دکھا دے خدایا
دُرِ مُدعا کو دلا دے خُدایا

شراب محبت پلا دے خُدایا
مجھے مست اپنا بنا دے خُدایا

تو اپنی تجلّی دکھا دے خُدایا
درِ دل سے پردہ اُٹھا دے خُدایا

گناہوں کی کشتی ڈبا دے خُدایا
تو دریائے رحمت بہا دے خُدایا

مجھے خواب غفلت سے بہرِ محمدؐ
جگا دے خُدایا جگا دے خُدایا

سرِ عجز میرا برائے محمدؐ
تو اپنے ہی در پر جھکا دے خُدایا

میرا غنچۂ دل ہے وابستہ ہردم
نسیم کرم سے کھلا دے خُدایا

نظر آئے جلوہ محمدؐ کا ہر دم
دل ایسا فضل کا بنا دے خُدایا

رقم کرتا ہوں بس وصف کچھ اپنے پیمبر کا
ازل کے دن سے جو مختار ہے اللہ کے گھر کا

خُدا نے اختیار اُسکو دیا ہے روز محشر کا
وہی مالک ہے جنت کا وُہی قاسم ہے کوثر کا

پیمبر کیسے کیسے ہوگئے ہیں پر تو عالم میں
مگر اے عاصیو شافع یہی ہے روز محشر کا

ہوئی کیا کیا چڑھائی فرقۂ باطل کی سولی پر
ولیکن پانوں حضرت کا نہ راہِ راست سے سرکا

جسے چاہے کرے ناجی جسے چاہے کرے ناری
محمد مالک و مختار ہے سرکارِ داور کا

کہوں نورِ مجسم کیوں نہ اندامِ منور کو
زمیں پر سایہ ہوتا تھا نہ ظاہر جسم اطہر کا

حرم سے تب نکلوا کر کیا اسلام کو داخل
محمد نے کیا کیا اہتمام اللہ کے گھر کا

جو اُسکا دوست ہے اللہ کا وہ دوست ہے بیشک
عدو اُن کا جو ہے سمجھا کہ وہ دشمن ہے داور کا

کسی کی شان میں بھی آیہ لولاک آیا ہے
خدا کے سامنے کیا رتبہ ہے اپنے پیمبر کا

پڑھو صلِّ علیٰ یارو محمدؐ وہ محمدؐ ہے
اگر پیدا نہ کرتا اے محمدؐ تجھ کو دنیا میں

ق
کہ حق ہے جس محمدؐ کے یہ ہے ارشاد داور کا
نشاں ظاہر نہ پھر ہوتا زمیں پر چرخ اخضر کا

امامت پیروی کرلی محمدؐ کی مقدم ہے
سوا اس کے نہیں کوئی وسیلہ روزِ محشر کا

گلزار مدینے کی تجھکو قسم سوسی اتنی عرض پہنچا دے صبا
یہاں اپنے بیگانوں کو دیکھ لیا کہ انھیں ہے عادت جور و جفا
یہی ہاں ہے اُٹھ پھر نہ رم دہیں جا کے مرو ملیں خدا کی قسم
نہیں ہم کو جلائیگی نارِ سقر ہوئی عمر گناہوں میں گرچہ بسر

کہ جہاں پہنچوں نبی جی کے زیر قدم یہی ٹھہرے ہے ہماری دعا
جہاں شاہِ اُمم کی ہے رنگی جا اس میں رہتا ہوں میں بوفا
نہیں مرنا مدینے کا جینے سے کم کہ فنا میں بھی ہے لطفِ بقا
محشر کا نہیں کچھ خوف و خطر میرے حامی ہیں شافع روز جزا

اے بحرؔ چلو اب اصل وطن لو دیکھ چکے تم یہاں کا چلن
کرو دیس مدینے کی سیر چمن نہیں اچھی ہے ہند کی آب و ہوا

چل دیکھ سکھی لولاک لما شرب کا بانکا سانوریا
نکلیوں میں نبی کی چلت پھرت جن جھپت ہی پٹ ہرت وہ چرت
پرچھایا اکاس نہ سیس دھرے من موہن صورت جوت بھرے
توحید کا رنگ بناوت ہے عرفان کا گلال اُڑاوت ہے
کچھ آگے ملا نہ یہاں ہم کو بنا دیکھے نہ چین پڑا دل کو
عاجز کا وسیلہ جو تیری سوا دو جگ میں نہیں ہے بہرِ خدا
سوا احمد حشمت کرامت ہے جہاں صد طرح کی نعمت ہے
روت ہوں شاہا میں بلک بلک تیرے ہجر میں صبح سے شام تلک

اُس اوپر سنت جگت رہے بھیو وہ آدم چاہت ہے چاکریا
سادات کی کملی کاندھی پہ رکھت کلمہ کی بجاوت بانسریا
وہ عبائے عرب کی گلے میں پڑی سر اوپر نور کی ٹانوریا
وہ شراب طہور پلاوت ہے اُسے دیکھ بھئی میں باوریا
میری شرم ہے فخرِ دو عالم کو میں تو پھر بلگنا ہونے لگا گریا
حسنین کا صدقہ صلِّ علیٰ میری ہار رنگھا وہ ناوریا
وہاں جو کوئی طالب وتنہ ہے اسے حق کی تجلوت بھی گریا
لگتی نہیں موہی پلک سے پلک تک مہر کی ڈالو نا جریا

مسکین کبیر اے شاہِ زماں زنلی میں پڑا ہے نالہ کناں
ہے عرض فقط اتنی کہ یہاں اُسے اپنا بنا لو چاکریا

اُمتی ہنگامۂ محشر سے گھبرائیں گے کیا
دل میں تھی حضرت کی صورت آ گیا زنگِ گناہ
اس قدر سمٹے خجالت سے کہ غنچہ بن گئے

بہرِ تسکیں رحمتِ عالم نہ آ جائیں گے کیا
آئینہ میلا ہوا منہ اُن کو دکھلائیں گے کیا
اس سے بڑھکر تیرے آگے پھول اٹھائیں گے کیا

خارِ طیبہ کی خلش کے لطف سے غافل رہیں
آبلے شاکی ہوں ایسے پائوں سو جائینگے کیا

چوٹ میں دل کے مزہ ملتا سو طیبہ کو گیا
ہم چلے ملکِ عدم کو فکر ہی کھائیں گے کیا

ٹھہری ہے رخصت مدینہ سے تو روضہ میں کھڑے
سوچتے ہیں ہم دلِ مضطر کو سمجھائیں گے کیا

مدح خواں ہوں قبر میں آنکو ہیں منکر نکیر
دیکھتا ہوں تحفۂ جنت مجھے لائیں گے کیا

بیخودی ہے یادِ حضرت میں ہمارے چشمِ تر
چھینٹے اشکوں کے نہ دے ہم ہوش میں آئینگے کیا

جوشِ گریہ میں چلے نالے فلک پر کس لیئے
عین بارش میں یہ جا کر آگ برسائیں گے کیا

لختِ دل ہیں چشمِ تر میں سوزِ غم سے کیا خطر
تر ہیں آبِ سرد میں یہ پھول مرجھائینگے کیا

عمر بھر رکھا کراماً کاتبین کو دوش پر
گٹھریاں دفتر کی اپنے ہم سے اٹھوائیں گے کیا

لیچلے نقشہ تیرے روضہ کا قدسی کھینچکر
قصرِ جنت میں اُسی صورت کا بنوائیں گے کیا

چشمۂ فیض و کرم دریائے رحمت ہیں نبی
جام کوثر کے لیئے اُمت کو ترسائیں گے کیا

لے چلیں جو غازہ خاکِ طیبہ کا ضرور
ہاتھ خالی گلشنِ فردوس میں جائیں گے کیا

جان کھانے کو ہماری آئے کیوں درد و الم
یہ پرانی منہ مٹھائی وہ مزہ پائیں گے کیا

لے نہیں چلتے غزل دربارِ شہ میں سب کے ساتھ
منتظر حامد ہو کیوں خود تمکو بلوائیں گے کیا

ہے لقب شاہِ زماں فخرِ رسولاں کس کا
طور پر جلوہ ہوا موسئ عمراں کس کا

کون ہے تیرے سوا شافعِ روزِ محشر
کلمہ پڑھتے ہیں یہ سب گبر و مسلماں کس کا

کس کو حاصل ہوا معراج میں دیدارِ خدا
عرش سے پایہ میں برتر ہوا ایواں کس کا

نام حضرت کا ملک پڑھتے ہیں دن رات مدام
واعظ و مولوی و حافظِ قرآں کس کا

قاف میں کس کی زیارت کے ہیں مشتاق تمام
نام لے لے کے اڑا کرتی ہیں پریاں کس کا

میں لکھوں نعتِ نبی ہے مجھے طاقت ایسی
مدح خواں خود ہے خدا فخرِ رسولاں کس کا

نعت گوئی کا یقیں کو جو ہو رتبہ حاصل
نام لے پھر وہ بجز احمدِ ذیشاں کس کا

ہے نور خدا کا رخ سے عیاں محبوب دل آرا خوب بنا

سج دھج ہے نئی اور رنگ نیا غل ہے کہ پیارا خوب بنا
وہ سروِ چمن وہ ماہ لقا جب سیر کو باغ بہشت گیا
حوروں نے کہا اے صلِّ علےٰ ہے حق کا دلارا خوب بنا
جب چرخِ بریں پر دیکھی جھلک خوش ہوکے یہ باہم بولے ملک
ہے نور عمامہ سے ٹپکے تلک دولھا ہے یہ پیارا خوب بنا
لو بہرِ شفاعت پیشِ خدا جاتے ہیں فلک پہ وہ ابرِ سخا
خورسند ہو تم اے اہلِ خطا اب کام تمھارا خوب بنا
جب عرش پہ پہونچے وہ ماہ جبیں محبوبِ زمانہ سرورِ دیں
آئی یہ ندا یہ تا بہ زمیں محبوب ہمارا خوب بنا
مشتاقِ لقا ہیں جن و بشر ہے نور برستا سر تا سر
شرمندہ ہوئے ہیں شمس و قمر آنکھوں کا تارا خوب بنا
تھا روزِ ازل سے وہ نیک اختر کونین میں مثلِ مہِ انور
جبریلِ امین نے اے ہمسر جب اُس کو سنوارا خوب بنا
معراج کی شب بن ٹھن کے چلا وہ احمدِ پیارا خوب بنا
جبریل پکارا صلِّ علےٰ رحمٰن کا دولارا خوب بنا
دو رویہ کھڑے تھے حور و ملک صف بستہ نظر بازانِ فلک
کہتے تھے یہ آپس میں خوش ہو دلدارِ خدا را خوب بنا
تھے جتنے نبی اور پیغمبر آدم سے عیسےٰ تک لیکر
جس جس نے نظر کی اُسکی طرف اُس اُس نے پکارا خوب بنا
تھے اسکی جلو میں روح امیں اور خیل ملائک پیش پسیں
کس شان سے پہونچا عرش بریں وہ شاہ خدا را خوب بنا
قوسین سے جب وہ آگے بڑھا اور قفل درِ ادنےٰ کا کھلا
پردے کو اُٹھا کر حق نے کہا محبوب ہمارا خوب بنا

مولے سے بنا تھا وہ بندہ بندہ سے بنا تھا وہ مولے
اکبار بنا تھا وہ حامد محمود دوبارا خوب بنا

واں شب کو ہوئی تھیں جو باتیں ہاں اُن کو سُنی وہ سب باتیں
سالک نے زباں سے کچھ نہ کہا مجذوب پُکارا خوب بنا

واں شور اَلَستُ و بَلیٰ کا تھا یاں دور الست مولے کا تھا
کثرت میں عیاں کی رمز نہاں وحدت کا اشارا خوب بنا

کیا تنگی اور شب کا ہو بیاں تھی حالت جزر و مد کی عیاں
تارہ سے بنا خورشید ولے خورشید سے تارا خوب بنا

احمد کو احد سے جبکہ ملا توحید کے خلعت حسب ولا
شان اللہ کا بھید کھُلا قدرت کا سنوارا خوب بنا

یہ ایک ہے بلبل اُس گُل کا مقصود ہے وہ جزو کل کا
گلزار دو عالم میں ساقی وہ رشک ہزارا خوب بنا

حشر کے دن رتبۂ والائے سرور دیکھنا
زیر پا اورنگ شاہی چتر سر پر دیکھنا

زیر منبر انبیا و اولیا و اتقیا
جلوہ فرما ہونگے وہ بالائے منبر دیکھنا

وہ علم جس کا پھریرا عرش پر سایہ فگن
مجتمع زیر علم لشکر کے لشکر دیکھنا

اُمتیں جتنی ہیں سب کو بخشوائینگے نبی
ملتجی ہونگے انھیں سے سب پیمبر دیکھنا

جلوہ گر ہوگی کسی جانب کو جنت کی بہار
موج زن ہوگا کسی جانب کو کوثر دیکھنا

کنجیاں بھیجے گا اُن کو نار جنت کی خدا
انتہا کا التفات رب اکبر دیکھنا

جب صف موج ملائک کیطرف دیکھینگے آپ
دست تسلیم اُن کے اُٹھینگے برابر دیکھنا

بہر زیب آئینہ برق تجلے روبرو
دست قدرت شانۂ زلف معنبر دیکھنا

لب کھلیں گے جس گھڑی بہر شفاعت آپکے
ساتھ ہی ہونگے کشادہ خلد کے در دیکھنا

آپ کی مرضی سے ہوگا سارے عالم کا حساب
آپ کے قبضے میں ہوگا سارا دفترہ دیکھنا

دشمنوں کی ہے خرابی دوستوں کی ہو نجات
خاتمہ اس پر شرف اللہ اکبر دیکھنا

خدمت والا میں حاضر ہوگا جب اُس دن امیر
چشم رحمت سے اُسے اے کلک کے دو اور دیکھنا

عجب اسم مبارک ہے جناب شاہ والا کا
برابر نام حق کے زیب ہے عرش معلّا کا

دوئی کا مطلقاً پردہ نہ تھا کچھ ذات خالق سے
سماں اس طرح کھلتا نبی کی ذات یکتا کا

یہی ہے شغل اگر دن ہے یہی ہے ذکر اگر شب ہے
بصد شوق دلی لیتا ہوں ہر دم نام والا کا

گنہگاران امت جس گھڑی بہر حساب آئیں
خیال اے شاہ روز حشر رکھنا اپنے شیدا کا

بہت مشتاق ہوں گھیرا ہے مجھکو درد فرقت نے
دکھا دو خواب میں یا شاہ جلوہ روئے زیبا کا

الٰہی وہ بھی دن ہوگا جو جاؤں ہند سے طیبہ
میں دیکھوں اپنی آنکھوں سے تماشا باغ و صحرا کا

نہایت اضطراب پائے بوس سرور دیں تھا
شب معراج ہلنا ہٹ گیا عرش معلّا کا

ہو سایہ سر پہ محشر میں گنہگاران امت کے
خدا نے اس لیئے پیدا کیا ہے نخل طوبےٰ کا

شب معراج میں دیکھیں جمال سید عالم
زمیں سے چرخ پر اس واسطے جانا تھا عیسیٰ کا

یہودی سے بلال خستہ کتنے تھے دم ایذا
ارے کا اب ہے سچا دین مذہب میرے آقا کا

لکھے جاتا ہے نعت سید ابرار روز و شب
وسیلہ مغفرت کا خوب ہی طالب تے ہے تاکا

ردیف بائے موحدہ

جس کا دنیا میں نہ پیدا ہوا ہمسر یا رب
خواب میں مجھ کو دکھا دے اُسے دم بھر یا رب

جس کے باعث سے دو عالم ہے منور یا رب
قدرے اُس مہر درخشاں کے ہیں اختر یا رب

مجھ کو پہنچا دے مدینہ میں مقرب یا رب
دیکھوں ان آنکھوں سے میں قبر پیمبر یا رب

دیکھ لوں خواب میں گر وہ رخ انور یا رب
دل کی پوری ہوں مرادیں میری یکسر یا رب

ہند میں حال میں پڑا بے کس و بے یاور یا رب
دستگیری میری کر بہر پیمبر یا رب

اُس ہی قند کی زیارت جسے حاصل ہوگی
کب خوش آتا ہے اُسے سرو صنوبر یا رب

ذائقہ قند سے سو چند کمیں پاتا ہوں
نام جب آتا ہے احمد کا زبان پر یا رب

واسطے جس کے کیا تونے دو عالم پیدا
اُس کے صدقے میں مجھے خلد میں دے گھر یارب
عفو کر میرے گناہوں کو پیمبر کے لیئے
کر نہ رسوا مجھے محشر میں نہ مضطر یارب
میں گنہگار ہوں اور نام ہے تیرا غفّار
تیرا بندہ ہوں میں گو بندۂ کمتر یارب
اپنا پیارا وہ نبی ہے جو تیرا ہے محبوب
کوئی مخلوق نہیں جس کے برابر یارب
سلطنت مال ہے کیا رتبہ ہے اکسیر کو کیا
خاک گر پائے نبی ہووے میسّر یارب

میرے ارمان بر آویں یہ متیں کی ہے دُعا
دل نہ غافل ہو تیری یاد سے دم بھر یارب

ہے خیالِ زلف میں کیا اضطراب
کھا رہا ہے سینہ میں دل پیچ و تاب
آتشِ فرقت میں کیا جلتا ہے یہ
آرہی ہے دل سے جو بوئے کباب
کب تلک یہ صدمۂ فرقت سہوں
مجھ کو بلوا لو مدینہ میں شتاب
حسرتیں دل کی نکل جاویں تمام
دیکھ لوں گر روضۂ عالی جناب
کیجیو سیراب کوثر سے مجھے
جب سوا نیزہ پہ ہوگا آفتاب
واں محمدؐ جب کہیں ہم حشر میں
بھیجیو بہرِ خدا میرا جواب
بے کس و بے یار و یاور ہونگا میں
المدد اے حضرتِ والا جناب

جز محمد کون ہے ایسا متیں
بخشوائے گا تجھے روزِ حساب

طوطی کو کب یہ طاقتِ گفتار ہو نصیب
کبکِ دری کو کب تیری رفتار ہو نصیب
اللہ سے دُعا ہے کہ وصلِ صنم ملے
مجھ کو ہمیشہ دولتِ دیدار ہو نصیب
ہے آرزو یہی کہ ابد تک دلا مجھے
عشقِ نبی ہو اُلفتِ ہر چار ہو نصیب
دونوں جہاں میں اُمّتِ احمدؐ کو یا خدا
عیش و خوشی ہو اور تیرا دیدار ہو نصیب

یارب طفیلِ سیّد عالی نسب حسینؓ
حافظ کو محبتِ احمدِ مختار ہو نصیب

نہیں قسمت میں جو دیدار پیمبر یارب
خاک یثرب ہی سے آنکھیں ہوں منوّر یارب

غمِ یثرب میں شب و روز ہوں مضطر یا رب
اب تو پہنچا مجھے واں بہرِ پیمبر یا رب

ہو گئے صدقے کروں جان نذرِ پیمبر یا رب
گر مدینے کی زیارت ہو میسر یا رب

یوں جو بیباک گناہ کرتا ہوں اکثر یا رب
جانتا ہوں کہ تو بخشے گا مقرر یا رب

گو بظاہر ہوں ہر اک بندہ سے کمتر یا رب
دل میں امید ہے مگر عشقِ پیمبر یا رب

ہر مژہ شکرِ بصارت میں زباں بن جاوے
شہِ یثرب کی جو ہو دید میسر یا رب

فرطِ رنجِ غمِ محبوبِ خدا میں دن رات
لب پہ یا رب ہے کبھی گاہ زباں پر یا رب

شوقِ دل کو یہ اثر بخش کہ یثرب جا کر
ہند کو آؤں عرب سے نہ پھر کر یا رب

پھر میں ہوں روضۂ اطہر کی زیارت میں شہید
دفن ہوں میں بھی شہیدوں کے برابر یا رب

عالمِ ہستی سے جب لوں میں رہِ ملکِ عدم
یا محمد مرے دل میں ہو زباں پر یا رب

گور سے نکلوں محمد ہی محمد کہتا
ہوں نہ مایوس قیامت میں نہ مضطر یا رب

درِ محبوب کی جاروب کشی لطف کو بخش
اب نہ دنیا میں پھرا تو اسے در در یا رب

ردیف تائے فوقانی

دشتِ یثرب بھی نہیں بڑھ کے ہے کچھ جائے بہشت
چل رہیں کرتا ہے کیوں خلق تقاضائے بہشت

عشق حوروں کا تجھے ہے۔ ہے مجھے عشقِ رسول
خارِ یثرب کو سمجھتا ہوں میں طوبائے بہشت

جائے ملبوس نہ مجھے خلد میں گر دیوے خدا
خاک در سے تری بہتر نہیں دیبائے بہشت

مجھ کو بلوائے مدینہ میں حبیبِ رحماں
جیتے جی دیکھ لوں آنکھوں سے تماشائے بہشت

رخِ گلرنگِ نبی پیشِ نظر ہیاں ہوئے
زاہدا عاشقوں کو کچھ نہیں پروائے بہشت

نورِ حق حیرتِ عالم ہو اگر سایہ فگن
چشمِ نرگس کی طرح وا رہیں درہائے بہشت

داغِ فرقت بھی دکھاتا ہے مجھے فصلِ بہار
واعظا دل میں بھرے پھولے ہیں گلہائے بہشت

بعد مرنے کے بھی بس روح مدینہ میں رہے
عاشقِ حور نہیں ہے ہمیں سودائے بہشت

خلد میں ہوویں گے بے شبہ حبیبِ رحماں

اے متقین اس لیے ہے ہمکو تمنائے بہشت

ہمکو حاصل ہے مدینہ میں فضائے جنت
شیخ و زاہد کو مبارک ہو ہوائے جنت

احمدِ پاک کے کوچے سے اگر دوں تشبیہ
مثلِ گُل جامہ میں پھولے نہ سمائے جنت

آرزو ہے مجھے حضرت کی قدم بوسی کی
جان کھوتا ہوں جو دن رات برائے جنت

اُمتی شافعِ محشر کا ہوں کچھ دور نہیں
حشر گہ میں مجھے لیجانے کو آئے جنت

گر مدینے کے مکانوں کی بلندی دیکھے
یہ بجا ہے کہ سر اوپر نہ اُٹھائے جنت

دیکھ لے کوچۂ حضرت کو جو زاہد تو کہے
مفت ضائع ہوئی اوقات برائے جنت

گر اُسے آپ کی اُتری ہوئی پوشاک ملے
چاک رضواں کرے سو جا سے قبائے جنت

احمدِ پاک کے کوچے سے نہ ہوگی بہتر
واعظو مجھ کو سُناؤ نہ ثنائے جنت

لطف صحرائے مدینہ میں نہ ہوتے گر دفن
گور میں آتی نہ ہر سو سے ہوائے جنت

چل مدینے وقت تو نے ہند میں کھویا بہت
رات اب تھوڑی ہی ہے چونک اے بے خبر سویا بہت

روضۂ اقدس جو آیا خواب میں مجھکو نظر
ملکے آنکھیں چادرِ تربت سے میں رویا بہت

سب سے کہتا تھا یہی اگر مدینے میں اویس
کچھ مزہ ہو عشق کا انسان کو کم ہو یا بہت

ہے وہی اب تک سیاہی شامتِ اعمال کی
آنسوؤں سے میری آنکھوں نے اسے دھویا بہت

غفلت اندک بھی ادھر آدمی کو موت ہے
ایک دم بھی تو جو سویا جان لے سویا بہت

ایک میں کیا کتنے تجکو ڈھونڈھکر تھک تھک گئے
تو ہے محبوبِ دو عالم ہیں ترے جویا بہت

چشمِ ضیلی فام کے کُشتے تو لاکھوں ہیں مگر
زہر میرے حق میں اس کی نخوت نے بویا بہت

دور برسوں روضۂ پُرنور سے رکھا مجھے
وقت میرا اُس نے ہندوستان میں کھویا بہت

جاگتے سوتے اُدھر کے ہو رہی دل کو لگی
پھر نہیں پروا ہے تو جاگا جو کم سویا بہت

کچھ نہ حاصل مزرعِ اُمید سے مجھکو ہوا
عُمر بھر اس کھیت کو جوتا بہت بویا بہت

کم ہیں میرے شعر پر ہیں نعت میں اکثر امیر
یہ سبب ہے جو مجھے کہتے ہیں سب گویا بہت

ردیف ثائے مثلثہ

کب تک ہوں آپکی فرقت سے بیدم الغیاث
الغیاث اے بادشاہ ہر دو عالم الغیاث

دستگیری کر میری اے شافع روز جزا
کھینچے ہیں اب گنہ سوئے جہنم الغیاث

اے درِ بحرِ نبوت روؤں کب تک ہجر میں
ہو گئی ہے آنکھ ہر اک چاہ زمزم الغیاث

ہاتھ آجائے اگر خاکِ مدینہ ہو شفا
دردِ دل رہ جاتا نہیں پہلو سے اکدم الغیاث

بے توسل آپ کے کس دن ہوئی توبہ قبول
برسوں ہی گرتے رہے حوا و آدم الغیاث

عارضِ گلرنگ حضرت کا جو دل میں عشق ہے
مثلِ بلبل نالہ ہر ساعت ہے ہر دم الغیاث

ایک بھی گر امتی واں آپ کا رہجائے گا
روزِ محشر کو پکارے گا جہنم الغیاث

ناخدائی کر مدینے کی طرف بادِ مراد
جوشِ طوفاں پر ہے اپنی چشم پُرنم الغیاث

ہوں مدینے کی زیارت کو یہ میں اندوہگیں
دیکھکر حالت کو میری کہتا ہے غم الغیاث

لطف اُسدم بابِ رحمت کھولدیتا ہے خدا
ہجرِ حضرت میں کیا کرتے ہیں جب ہم الغیاث

دم لبوں پر ہجر میں ہے پہونچا تمہارے الغیاث
المدد جلدی خبر لے اے پیارے الغیاث

کیا کرے تجھ تک صبا بھی تو پہنچ سکتی نہیں
حالِ دل کہتے کہے کسکو پکارے الغیاث

دم نہیں گو جسم میں پر چشم و اشتاق ہے
داروئے دیدار اب بھی تو پلادے الغیاث

رحمۃ للعالمین ہے ذات تیری مصطفٰے
تجھ سوا کسکو کہوں حق کے دلاور الغیاث

دستگیری کر میری اے دستگیرِ بیکساں
مالکِ ہر دو جہاں حامی ہمارے الغیاث

کشتیٔ امت ہے گردابِ بلا میں تھام لو
ڈوبتے ہیں بحرِ عصیاں میں بچارے الغیاث

تابِ فرقت اب نہیں مولا متیں کو لو بلا
ہند میں تم بن بھلا کب تک گذارے الغیاث

جز تیرے کس سے کرے مسکیں یہ مُستَ الغیاث
الغیاث اے شافعِ روزِ قیامت الغیاث

صدمۂ دردِ جدائی سے بہت ہوں بیقرار
اب نہیں باقی ہے میرے دل میں طاقت الغیاث

ٹھوکریں پست و بلند دہر میں کھاتا ہوں میں   خضرِ رہ ہو جلد اے شوقِ زیارت الغیاث
ضعفِ دل نے کر دیا سر تا قدم بے دست و پا   پانوں میں طاقت نہ ہاتھوں میں ہے قوت الغیاث
گور کی ظلمت سے کم شامِ سیہ بختی نہیں   نور کی حاجت ہے اے صبحِ سعادت الغیاث
آتش افروزی شیاطیں کی جلاتی ہے مجھے   رحم اے ابرِ کرم اے جوشِ رحمت الغیاث
دونوں راہیں بند ہیں جاؤں کدھر میں ناقبول   الحذر کہتا ہے دوزخ اور جنت الغیاث
اس دعا سے ہے کسی صورت تو دکھلا راہ پر   الغیاث اے خضرِ صحرائے شفاعت الغیاث

نامۂ عصیاں امیرِ روسیہ کا ہے سیاہ
اے شفیع المذنبیں ختم الرسالت الغیاث

باب جیم تازی

خدا رخ سے پردہ اُٹھاتا ہے آج   محمدؐ کو جلوہ دکھاتا ہے آج
دکھاتا ہے کیا مرتبہ قرب کا   کہ زانو بہ زانو بٹھاتا ہے آج
اُدھر بے نیازی اُدھر ناز ہے   خدا اپنی چاہت دکھاتا ہے آج
مبارک ہو اے عاصیو پُر گناہ   شفاعت کا مژدہ سناتا ہے آج
حبیبِ خدا شافعِ دوسرا   مبارک ہو معراج پاتا ہے آج
وہ مطلوب طالب ہے جس کا خدا   عجب شان و شوکت سے جاتا ہے آج
نسیمِ صبا دم براقِ جناں   سواری حضرت کو آتا ہے آج
فلک از رہِ فخر زیرِ قدم   سرِ عجز اپنا جھکاتا ہے آج
نہ کیوں فخر ہو عرش کو فرش پر   قدم آپ کا اُس پہ جاتا ہے آج
خبر آمدِ مقدمِ پاک کی   فرشتوں کو خالق سناتا ہے آج
کرو خلد کو جلد آراستہ   کہ سردارِ جنت کا آتا ہے آج
خوشی سے وہ پھولا ہے باغِ ارم   نہیں اپنے جامے سماتا ہے آج

۱۰   الٰہی یہ عاشق ترے سامنے

لیے عفو تقصیر آتا ہے آج

دیکھا جو محمد کا شمائل شب معراج | اس رخ کا خدا ہو گیا مائل شب معراج
یوں بات ہے کی حق نے کسے پاس بلا کر | حضرت کے سوا کس کو ہے حاصل شب معراج
لینے کے لیے کسکو ملک آئے زمیں پر | یہ رحمت حق کس پہ تھی نازل شب معراج
نعلین بھی پاؤں سے اتاری نہ نبی نے | دربار خدا میں ہوئے داخل شب معراج
وعدہ بھی لیا سب کی شفاعت کا خدا سے | امت سے نہ ہوئے آپ غافل شب معراج
تنہا نہیں بیٹھے تھے نبی خوان کرم پر | تھا دست خدا آپ کے شامل شب معراج
جو چاہا خدا سے۔ دیا بلکہ اس سے سوا بھی | جس چیز کے حضرت ہوئے سائل شب معراج
اس خلوت وحدت میں تھا نام دوئی کا | اللہ سے یوں ہو گئے واصل شب معراج
اک آن میں جا کر کے پھر آئے مع مقصد | کیا سہل ہی طے ہو گئی منزل شب معراج
سب بنیاز کرتے تھے ادا شکر الٰہی | حضرت کی زیارت ہوئی حاصل شب معراج

کی سیر جو احمد نے جنتیں خلد بریں کی
سب حور جناں ہو گئیں مائل شب معراج

محبوب خدا عرش پہ پہونچا شب معراج | کیا کھل گیا امت کا نصیبا شب معراج
محبوب نظر آیا جو تنہا شب معراج | پردہ سے خدا خود نکل آیا شب معراج
حاصل یہ ہوا آپ کو رتبہ شب معراج | اللہ کو ان آنکھوں سے دیکھا شب معراج
روشن ید بیضا سے کف پا شب معراج | کیا روئے نبی کا لکھوں جلوہ شب معراج
انسان کی کیا جان فرشتے بھی نہ پہنچے | واں جا کے وہ اک دم میں پھر آیا شب معراج

اے لطف جو محبوب نے چاہا وہی پایا
باقی نہ رہی کوئی تمنا شب معراج

ردیف حائے مہملہ

عشق احمد میں مری آنکھیں ہیں طوفاں کی طرح | قطرہ ہائے اشک ہیں دریائے عماں کی طرح

عشق میں اس بلبل بستان رحمت کے مرا
ٹکڑے ٹکڑے دل ہوا گلہائے خنداں کی طرح

تھے عزیز مصر یوسف تو ہے محبوب خدا
ہجر میں روتا ہوں تیرے پیر کنعاں کی طرح

دشت غربت پر ہے مائل عشق تیری میں شہا
دل پھراتا ہے مجھے غول بیاباں کی طرح

چہرۂ دُرِّ درخشاں سے منور کیجیے
یا محمد میرا دل یعقوب مرجاں کی طرح

روبرو تیرے شہا خلد بریں ہیں یہ غزل
شاخ طوبیٰ پر پڑھوں مرغ خوش الحاں کی طرح

عام ہے دعوت تیری اے رحمۃ للعالمین
ہے متیں ذلہ ربا سور سلیماں کی طرح

ردیف خائے معجمہ

عشق احمد میں مری ہیں دیدۂ خونبار سُرخ
اب نظر آتا ہے مجھکو ہر در و دیوار سُرخ

تھا نبی کا ہے سُنا گل سے فزوں رخسار سُرخ
خون بھر کیونکر نہ روئے عاشق بیمار سُرخ

لعل ساں ہر دم میان جنگ مرجاں وار تھی
واہ کیا تھی تیغ آپ کی تلوار جوہر دار سُرخ

مشرکوں کے سر ہوئے تھے خوں سے رنگیں وقت جنگ
اس لیے کفار اکثر رکھتے تھے دستار سُرخ

آسماں پر کیوں نظر آتی شفق ہے صبح و شام
عشق احمد میں ہے اسکے دیدۂ خونبار سُرخ

کیا رخ محبوب یزداں کا انھیں بھی عشق ہے
ہر طرف آتے نظر ہیں یہ گل و گلزار سُرخ

جامۂ احمر کو پہنا ہے حبیب پاک نے
عاشقو خوں سے کرو جامہ کا تم ہر تار سُرخ

اسقدر روئی ہیں آنکھیں ہجر میں تیرے شہا
بہ گیا اشکوں سے میرے ایک جوئے بار سُرخ

خون ناحق کربلا کا کیا اثر پیدا ہوا
آسماں پہ ہے شفق لا رہے ہے کہسار سُرخ

عکس خط سبز و لعل لب سے احمد کے متیں
سبز شاخوں سے نکلتے ہیں یہ گلنار سُرخ

ردیف دال مہملہ

ہر وقت دل کو رہتی ہے خیر البشر کی یاد
منزل ہے سخت کیوں نہ ہو زاد سفر کی یاد

رکھتا ہے کب وہ دل میں تری چشم تر کی یاد
آنسو گرا تو آ گئی آب گہر کی یاد

دریا ہے آنسوؤں کی ہو ٹھنڈک اسے نہیں
رو دیتا ہوں جو آتی ہے نار سقر کی یاد

تبدیل نور سے ہووے تاریکئ لحد
ہو گور میں اگر مجھے رشک قمر کی یاد

مسجد میں شیخ کو ہے خدا کی پڑی ہوئی
مجھ کو یہاں ہے ایک برہمن پسر کی یاد

سیماب وار تا بہ سحر مضطرب رہا
سونے میں شب کو آئی جو اس سیمبر کی یاد

مست ہے کیا متیںؔ مے عشق رہا ہے
پا کی خبر نہیں ہے نہ ہے اُسکو سر کی یاد

واللہ کہ ہے رویتِ حق روئے محمدؐ
کہتے ہیں جسے خلد وہ ہے کوئے محمدؐ

بخشش ہو اِدھر ہی تو اُدھر سے ہے شفاعت
اللہ سے ملتی ہے بہت خوئے محمدؐ

جھکتے ہیں ملک جن و بشر کعبہ سمجھ کر
کیا قبلۂ عالم ہے وہ ابروئے محمدؐ

فرمایا خدا نے ہے اُسے انک فی العین
پیارا ہے خدا کو رُخِ دلجوئے محمدؐ

ہے سرمۂ مازاغ اُدھر بہرِ تماشا
اور لطف ہی دیکھے ہے خدا سوئے محمدؐ

شاداب ہے گلزار دو عالم کا اُسی سے
ہر گل میں سمائی ہوئی ہے بوئے محمدؐ

والشمس سے روشن ہو کہ ہے رُخ کی ثنا میں
والیل ہے واضح ہوئے گیسوئے محمدؐ

ہے عقدہ کا کل ہیں مقید شبِ معراج
افضل ہے شب قدر سے ہر موئے محمدؐ

سچ ہے یہ متیںؔ شیر خدا شانِ خدا ہے
کیونکر نہ ہو ایسا کہ ہے بازوئے محمدؐ

گئی پہونچ جو میری تا بہ لامکاں فریاد
بہم لگے سبھی وہاں کرنے قدسیاں فریاد

اگر ہے حکم کرے گا نہ بیجاں فریاد
کبھی نہ آئیگی بسمل کی تا زباں فریاد

نہ پہونچے گا جو مدینے میں تیرا شیدا ای
کریگا گور میں محشر تلک فغاں فریاد

ہماری نزع کی حالت میں آئیے گا ضرور
میں کرتا آپ سے ہوں صاحب زباں فریاد

نزع کے وقت میں گر آپکو نہ دیکھوں گا
رہیگا حشر تلک مے سود و غم خفاں فریاد

اُٹھائی ہمنے وہ ایذا تمھاری فرقت میں
ہمارے حال پہ کرتا ہے آسماں فریاد

شفا دے جلد مجھے ہے تو شافیٔ مطلق
تیری جناب میں کرتا ہے خستہ جاں فریاد

متین خستہ دل و جان زار کی سن لے
الٰہی کرتا ہے تجھ سے یہ ناتواں فریاد

نہ ہو کیونکر افضل ہمارا محمد
کہ ہے اپنے پیارے کا پیارا محمد

الٰہی یہ محشر میں ہم لیتے جائیں
کہاں ہے کہاں ہے ہمارا محمد

وہیں کشتی نوح بھی ڈوب جاتی
نہ دیتے جو اُس کو سہارا محمد

ابھی فرش سے عرش ہلجائے جھک کر
کریں گر طلب کا اشارا محمد

یہی بات عاشق نے معشوق سے کی
نہیں ہمکو فرقت گوارا محمد

کہیں گے یہی اُس شہ انبیا سے
وہاں ہوں گے جب آشکارا محمد

شفیع الامم روز محشر تمہیں ہو
ہمیں ہے تمہارا سہارا محمد

صدا خیر مقدم کی کعبے سے آئی
حرم سے جب آئے دوبارا محمد

بلا لو مدینے میں پھر داغ کو تم
نہیں ہند میں اب گذارا محمد

وصلی اللہ علی شان محمد
فصلوا اہل ایمان محمد

وسبحان الذی اسریٰ بعبدہ
یقول الرب فی شان محمد

فطوبیٰ من لہ عرفان ربہ
وہو العرفان عرفان محمد

اطاع اللہ من طاع الرسول
کذا منصوص قرآن محمد

فویل من عصی اللہ بعصیان
ہو العصیان عصیان محمد

وخلق الخلق بالاحسان والفضل
ہو الاحسان احسان محمد

خوشا روزے کہ بلبل در غم گل
رسد اندر خیابان محمد

بقیہ

خدا را سوختم در ملک پنجاب
زسوز نار ہجران محمد

دلِ افسردہ شد سوراخ سوراخ — زنوکِ تیرِ مژگانِ محمدؐ
بشر کیا لکھ سکے شانِ محمدؐ — خدا خود ہے ثنا خوانِ محمدؐ
شبِ معراج کہتے تھے ملک سب — جدا شانوں سے ہے شانِ محمدؐ
تصدق جو ہوا ہے جان و دل سے — ہے بیشک وہ مسلمانِ محمدؐ
ہوئے وہ باعثِ ایجادِ عالم — ہوا ہے سب پہ احسانِ محمدؐ
ہر اک ہی حشر میں مایوس ہو کر — پکڑ لیویں گے دامانِ محمدؐ
چلیں گے حشر سے جنت کو خنداں — طفیلِ چشمِ گریانِ محمدؐ
ہے رضواں باغباں خیر الوریٰ کا — کہ جنت ہے گلستانِ محمدؐ
گرے سجدے میں فوراً لات و عزیٰ — جو دیکھی شوکت و شانِ محمدؐ
ہوئی توریت اور انجیل منسوخ — ہوا نازل جو قرآنِ محمدؐ
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ — دل و جاں سے تھے قربانِ محمدؐ
جنابِ غوثِ اعظم قطبِ عالم — ہے جاری اُن سے فیضانِ محمدؐ

فقیر اب ہو گیا ہے شاہ ذی جاہ
بنا جب سے ثنا خوانِ محمدؐ

بھیجا خدا نے جسپہ کہ ہر بار ہے درود — اے مومنو اُسی پہ نثار وار ہے درود
دونوں جہاں میں دیتا ہی عزت بشر کو یہ — واللہ حرزِ حاجی و زوّار ہے درود
کرتا ہے ایک دم میں گناہوں کو منہدم — اے مومنو معینِ گنہگار ہے درود
پڑھنے سے اسکے پاتا ہی ہر ایک گل مراد — کیونکر نہ میں کہوں کہ یہ گلزار ہے درود
ای مومنو ضرور پڑھو اسکو دمبدم — دکھلاتا مصطفیٰ کا یہ دیدار ہی درود
کیونکر نہ عاشقانِ محمدؐ ہوں مشتری — یہ جوہری میں اور درِ شہوار ہی درود
ہوتا جہاں ہو ذکر جنابِ رسولؐ کا — چھاتا وہاں ہی سرِ در و دیوار ہے درود

ہمسا نہ کس طرح سے پڑھوں اسکو دمبدم
دنیا و آخرت میں مددگار ہے درود

pm/3485

ذکر زباں تو رکھ دلا صلی علی محمد — صلی علی محمد صلی علی محمد

وہ سر پاک مصطفی ستر خدا ہے سر بسر — نور جمال کبریا صلی علی محمد

ہے یہ خطا کہ زلف کو مشک ختن و بوئے شمال — زلف کی بو ہے جانفزا صلی علی محمد

سر کو جھکا دیں کس طرح جن و ملک بجان و دل — ہے وہ جبین خوشنما صلی علی محمد

ابروئے ہیں ہلال دو ماہ صیام و عید — جس نے کہ دیکھا خوش ہوا صلی علی محمد

چشم حیا بھی آپ کو ایسی کہ خود حیا نے دیکھ — پردہ میں موںھ چھپا لیا صلی علی محمد

گوش مبارک آپ کے سننے کے واسطے بنے — معنی حق کا مدعا صلی علی محمد

بینی پاک کا وہ خط مثل الف ہے یا قلم — آپ خدا نے ہے لکھا صلی علی محمد

بینی کی منخرین پر کیوں نہ ہوں دل ہے ہیں فدا — ہیں وہ دو چشمے ہے بجا صلی علی محمد

کیا میں کہوں منہ ثنا کروں ان کے لب و دہن کی ہیں — آب حیات ٹپکنے سدا صلی علی محمد

بات میں جو مٹھاس تھی آپ کے وہ کہاں بھلا — قند و نبات میں مزا صلی علی محمد

دانتوں کی آب اور چمک وہ تھی کہ اپنے آپ کو — آب گہر نے لی چھپا صلی علی محمد

نور تھا ریش میں وہ کچھ زرد تھا جھلکے روبرو — رشک شعاع مہر کا صلی علی محمد

جلوہ روئے پاک میں نور خدا کا تھا ظہور — جس نے کہ دیکھا یہ کہا صلی علی محمد

دست نبی تھے آپ کے بہر دعائے نذ نہیں — موںھ کی قبول تھی دعا صلی علی محمد

انگلیاں پانچوں آپکی وقت نماز کے ہیں پانچ — ہاتھ رکن ہے شرع کا صلی علی محمد

صاف تو یوں ہے آئینہ ایسا کہاں ہے پاک و صاف — سینہ تھا جیسا آپ کا صلی علی محمد

خالی ہوا و حرص سے نعمت حق سے پر شکم — گرسنہ حق کی دید کا صلی علی محمد

ناف زمیں ہے عرش تک بو سے ہے ناف کی مہک — نافہ میں ایسی بو کجا صلی علی محمد

حسن ادب آگے ہو خوش زانو دبا کے گرشنا — آگے ادب کی بیٹھی حیا صلی علی محمد

سر کو یہ دہن کے کہتی تھی شمع زبان حال سے — آپ کی دیکھ کے ساق پا صلی علی محمد

پانوں تھا قائم آپ کا وہ رہ مستقیم پر — حق سے ذرا نہیں ڈگا صلی علی محمد

جسم مبارک آپ کا ہاتھ سے حق کے تھا بنا — سر سے لیکے تا بپا صلی علی محمد

رنگ پہنچ آپ کا لیکے عرب سے تا عجم　　شور جہاں میں ہے پڑا صلّ علیٰ محمد
عرش کو رتبہ جب ملا جبکہ قلم نے لوح پر　　سر کو جھکا کے یہ لکھا صلّ علیٰ محمد
وہ ہے شفیع عاصیاں وہ ہے کریم اور رحیم　　ایسا ہوا نہ ہووے گا صلّ علیٰ محمد
انبیا اولیا ہی سب پڑھتے نہیں فقط درود　　کہتا ہے اُن پہ خود خدا صلّ علیٰ محمد

خاک کر محسن آپ کو لیکے پہنچ مدینے کو
روضہ پہ چل کے پڑھ سدا صلّ علیٰ محمد

ہے سورۂ والشمس اگر روئے محمد　　واللیل کی تفسیر ہوئی موئے محمد
جب روئے محمد کی نظر آئی تجلّے　　سمجھا ہیں شب قدر ہے گیسوئے محمد
کم ساتھ ہوا روئے نکو خوئے نکو کا　　ہے نیک مگر روئے صفت خوئے محمد
ہے سرمۂ کوری ہیں نہاں دیدۂ بد بیں　　جس دن سے عیاں ہے رخِ نیکوئے محمد
ماہِ نو شوال سے عاشق کو نہیں عید　　جب تک نظر آجائے نہ ابروئے محمد
کس وضع اُٹھائے ہوئے ہیں بارِ دو عالم　　ظاہر میں تو نازک سے ہیں بازوئے محمد
تھا بیش بہا حسن کے بازار میں یوسف　　پر ہو نہ سکا سنگ ترازوئے محمد
گلگشتِ گلستاں میں پڑھو صلِّ علیٰ تم　　ہر پھول کی بو میں ہے رچی بوئے محمد
کعبہ کی طرف موںھ ہو تو نمازوں میں ہمارا　　کعبہ کا شب و روز ہے مونھ سوئے محمد
ہر نخل بیابانِ عرب مجھ کو ہے طوبےٰ　　ہوں شیفتہ قامت دلجوئے محمد

رضواں کے لیئے لے چلوں سوغات شہید کی
گر ہاتھ لگے خار و خس کوئے محمد

ردیف ذال معجمہ

عشاق کو ہے زہر ترا جس قدر لذیذ　　نوشِ لبوں کے کام میں کب ہے شکر لذیذ
دشنام یار و بادہ کا ہے ایک سا خواص　　یہ دونوں اہلِ ذوق کو ہیں تلخ تر لذیذ
عاشق کے دل سے اس کا نہ پرہیز ہو سکا　　سب نعمتوں سے غم ہے زیادہ مگر لذیذ

سمجھو نہ میزبانیٔ سلطانِ عشق سہل — برسوں جلا کے ہمنے کیا ہے جگر لذیذ
تاثیرِ آہ سے مجھے حاصل ہے وصلِ دوست — اس نخلِ سوختہ کا بھی ہے کیا مزا لذیذ
شیریں مذاق خلق میں نو عمر کی ادا — یہ میوہ نو رسیدگی میں ہے بیشتر لذیذ

مستی میں نام اُن کا جو لیتے ہیں شیخ جی کو ضد ہے لب
اس نقل کو نہ جانے وہ خود بھی اگر لذیذ

یوں تو کر چھوڑا ہے لاکھوں نے فلیتا تعویذ — نام احمد سے بنایا کوئی اچھا تعویذ
مرتے دم نام محمد کا زباں سے نکلے — ایسا عامل کوئی کر دے مجھے گنڈا تعویذ
دیکھنا ہولِ قیامت سے اگر دل دھڑکا — چاٹیں گے مرقدِ حضرت کا مسیحا تعویذ
سر رگڑنے سے ہوا کرتے ہیں بیمار اچھے — واقعی آپ کا ہے نقشِ کفِ پا تعویذ
نقش ہے نام محمد کا ہمارے دل پر — اس اثر کا کبھی عامل کوئی دیکھا تعویذ

ردیف رائے مہملہ

بھروسا ہے مجھے بخشش کا حضرت کی شفاعت پر — نہ توبہ پر نہ تقوے پر نہ محنت پر نہ طاعت پر
ہوا ہے جب سے دل مائل گلِ رخسارِ حضرت پر — شرف رکھتا ہے ہر داغِ جگر گلہائے جنت پر
کریگی رشک کیا کیا امتِ سابق اُس امت پر — کھلینگے جب لبِ جاں بخش حضرت کی شفاعت پر
حصولِ مقصدِ کونین عشقِ ذاتِ عالی ہے — محبت کو محبت کیوں نہ آئے اس محبت پر
جگر ہے اُس کی یادِ مصحفِ عارض میں سی پارہ — نزولِ آیۂ رحمت ہے جس کی پاک صورت پر
بھرینگے گوہرِ مقصود کیا کیا جیب و داماں میں — وہ دریائے کرم دم بھر کو گر آیا سخاوت پر
تعلق کچھ نہیں دنیا میں جز عشقِ نبی مجھکو — پھنسیں آزاد دامِ رشک میں میری فراغت پر
اُڑا کر لے گیا اقبالِ عالی آپ کو اُس جا — جہاں پر چھوڑ دیں روح الامیں کے تاب و طاقت پر
نبی کے ہجر کا غم عیش و عشرت سے زیادہ ہے — ہزاروں وصل ہیں قرباں میں اس ساعت کی فرقت پر
مجھے کیونکر نہ عاصی مالکِ خلدِ بریں سمجھیں — ترا اسمِ مبارک ہے رقم درہائے جنت پر
نہیں ملتی مجھے یادِ نبی سے ایکدم مہلت — نماز پنجگانہ شیخ ہے موقوف فرصت پر

اُسے جنت کو لیجائے گا وہ راہِ جہنم سے ۔ گواہی جس نے دی اکبار بھی اُسکی رسالت پر

مدینے کی گدائی بادشاہی سے زیادہ ہے
چلو اے لطفؔ یاں سے خاک ڈالو اس رہایت پر

دل ہوا بے چین روئے مصطفےٰ کو دیکھکر ۔ نور آنکھوں میں ہوا نورِ خدا کو دیکھکر
گر پڑے تھے طور سینا پر جو موسیٰؑ کھا کے غش ۔ پردہ قدرت میں نورِ مصطفےٰ کو دیکھکر
کونسی خوبی ہے جو تجھ میں نہیں محبوب حق ۔ بُت مسلماں ہوگئے تیری ادا کو دیکھکر
جب ہوا تو باعثِ ایجاد عالم مصطفےٰ ۔ کیوں نہ چومے عرش اعظم تیرے پا کو دیکھکر
کردے پروانہ مجھے اُس شمعِ رُو کا اے خدا ۔ تو ہوا عاشق ہے جس بدر الدجےٰ کو دیکھکر
کیا شجاعت تھی کہ ڈرتے تھے شجاعانِ عرب ۔ بھاگتے جنگاہ سے تیری دغا کو دیکھکر
جھک گئے قدسی پئے سجدہ شب معراج میں ۔ اُس رخِ انور حبیبِ کبریا کو دیکھکر
لوحِ دل پر ہے میری منقوش نامِ مصطفےٰ ۔ دیتے ہیں تعظیم قدسی اس گدا کو دیکھکر
جب رہے قائم نہ زیر چرخ محبوب خدا ۔ کیوں نہ رو ئیں مومنین اس آسیا کو دیکھکر
کفر باطل ہوگیا اسلام جب ظاہر ہوا ۔ راہِ حق پر آگئے اُس رہنما کو دیکھکر

راہ سیدھی ہے جناں کی جس طرف حضرت گئے
اے متیں تو بھی چل اب اُس نقش پا کو دیکھکر

الٰہی صدقے میری جان ہو پیمبر پر ۔ کریں گے ہمکو وہ سیراب حوض کوثر پر
بچایا نارِ سقر سے دکھایا راہِ بہشت ۔ بجا ہے ہوں جو تصدق نبی ایسے رہبر پر
پلادے ہاتھ سے اپنے مجھے تو اے ساقی ۔ نظر لگی ہے میرے دل کی تیرے ساغر پر
تپش ہو حشر میں جب آفتاب محشر کی ۔ علم کا سایہ تمہارے رہے میرے سر پر
غریب خانہ میں کرتے اگر قدم رنجہ ۔ بٹھاتا تمکو کبھی آنکھ پر کبھی سر پر
تمہارے نام کا ہر دم جو دھیان رہتا ہے ۔ گمان ہوتا ہے قاصد کا ہر کبوتر پر
کہیں چبھیں نہ کہیں خار پائے نازک میں ۔ سنبھل کے پانوں کو رکھا کرو گلِ تر پر
نظر میں جس کے چھپا ہے ترا لب و دنداں ۔ نگاہ پڑتی ہے کب اسکی لعل و گوہر پر

سمجھ کے قبلۂ مقصد مجھ کا دونی کو وہیں
ملے جو پائے نبی کا نشان پتھر پر
ثبوت حشر میں ہو جائے گی مسیحائی
اُٹھے گی اُمّتِ عاصی تمھاری ٹھوکر پر

رضائے خالقِ اکبر جو چاہتے ہو متینؔ
درود ہر گھڑی بھیجا کرو پیمبر پر

یا محمد بر زباں ہے نام تیرا بار بار
بس یہی ہے وِرد اپنا اور وظیفہ بار بار
بار بار اپنے وطن سے جائیں یثرب کی طرف
یا الٰہی دیکھیں ہم حضرت کا روضہ بار بار
کوئی بھی ثانی نہ پایا سرزمیں پر آپ کا
یا نبی سارا زمانہ ہمنے ڈھونڈا بار بار
دل میں رہتا ہے میرے تیرا تصور یا نبی
روبرو آنکھوں کے پھرتا ہے وہ نقشا بار بار
آپ نے ہر بار بخشا اُس کو گنجِ معرفت
جا کے دروازے پہ جب سائل پکارا بار بار
ہے تیری تعریف ہر سورۃ سے ظاہر یا نبی
حق نے قرآں میں لکھا ہے وصف تیرا بار بار

متینؔ اُٹھ اور چل سوئے یثرب یہ غنیمت وقت ہے
کیونکہ دنیا میں نہیں ہے تجھ کو آنا بار بار

صبا مدینہ میں گر تو جائے تو پہلے سجدہ بآستاں کر
کہیں جو فرصت سخن کی پائے تو میری حالت کو تو بیاں کر
بپائے تسلیم سر جھکا لے دو دست وقتِ دُعا اُٹھا لے
میری لبوں کو تو لب بنا لے زباں کو اپنی میری زباں کر
جھکا کے سر کو پکڑ کے جالی تو بہا کے سو والم کے آنسو
ہزار عجز و نیاز سے تو بیاں یہ دل کی داستاں کر
بزاری و لحن و سوز کر کے بہت سا عجز و نیاز کر کے
عیاں محبت کا راز کر کے سرشکِ حسرت کو تو رواں کر
کہو کہ اے سرورِ دو عالم خدا کے محبوب شاہِ اکرم
متینؔ ہے گرفتارِ محنت و غم چھٹا کے اس غم سے شادماں کر
مجھے مدینہ میں تم بلا لو جگر سے بارِ الم اُٹھا لو
غموں کے پنجے سے تم چھڑا لو نہ رکھو مجھ کو تم نیم جاں کر
تمہارے روضہ پہ گر میں جاؤں دوبارہ حق حیات پاؤں
جو دل کی حالت ہے سب سناؤں تمہارے آگے فغاں فغاں کر
تری جدائی میں میرے مولا بہت ہی ابتر ہے حال اپنا
سدا بہاتا ہوں سیل دریا دو آنکھیں اپنی گہر فشاں کر
غریب حضرت ہو آپ جالی غم کے بستاں کے تم ہو مالی
تمہارے در سے گیا نہ خالی جو آیا سائل تمہارے آستاں پر

خدا کا بندہ ہے گر تو سرور وہ نہ رکھ محبت کسی کی دل پر
مدینہ جا کر بحالِ مضطر فدا محمد پہ اپنی جاں کر

بیکل ہوں بہت ہجر میں اِک جلوہ دکھا دو - کونین کے سرور
بندِ غمِ فرقت سے شہا مجھ کو چھوڑا دو - دیدار دکھا کر

وہ حُسنِ خداداد جسے دیکھ نہاں ہو - خورشید جہانتاب
حیرت زدہ یوسف ہو اگر شکل دکھا دو - رشکِ خورِ انور

ہے کون کرے وصف ترا جن و بشر سے - مقدور ہے کس کا
قرآن میں ہے وصف ترا اے شہِ خوش خو - جو سب سے ہے بڑھ کر

گر خاکِ قدم پاک کی ہو مجھ کو میسّر - سُرمہ میں بناؤں
آنکھوں میں میرے جلوہ عرفان عیاں ہو - ہو جائیں منوّر

آیا درِ دولت پہ ہوں مایوس ہو سب سے - اے غوث جہاں کے
جو رنج و تردّد ہے میرے دل سے اُٹھا دو حامی میرے ہو کر

ہیں مشکلیں درپیش نہیں جن کی نہایت - اے حضرتِ والا
سب مشکلیں آسان میری جلدی سے کرا دو - صدقہ شہِ صفدر

جو خواہشیں دل کی ہیں میں کرتا ہوں گذارش - سُن لیجے خُدارا
فرما کے پذیرا مجھے سب غم سے چھوڑا دو - ہو لطف یہ مجھ پر

ہے بارِ گراں سر پہ میرے جرم و خطا کا - گردن نہیں اُٹھتی
از راہِ کرم مجھ کو سبکدوش بنا دو - اے شافعِ محشر

جب وقت ہو چلنے کا یہاں سے میرا نزدیک - اے والیِ اُمّت
ہوشیار بنا کر مجھے شیطاں سے بچا لو - کلمہ ہو زباں پر

جب گور اندھیری میں مجھے چھوڑ کے لوٹیں - اور آویں نکیرین
حسنین کا صدقہ میری امداد کو پہنچو - ہو گور منوّر

سُن تابشِ خورشید قیامت کی روایت - کانپے ہے میرا دل
واں دامنِ الطاف کے سایہ میں جگہ دو - اے صادقِ مخبر

محشر میں چلوں جب میں سوئے جنّتِ اعلےٰ - ماں باپ بھی ہوں ساتھ

وہاں جام لبالب ہمیں کوثر کا عطا ہو - اے مالکِ کوثر
بلبل تجھے مطلوب ہے گر سیر جناں کی - اڑ چل تو مدینے
گل گلبن بستان رسالت پہ فدا ہو - اب دیر نہ کچھ کر

ردیف سین مہملہ

لیچلے عالم ہستی سے یہ حسرت افسوس
کی نہ سوتے میں بھی حضرت کی زیارت افسوس

تو نہیں طاقت ہے نہ آنکھوں میں بصارت افسوس
ہو گی کس طرح مدینے کی زیارت افسوس

منتظر شافع محشر کی زیارت کا ہوں
جلد آتا ہے نہیں روز قیامت افسوس

طپش دل کا برا ہو مجھے بیدار کیا
خوب کرنے بھی نہ دی اُن کی زیارت افسوس

کھایا اک دن نہ غم ہجر نبی دنیا میں
جیتے جی مجھ کو رہی فکر معیشت افسوس

مر گیا ہجر نبی کے نہ وہ اُٹھا کر صدمے
حشر تک کرتی رہیگی شب فرقت افسوس

ہوں گے اللہ سے دیدار نبی کے سائل
دل کریگا ہمیں سوائے قیامت افسوس

نہ ہوئی ہائے مدینہ کی زیارت حاصل
جیتے جی ہیں نہ ہوا داخل جنت افسوس

لطف ہمارہی حضرت کی زیارت کا رہا
نہ ہوئی شربت دیدار سے صحت افسوس

ہو چین بھی رہی ہند میں کب جب تلک ہو ملک عرب کی ہوس
کوئی جائے کہو نبی جی ہو اب لگی جان ہماری ترس ترس

گن کر سحر ہوئی اتنی فغاں کی باد خزاں بڑی کی قفس یہاں
گل و غنچہ کا باقی رہا نہ نشاں اب گلشن ہند میں کیسے برس

پر دل شکستہ پڑا ہوں یہاں سوئے شہر مدینہ ہوں کیسے اڑان
بلبل کی طرح ہوں نالہ کناں کہ ہو باغ جناں مجھے کنج قفس

ہیں خانۂ چشم میں بس بیجل کی سمت تم میں آنکھیں نکائیں نکل
مجھے شتا صبا نے بیجل دربار کی ہمکو لکھا دی درس

اے بیجل نصیب کا کیا شکوہ تجھے پیر حبیب کیا ہے گلہ
محبوب تیرا جو تجھے نہ ملا اللہ ہے بس باقی ہے ہوس

ردیف قاف

بندوں کو پہلے چاہیئے ذاتِ خدا سے عشق
بعد خدا ضرور ہے پھر مصطفیٰ سے عشق

کہ خالقِ جہاں کو نہ تھا مصطفیٰ سے عشق
بے انتہا کی بات کہ ہے ابتدا سے عشق

اپنی خبر تو کیا نہیں کونین کی خبر
ایسا ہے مجھ کو آپ کی زلفِ دوتا سے عشق

دیدار اگر محال ہو گفتار ہی سہی
اعمیٰ جو تھے وہ رکھتے تھے انکی صدا سے عشق

کھیلے ہوئے ہیں جان پہ ہم دل ہو مال کیا
ہستی کو ہے ناگوار مٹا دے بلا سے عشق

محمود کو وقار ہے کیا میرے سامنے
اُس کو ایاز سے ہے مجھے مصطفیٰ سے عشق

پیدا ہو عشق ہجر لحد سے جو خاک ہوں
ایسا ہے مجھ کو گیسوئے خیر الوریٰ سے عشق

بے عشق کوئی شئے نہیں دیکھو جو غور سے
آہن کو بھی جہاں میں ہے آہن ربا سے عشق

یوسف پہ اسقدر تھے جو یعقوب شیفتہ
دریردہ تھا جناب رسولِ خدا سے عشق

انساں ہیں ہم تو کیوں نہ ہوں عاشق رسول کے
بلبل کو گل سے کاہ کو ہے کہربا سے عشق

عاشق ہزاروں سینکڑوں معشوق اے امیر
اچھا وہی ہے جسکو ہے اُس مقتدا سے عشق

ردیف کاف تازی

ایجانِ جہاں تا چند ہم دکھلا دو موہے ٹک اپنی جھلک
یکدم نرود از یاد مرا تو راجندر سا مکھ توری بکھری الک

مارا کہ بدرد و تمنایت سوزی غمناں میں روت ہک بک
آں زلفِ سیاہ فروغِ جنت جیسے کالی گھٹا دامن کی دمک

تا جلوہ فگند بدیدۂ من موہے لاگ کی آگ نے نینوں بہہ بھبک
بگداز جفا کر بالتِ تو موہے جی کی لاگ گئی جو ڈھلک

خوبانِ فگن بر من نظرے تو جائے نکس موہی جا کی تپک
ہر چند کہ تم تدبیر کیے نہیں جات موری ہردے کی کسک

القصہ چو مرغِ بریدہ گلو تلپوں کلپوں تم بن کب تک
بگرفتہ متاعِ دل و دینم موہے کیسے گئے تم بھول ٹھٹک

یا شاہ رسل کر مد نگاہ ہمت میں بسیں دھرے سنیں جن و ملک
لطفے کہ غلام سگت احسن اب جلیے پتم توری دوار تلک

یا نبی ہند میں ہم ٹھوکریں کھائیں کب تک
دیکھیئے آپ مدینے میں بلائیں کب تک

آنکھیں پتھرا گئیں ہیں راہ بہت دیکھ چکے
سختیاں درد جدائی کی اٹھائیں کب تک

پھر گئے آتے ہیں جو زائر پھر کرتے ہیں خجل
بات بگڑی ہوئی لوگوں سے بنائیں کب تک

صاف مطلع ہو دکھاؤ ہمیں امید کا دن
گھڑی گھڑی شبِ غم کی یہ گھٹائیں کب تک

اشکِ غم رک نہیں سکتے مگر کہاں تک دیکھیں
دردِ دل چھپ نہیں سکتا ہے چھپائیں کب تک

چل زیارت کو بہانے نہیں اچھے ہیں امیر
جمع کر دل کو پریشان یہ رائیں کب تک

ردیف لام مہملہ

دے مجھے اس قدر خدا شوقِ مدینۂ رسول
حبّ وطن کو دے بھلا شوقِ مدینۂ رسول

جیسے مریض رات دن جینے کے غم میں مرتا ہے
دل کو ہو میرے یوں سدا شوقِ مدینۂ رسول

کون ہے ایسا وہ شقی جسکو ہوا نہیں ہے عشق
اور نہ کسی کو ہوئے گا شوقِ مدینۂ رسول

کعبہ کا شوق دل کو ہے صرف خدا کے واسطے
اور ہے بہرِ مصطفےٰ شوقِ مدینۂ رسول

حاجتِ سنت رسول اسکو بھلا ہو کس لیے
جسکو ہوا ساتھ لے چلا شوقِ مدینۂ رسول

آئیگا دور سے نظر شہرِ نبی تو کس قدر
جوش میں آئیگا دلا شوقِ مدینۂ رسول

رب مجھے ساکنِ عرب کاش بنائے اے فقیر
رہنا بھلائے ہند کا شوقِ مدینۂ رسول

یادِ نبی میں رہتا ہے بس سوگوار دل
سوزاں تپاں ہے نالہ زناں زار زار دل

سنتا نہیں حدیث کسی کی بجز ترے
یا مصطفےٰ بڑا ہے میرا ہوشیار دل

نامِ نبی پہ صدقہ کروں جان و مال سب
قرباں کروں میں راہ میں تیرے ہزار دل

کیسا اچھل رہا ہے یہ پہلو میں غمزدہ
ہر پہر نثار تجھ پہ ہے یہ بار بار دل

ہجرِ نبی میں صدمہ اٹھایا ہے بے حساب
میرا ہوا ہے غم سے عجب داغدار دل

محبوبِ کردگار ادھر کو بھی یک نگاہ
مشتاق ہے علیل بہت شرمسار دل

یہ آرزو متیں کی ہے مولا نہیں جو آپ
کر دے قدم پر آپ کے اپنا نثار دل

ردیف میم

یا محمدؐ ہیں تمہارے طالبِ دیدار ہم
ہے تمنا دیکھ لیتے دولتِ بیدار ہم

کعبۂ مقصد سمجھ کر سر جھکاتے ہیں ملک
وصفِ ابرو میں تیری پڑھتے ہیں جب اشعار ہم

بس خوشی سے چوم لیتا ہے ہمارے لبِ خدا
جب ہیں لیتے نامِ نامی احمدِ مختار ہم

ہوگئی تیری اطاعت فرض ہم پہ عشق سے
سب گناہوں سے کیا کرتے ہیں استغفار ہم

حکم کو تیرے سمجھتے فرض سے ہیں فرض تر
تابع فرماں ہیں تیرے سیدِ ابرار ہم

تیرے کوچہ کی گدائی کی تمنا ہے ہمیں
کیا کرینگے لیکے مولا خلد کی گلزار ہم

رشکِ یوسفؑ روئے محبوبِ خدا گر دیکھتے
کھوٹے داموں بھی نہ لیتے مصر کا بازار ہم

یاد آجاتی تجلّے اور وہ موسیٰ کا غش
دیکھ لیتے خواب میں گر آپ کا رخسار ہم

یہ تمنا ہے متیں کی اے شہِ ہر دو جہاں
جیتے جی دنیا میں کر لیتے تیرا دیدار ہم

اُس در سے فیضیاب گدا اور گدا سے ہم
ممتاز اُس کے لب سے دعا اور دعا سے ہم

مجبور ہو کے جاتے ہیں طیبہ سے سوئے خلد
عاجز ہے حکمِ حق سے قضا اور قضا سے ہم

کہتی ہے روح مل کے لباسِ شریف سے
لپٹی ہے اُن کے تن سے قبا اور قبا سے ہم

لکھی جو نعت گلشنِ جنت عطا کیا
راضی ہے اِس عمل سے خدا اور خدا سے ہم

راہِ مدینہ میں ہے عجب زورِ بالِ شوق
ہے قافلہ سے آگے ہوا اور ہوا سے ہم

دونوں چھپے حصارِ کرم میں حضور کے
شرمندہ ہے عمل سے خطا اور خطا سے ہم

خوشبو نبیؐ کی لائی تو لپٹا ہمارا دل
ہے اُس سے ہمکنار صبا اور صبا سے ہم

دیکھی وہ عشق گیسوئے شہ میں شبِ فراق
گھبرا رہی ہے اُس سے بلا اور بلا سے ہم

نفرت ہے اُس ہی جو نہ مقربِ نبیؐ کا ہو
ہے دور اُن کے در سے سما اور سما سے ہم

آئی اجل فراقِ مدینہ سے لاعلاج
مجبور ہے قضا سے دوا اور دوا سے ہم

پہنچیں حرم میں صرف کرم ہو جو آپ کا
بیگانہ ہے اثر سے دعا اور دعا سے ہم

حامد وہ ہمکو روزِ قیامت صلہ ملا
خوشنود ہے نبی سے عطا اور عطا سے ہم

خلق کے سرور شافعِ محشر صلے اللہ علیہ وسلم
مرسلِ داور خاص پیمبر صلے اللہ علیہ وسلم

نورِ مجسم نیّرِ اعظم سرورِ عالم مونسِ آدم
نوح کے ہمدم خضر کے رہبر صلے اللہ علیہ وسلم

فخرِ جہاں ہیں عرش مکاں ہیں شاہِ شہاں ہیں سیف زباں ہیں
سب پہ عیاں ہیں آپ کے جوہر صلے اللہ علیہ وسلم

بحرِ سخاوت کانِ مروت آیۂ رحمت شافعِ اُمت
مالکِ جنت قاسمِ کوثر صلے اللہ علیہ وسلم

قبلۂ عالم کعبۂ اعظم سب سے مقدم راز کے محرم
جانِ مجسم روحِ مصور صلے اللہ علیہ وسلم

دولتِ دنیا خاک برابر ہاتھ کے خالی دل کے تونگر
مالکِ کشور تخت نہ افسر صلے اللہ علیہ وسلم

رہبرِ موسیٰ ہادیِ عیسیٰ تارکِ دنیا مالکِ عقبیٰ
ہاتھ کا تکیہ خاک کا بستر صلے اللہ علیہ وسلم

سرو خراماں چہرہ گلستاں جبہ تاباں مہر درخشاں
سنبلِ پیچاں زلفِ معنبر صلے اللہ علیہ وسلم

چشمۂ جاری خاصۂ باری گرد سواری بادِ بہاری
آئینہ داری فخرِ سکندر صلے اللہ علیہ وسلم

مہر سے مملو ریشہ ریشہ نعت امیر اپنا ہے پیشہ
وردِ ہمیشہ دن بھر شب بھر صلے اللہ علیہ وسلم

ردیف نون

جسکو دیدارِ پیمبر خواب میں حاصل نہیں
گو ولیِ وقت ہو پر عشق میں کامل نہیں

دل ہے جسکو عشقِ محبوبِ خدا ہو ہے یقیں
دیکھیے دنیا میں اُنکو اسکے ہم قایل نہیں

خواب میں دیتے بشارت ہیں اُنھیں محبوبِ حق
جو درودِ پاک حضرت سے کبھی غافل نہیں

وقتِ مشکل کے میری مشکل کشائی کیجیے
آپ کے نزدیک کچھ یہ امر تو مشکل نہیں

دونوں عالم میں حبیبِ کبریا کا عشق ہے
کون ہے جو اُس رخِ محبوب پر مائل نہیں

آتشِ عشقِ رسول اللہ میں جلتا ہوں میں
اس سوا تجھ سے خداوندا میں کچھ سائل نہیں

عین رحمت ہے جو آئے ہیں مُتیں تک خواب میں
ورنہ گھر اُس کا حبیبِ پاک کے قابل نہیں

وہ دل نہیں ہے جسکو تیری آرزو نہیں
وہ گھر ہے بے چراغ کہ جس گھر میں تو نہیں

گلشن میں سینکڑوں ہی طرح کے ہیں گل کھلے
کس کام کا وہ گل ہے کہ جس گل میں بو نہیں

مومن نہیں جو دوست نہ رکھے رسولؐ کو
اُس کی خدا کے سامنے کچھ آبرو نہیں

بازار حسن میں تیرے یوسف ہے اک غلام
خلق خدا میں تم سا کوئی خوبرو نہیں

حسرت یہ ہے کہ پہونچوں گا کیونکر مدینہ میں
ساماں ایسا کوئی میرے روبرو نہیں

یا رب دکھا دے مجھ کو مدینہ رسولؐ کا
جز اسکے اور دل میں کوئی آرزو نہیں

مولا متیں کو اپنے بُلا لو مدینہ میں
ہے زندگی خراب جہاں یہ ہے تو نہیں

ہم اس سخن پہ خدا کو گواہ کرتے ہیں
جو چاہتے ہیں حبیب اِلٰہ کرتے ہیں

جو سوئے چرخ بریں وہ نگاہ کرتے ہیں
نگاہ اپنی ملک فرش راہ کرتے ہیں

یہ دی خدا نے غلاموں کو آپکے قدرت
گدا کو چاہیں تو اک دم میں شاہ کرتے ہیں

ہو فخر اُن کی غلامی کا ماہ کنعاں کو
ہے کیا عجب کہ ملک اُن کی چاہ کرتے ہیں

ہوئے ہیں معجزے ایسے رسول اکرم سے
خدائی کا بھی بہت اشتباہ کرتے ہیں

نبیؐ کے روضۂ اقدس کا جب بندھے ہے خیال
ہم اپنے دل کو پکڑ آہ آہ کرتے ہیں

خدا غفور حبیب خدا شفیع اُمم
گناہ کرتے ہیں ہم کیا گناہ کرتے ہیں

جنہیں ہے عشق رسول خدا متیں حاصل
وہ حال ہجر میں اُن کے تباہ کرتے ہیں

عشق محبوب خدا اے دل جسے حاصل نہیں
لاکھ مومن ہو مگر ایمان میں کامل نہیں

یہ کرمی ہے خدا کی ہوں جو مداح نبیؐ
ورنہ میرا منہ تو وصف پاک کے قابل نہیں

روح جنت کو نہ جائیگی مدینہ سے میرے
ہوں میں شیدائے نبیؐ حوروں پہ کچھ مائل نہیں

کر مجھے سیراب دیدار رسول پاک سے
آب کوثر کا خداوندا میں کچھ سائل نہیں

کافر مطلق ہے وہ مرتبہ سے وہ جو نہ مانے
جو رسالت کا رسول پاک کے قائل نہیں

جان آسانی سے نکلے وقت مردن یا نبیؐ
آپکے نزدیک یہ مشکل میری مشکل نہیں

عاشقِ شاہِ عرب ہو کر پڑا ہوں ہند میں — فرقۂ عشاق میں مجھ سا کوئی کاہل نہیں
نشۂ عشقِ نبی نے یہ بنایا مجھ کو مست — یادِ حق سے ایک دم بھی دل مرا غافل نہیں

پھر رہی ہے آنکھوں میں میرے صورتِ پاکِ نبی
لطف تجھ سا والضحیٰ کا خلق میں عامل نہیں

جس کے دل میں حبِّ محبوبِ خدا حاصل نہیں — یہ یقیں جانو کہ سنگ و خشت ہے وہ دل نہیں
اُن سے جسکو اُنس ہے انساں وہی انسان ہے — جو کہ دیوانہ نہیں اُن کا تو وہ عاقل نہیں
کیا وہ جانینگے محمد کی محبت کا مزا — جن کے دل میں غل ہے وہ جانینگے جنمیں غل نہیں
عرش کے سایہ میں چین اُن کے لیے کیونکر نہو — بھولتا جن کو کبھی وہ قامتِ بے ظل نہیں
اُن پہ قرباں ہوں کہ جو آرام میں تکلیف میں — قبر میں اور حشر میں اُمت سے وہ غافل نہیں
کب وہ دن ہوگا کہیں گے قافلے والے کہ آج — ہمیں باقی مدینے کے کوئی منزل نہیں

ناتواں ہوں میں سفر مشکل ہے مجھکو اے فقیر
گر خدا آساں کرے مشکل تو کچھ مشکل نہیں

نبیوں میں آپ سا تو کوئی دوسرا نہیں — شانِ خدا ہیں آپ ولیکن خدا نہیں
مجھ سا غریب و بیکس و ناآشنا نہیں — دونوں جہان میں آپ سا مشکلکشا نہیں
شہرہ ہے دو جہان میں رخِ دلفریب کا — وہ کون ہے جو آپ کے اوپر فدا نہیں
نرگس کی طرح طالبِ دیدار ہیں تمام — باغِ جہاں میں کون ہے جو چشم وا نہیں
والشمس آپ کے رُخِ روشن سے ہے مراد — واللیل آشکار ہے زلفِ دوتا نہیں
ہے یہ دلیل سایۂ نورِ خدا تھے آپ — قامت کا سایہ خاک کے اوپر گرا نہیں
ہے مجھ کو جامِ ساقیِ کوثر کی آرزو — مانندِ خضر خواہشِ آبِ بقا نہیں
سجدہ کہاں کروں کہ مدینہ بہت ہے دور — آنکھوں کے سامنے میری وہ نقشِ پا نہیں

صوفی کے حال پر نظرِ رحم کیجیے
دنیا میں آپ سا کوئی حاجت روا نہیں

ڈوبے ہوئے ہیں لوگ جو عشقِ جناب میں — کیونکر جلیں گے حشر کے دن آفتاب میں

سبطین مصطفیٰ ہیں جو زہرا کے نور عین
رحمت کے دو یہ سورے ہیں ام الکتاب میں

آئینہ ہے یہ پنجتن و چار یار کا
نقطے ہیں چار حرف ہیں پانچ آفتاب میں

جتنے سوال چاہیں کریں منکر و نکیر
حضرت کا ایک نام ہے سب کے جواب میں

تو وہ حبیب حق ہے کہ یوسف کو بھول جائیں
یعقوب دیکھ کر ترے جلوے کو خواب میں

چلیئے برنگ مہر زیارت کے واسطے
سر کو قدم بنائیے راہ ثواب میں

حضرت ہوئے شفیع تو دونوں کو دی نجات
مجرم تھے کشمکش میں فرشتے عذاب میں

مجرم ہو پاک جائے جو حضرت کے سامنے
ہوتا ہے خشک دامن تر آفتاب میں

اللہ بخش دے جو وہ شیطان کے ہوں شفیع
ہم مجرموں کے جرم تو ہیں کس حساب میں

جو کہہ دیا ہے آپ نے اس کا یقین کر
بیجا ہے فکر دوزخ و جنت کے باب میں

عشق رسول شرط ہے اسلام کے لیئے
کب ہے شراب کیف نہ ہو جس شراب میں

کس قید بلا کا نہیں آپ کو خیال
پہونچے خبر جو بند ہوا ہو حباب میں

جائے جو سوئے عالم بالا نگاہ تھمر
پانی کا قطرہ قطرہ ٹھہر رہو سحاب میں

آیا خیال انجمن لامکاں ہمیں
دیکھے کبھی جو عاشق و معشوق ڈاب میں

حضرت چلے سوار جو ہو کر براق پر
تا سدرہ جبرئیل امیں تھے رکاب میں

اس لف و رخ کی مدح و ثنا کی ہے جب امیؔ
لکھے ہیں شعر مشک ملا کر گلاب میں

مقام امتحاں ہیں دل جو اپنا تول لیتے ہیں
وہی سودائے بازار محبت مول لیتے ہیں

رقم کرتے ہیں جب مضموں سواد چشم حضرت کے
سیاہی مردمک کی آنسوؤں میں گھول لیتے ہیں

کشائش سب طرح کی ہے سر مژگان حضرت میں
انہی ناخن سے عاشق دل کے عقدے کھول لیتے ہیں

گھسے بزم عزا کرتے ہیں گہ میلاد کی محفل
کبھی رو پیٹ لیتے ہیں کبھی ہنس بول لیتے ہیں

فدا کرنے کو قد غیرت شمشاد حضرت پر
بہت ہم سرو سے آزاد بندے مول لیتے ہیں

جو دھیان آتا ہے دندان مبارک کی شہادت کا
بہا کر اشک ہم دامن میں موتی رول لیتے ہیں

ترازو طبع سنجیدہ ہے اپنی فیض حضرت سے
یہیں اچھے برے اعمال اپنے تول لیتے ہیں

نہیں نقصاں سوائے نفع بازار محبت میں — جو بک جاتے ہیں اس کے ہاتھ یوسف مول لیتے ہیں

امیر الفت جو دل میں رکھتے ہیں ابروئے حضرت کی
وہ اس کنجی سے قفل باب جنت کھول لیتے ہیں

ردیف واو مہملہ

خموش بیٹھے ہو کیا مومنو درود پڑھو — شفیع روز جزا پر پڑھو درود پڑھو
جہاں کے ہو جو طلب طالبو درود پڑھو — بہشت پاؤ گے اے صاحبو درود پڑھو
شفیع حشر کی مدحت سنو درود پڑھو — ادھر ادھر کی نہ باتیں کرو درود پڑھو
تمام جسم میں خوشبو ملو درود پڑھو — مشام جاں کو معطر کرو درود پڑھو
وہ زلف خواب میں گر دیکھو درود پڑھو — وہ رخ جو دیکھو تو کلمہ پڑھو درود پڑھو
اگر خدا کے ہو طالب تو پہلے لازم ہے — رسول پاک کو راضی کرو درود پڑھو
اگر حضور کی مد نظر حضوری ہے — حضور قلب سے اے دوستو درود پڑھو
سنو حبیب خدا کی اگر محبت ہے — سنو جناب کے جب نام کو درود پڑھو
اگر عمارت خلد بریں کی خواہش ہے — تو اس جناب پہ اے مومنو درود پڑھو
رسول پاک تمہارا درود خود سن لیں — حضور دل سے اگر مومنو درود پڑھو
جو اس حبیب کا مد نظر نظارہ ہے — پڑھو درود پڑھو عاشقو درود پڑھو
اگر یہ چاہتے ہو تم گناہ جو بخشے جائیں — شفیع حشر پہ اے عاشقو درود پڑھو
عوض درود کے مرتے ہی خلد پاؤ گے — عزیزو مفت کا سودا ہے لو درود پڑھو
جو چاہتے ہو کہ کچھ رزق کی کشایش ہو — تو اس جناب پر اے مفلسو درود پڑھو

یہ کون بزم ہے کس کا ہے ذکر لطف یہاں
ادب سے بیٹھو ادب سے اٹھو درود پڑھو

جلکر اس آگ میں دل مضطر کباب ہو — یارب حصول عشق رسالت مآب ہو
جس روز عاصیوں کا حساب کتاب ہو — پائے نبی کی ہاتھ میں میرے رکاب ہو

گر دل شہید عشق رسالت مآب ہو
محبوب ہو خدا کے رسالت مآب ہو
بے شبہ تم ہی شافع یوم الحساب ہو
اے دل جسے خطاب رسالت مآب ہو

آئے سوال کو جو ہاں لاجواب ہو
خالق کی بارگاہ میں تمھیں باریاب ہو
ثابت ہے سب رسولوں میں تم لاجواب ہو
نازل نہ پھر اُس پہ کیوں خدا کی کتاب ہو

اے لطف فن شعر میں تم لاجواب ہو
مضموں لکھو وہ نعت میں جو انتخاب ہو

یہ ہے معراج کی شب اے میرے سرور جاگو
شمع کافور لیے در پہ ہیں حاضر ملکوت
منتظر دید کا ہے آج خداوند جہاں
حوریں جنت کی ہیں مشتاق لقائے احسن
خواب راحت سے جگاتا ہے تمھیں خادم
چلئے بخشش کرو اُمت کی بلاتا ہے کریم

آئے جبریل ہیں لینے کو پیمبر جاگو
خلق کے رہنما ہادی و رہبر جاگو
چلکے دکھلاؤ ذرا روئے منور جاگو
اے شہ حسن میرے اے میرے دلبر جاگو
نرگس چشم کرو وا گل خوشتر جاگو
ہے شب قدر یہ اے شافع محشر جاگو

کہتے جبریل تھے ہر دم یہی اے ہمسر
بُرج خوبی کے درخشندہ اختر جاگو

جس دل کو شوق صاحب اُم الکتاب ہو
جس کے کفن پہ ہووے رقم نام مصطفے
جس کو نبی و آل نبی سے ہو دشمنی
سنکر ثنائے عارض رنگین مصطفے
بعد دعائے درود مقدس اگر پڑھوں
ملجائے خاک اپنی مدینے کی خاک میں
تمنا نہیں جہان میں اے شاہ دوسرا
ہو منعکس جو عارض پر نور جس میں
اکبار جبکہ ہو مجھے زیارت حضور کی

داخل جناں میں بعد فنا بے حساب ہو
بعد فنا نہ قبر میں اُس پر عذاب ہو
روز جزا میں اُس پہ خدا کا عتاب ہو
گل باغ میں وفور خجالت سے آب ہو
فی الفور باز بیت اجابت کا باب ہو
یا رب نہ ہند میں میری مٹی خراب ہو
بے مثل و بے نظیر ہو تم لاجواب ہو
ہر ذرہ کیوں نہ رشک دہ آفتاب ہو
ہفتاد حج کا اُس کو میسر ثواب ہو

نعمت دعا ہے اپنی خدا سے یہ ہر گھڑی
جانا ہمارا جانب یثرب شتاب ہو

مجھ سے جو رقم وصف رسالت مآب ہو — ہر شعر دلپذیر ہو اور لاجواب ہو
ساقی شراب وصل محمد اگر ملے — دل جل کے اپنا آتش و غم سے کباب ہو
اک قطرہ گر گرے عرق جسم مصطفٰے — دریا تمام رشک فزائے گلاب ہو
سرمے کی طرح دیدۂ دل میں لگاؤں میں — خاک در رسول اگر دستیاب ہو
پہنچوں میں جلد ہند سے یثرب میں دفعتاً — اے چرخ اس طرح کا کوئی انقلاب ہو
دھو ڈالے پل میں دفتر عصیاں کو یک قلم — عشق نبی میں چشم گر اپنی پر آب ہو
جس دل میں ہو نہ سید عالم کا اشتیاق — یارب خراب وہ دل خانہ خراب ہو
کیا فیض ہے جناب رسالت مآب کا — دیکھیں جو سوئے ذرہ تو وہ آفتاب ہو

نعمت نہیں ہے خوف اسے روز باز پرس
جس کا معین شافع یوم الحساب ہو

صلوٰۃ بھیجو نبی پر سدا درود پڑھو — خدا کو مانو ہے حکم خدا درود پڑھو
ریا کو دخل نہیں ہے یہ وہ عبادت ہے — کہ راہ خلد کی ہے رہنما درود پڑھو
جو تمکو مرض ہو لاحق تو ہے شفا اس میں — تمام درد کی ہے یہ دوا درود پڑھو
نبی نے چوم لیا منہ ہے خواب میں ان کا — درود جن کا وظیفہ رہا درود پڑھو
جو اتنے روز سے غفلت رہی رہی سو رہی — ابھی ہے وقت ہوا سو ہوا درود پڑھو
کوئی وظیفہ گنہ خوار جز صلوٰۃ نہیں — ہم عاصیوں کو یہ مژدہ ملا درود پڑھو
جہاں پہ نام سنو تم حبیب داور کا — ہے فرض تم پہ بحکم خدا درود پڑھو
انھیں امید شفاعت رسول کیوں ہوگی — درود ترک جنھوں نے کیا درود پڑھو

جو چاہتے ہو نعمتیں قربت خدا و رسول
صلوٰۃ سے نہ ہو غفلت سدا درود پڑھو

بنایا نور سے پہلے خدا نے ذات احمد کو — پھر ان کے نور سے ظاہر کیا مخلوق جملہ

نہ عالم تھا نہ آدم تھا نہ تھی یہ شش جہت پہلے — کیا باعث خدا نے ساری خلقت کا محمد کو

یہ رفعت آسماں کی کب نگاہ میں اسکے آتی ہے — ہے دیکھا اک نظر جسنے تیری روضہ کے گنبد کو

پہاڑوں میں پڑا روتا تھا ابلیس لعیں ہر دم — جہاں میں جلوہ گر جس دم کہ دیکھا نور احمد کو

حقیقت میں بڑا ہے مرتبہ سلطان عالم کا — ملائک صاف کرتے تھے ہمیشہ شہ کی مسند کو

ہر اک پتہ ہے جیسا سبز تربستان یثرب کا — کہاں وہ رنگ و آب و تاب حاصل ہے زمرد کو

تیری صدقہ میں کیا کیا نعمتیں حاصل ہوئیں حق سے — کیا کرتی ہے امت یاد اپنی عیش سرمد کو

تیری الفت میں کیا حاصل ہوئی توقیر کعبہ میں — کہ طائف دیتے ہیں بوسہ ہمیشہ سنگ اسود کو

لرزتے ہیں شجاعان جہاں ہیبت سے تیں وہ ہے
ہر ایک جانتے سب ہیں تیری تیغ مہند کو

ردیف ہائے ہوز

خدا کی راہ اب مجھکو دکھا دو یا رسول اللہ — غم دنیا میری دل سے بھلا دو یا رسول اللہ

مجھے جام وصال اپنا پلا دو یا رسول اللہ — غم فرقت سے دل کو اب چھڑا دو یا رسول اللہ

گنہگار خدا ہوں غرق دریائے ندامت ہوں — کنارے پر میری کشتی لگا دو یا رسول اللہ

رہوں سرشار یاد کبریائی میں تمنا ہے — مئے وحدت سے مستانہ بنا دو یا رسول اللہ

جلا کرتا ہوں رات اور دن ہمیشہ خوف دوزخ سے — لگی دل کی میری اب تم بجھا دو یا رسول اللہ

لگا تکیہ گناہوں کا پڑا دن رات سوتا ہوں — مجھے اس خواب غفلت سے جگا دو یا رسول اللہ

ولی دل سے زیارت کا تمہاری شوق رکھتا ہے
تم اس کے داغ فرقت کو مٹا دو یا رسول اللہ

فردوس سے ہے بڑھ کے تمنائے مدینہ — ہے روضہ رضواں سے فزوں جلوئے مدینہ

ہے عرض یہی آپ سے مولائے مدینہ — مدفن کے لئے مجھ کو ملے جائے مدینہ

کیا کیا نہ بزرگی دیا اللہ نے اسکو — عالم میں نہیں خلق میں ہمتائے مدینہ

آرائش جنت تو کیا کرتا ہے رضواں — محبوب خدا ہے چمن آرائے مدینہ

وہ دن بھی خدا کرتا کہ جاتا میں وہاں پر
دکھلاتا ان آنکھوں کو تماشائے مدینہ

سنتے ہیں مدینہ کی زمیں خاکِ شفا ہے
بلوالے مدینہ میں مسیحائے مدینہ

خدمت ہے یہی خضر کو وہ راہ نما ہو
گر راستہ بھٹکے کوئی جویائے مدینہ

تا حشر خبردار نہ عشق سے کبھی ہوتا
گر دیکھتا موسےٰ یہ تجلائے مدینہ

خواہش ہے زیارت کی مگر کچھ نہیں یاں ہان
مولا مجھے اپنا تو ہی دکھلائے مدینہ

یاں عرش سے آتے ہیں ملک بہرِ زیارت
کس درجہ یہ ہے رتبۂ اعلائے مدینہ

دل کو کوئی جا خوش نہیں آتی ہے جہاں میں
آنکھوں کے تلے پھرتا ہے صحرائے مدینہ

اللہ رے کس جوش پہ ہے اشک کا طوفاں
یہ بحرِ مدینہ ہوئے دریائے مدینہ

ہے عرش سے رتبہ میں سوا ارضِ مدینہ
قدوسیوں سے بڑھکے ہیں سکنائے مدینہ

پہونچا دے مدینہ میں متیں کو تو خدایا
ہے عشقِ نبی اسکو ہے شیدائے مدینہ

کٹے گی کیونکر یہ راہ ہماری الٰہی توبہ الٰہی توبہ
ہے بوجھ سر پر گنہ کا بھاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

یہ غم تھا پہلے وطن کو چھوڑا ٹھگوں نے رستہ میں اسکو لوٹا
عدم کو خالی چلی سواری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

خوشی نہ دیکھی کبھی جہاں میں سنا نہ نامِ خوشی یہاں میں
ہے تیغِ عصیاں سے زخم کاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

کیا ہے تیغِ گنہ نے گھایل یہ وقتِ پیری ہوا ہوں بسمل
لگی ہے غم کی عجب کٹاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

نہ پاس اپنے کچھ ایسا توشہ کہ جس سے منزل میں ہو بھروسہ
اسی کشاکش میں جاں ہے عاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

بنا یہاں کچھ نہ کام ہم سے جو ہوتی حشر میں الم سے
مگر ہماری وہاں پہ خواری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ہے التجا تجھ سے میرے داور کہ آج ہی لیکے تا بمحشر
رہے یہ کلمہ زباں پہ جاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

اگر ہے اچھا وگر برا ہے الٰہی بندہ مگر ترا ہے
تو در گذر کر خطا ہماری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

خدائے برحق تو ہی خدا ہے نبی حق تیرا مصطفےٰ ہے
مجھے بہشتی بنا نہ ناری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

شفیعِ عالم کا مبتلا ہے متین سکیں جو بیترا ہے
دکھا دے اسکو وہ شکلِ پیاری الٰہی توبہ الٰہی توبہ

ردیف یائے تحتانی

اُسے حمد و صفت ہی سب روا جو خدائے لیل و نہار ہے
کہ بنایا جس نے ہی خلق کو نہ شمار شہرہ ہزار ہے

ہے وجود سب کا بامر کن نہ رسا ہی عقل و ہم سخن
کر دیا لیے جسے علم لدن وہ حبیب ایزد دوبار ہے

وہ محمد احمد دلربا جسے کہتے ہیں شہ انبیا
ہے ظہور مظہر دوسرا سبب اُسی کا دار و مدار ہے

جسے چاہے عزت و فخر دے بہ رضا قناعت صبر دے
وہ گہر بقطرۂ ابروئے اُسیقدر رائج کا نہ ہے

نہ عدم کوئی ہے نہ ہست ہے نہ بلند ہے نہ تو پست ہے
وہ سوال روز الست ہے قالوا بلی کی پکار ہے

وہ جو بے نیازی کا راز ہے نہ فسانہ دور و دراز ہے
یہ ثبوت عشق کا راز ہے نہیں باشما سی چہ کار ہے

وہ بحق شاہوں کا شاہ ہے وہی ہیم اُسپہ گواہ ہے
من و تو کی اس میں نہ راہ ہے یہ کرم کا اسکے وقار ہے

ہمیں صدق دل سے ہو الیقیں کو نبی ہیں شافع مذنبیں
یہ عبث ہی ہمکو چناں چنیں وہ معین ہے وہی یار ہے

یہی حال اپنا ہے اے رضی نہ الا الذی نہ الا الذی
جو خدا کا فضل ہو مقتضی تو ہمیں ہمیشہ بہار ہے

سبز و شاداب گلستان تمنا ہووے
کاش مسکن میرا صحرائے مدینہ ہووے

اس طرح ہند میں اپنا دل مضطر ہے مدام
دام میں جیسے کوئی مرغ تڑپتا ہووے

ہمکو بھی روضۂ اقدس کی زیارت ہو نصیب
زہے قسمت جو سفر سوئے مدینہ ہووے

جب کہیں قافلے والے کہ مدینہ کو چلو
شوق میں پھر تو میرا اور ہی نقشہ ہووے

ننگے پاؤں ہی سے یکبار ہو جاؤں میں اٹھ ہمراہ
تن پہ جامہ ہو مرے یا کہ برہنہ ہووے

دوڑوں یوں خاک اوڑاتا ہوا سارا صحرا
جیسے جنگل میں بگولا کوئی اٹھتا ہووے

کانٹے تلووں میں چبھیں برگ گل تر سمجھوں
خاک جو اٹھ کے پڑی آنکھوں میں سرمہ ہووے

گرد آلودہ بدن خاک ملے چہرے پر
ایک تہ بند پھٹا سا کوئی کرتہ ہووے

خار تلووں میں چبھیں بال ہوں سر کے بکھرے
فکر سوزن کا نہ کچھ شانہ کا سودا ہووے

ایسی صورت سے در شاہ عرب پر پہنچوں
حال جیسا کسی ناچیز گدا کا ہووے

باندھ کر ہاتھ کروں عرض بصد عجز و نیاز
خدمت شاہ میں جیسے کوئی بندہ ہووے

یہ غلام آپ کا حاضر ہے قدمبوسی کو
وصل کا آج اشارا شہ والا ہووے

میری بے ترتیبی و مسکینی پہ رحم آئے ضرور
خود دری حجبہ والا بھی نبی وا ہووے

دوڑ کر سر قدم پاک پہ رکھدوں اپنا
دھیان کس کو ادب و بے ادبی کا ہووے

کبھی چوموں کبھی آنکھوں سے لگاؤں وہ قدم
خاکِ پا اُن کی ملے آنکھوں کا سُرمہ ہووے

گوہر اشک نثار دے قدم پاک اوپر
جُز تہیدستی جو کچھ اور نہ تحفہ ہووے

سنتے ہیں شوق کو کہتے ہیں ملائک ہی غریب
فضلِ حق سے تیری حاصل یہ تمنا ہووے

ہے تمنا یہ خدا سے کہیں ایسا ہووے
ہند سے سوئے مدینہ میرا جانا ہووے

اور جو جانا ہو تو اس شکل سے جانا ہووے
سوئے محبوبِ خدا جوں کوئی شیدا ہووے

خاک صحرائے مدینہ ہو ملی منہ پہ میرے
جاری آنکھوں سے میرے اشکوں کا دریا ہووے

پہونچوں اس طرح سے میں جب حرم اقدس کے قریب
یا محمد کا زباں پر میری نعرہ ہووے

روضۂ پاک کے جو گرد پھروں میں ایسا
جیسے پروانہ سرِ شمع پہ پھرتا ہووے

سر کے ہوں بال کھلے پاؤں برہنہ ہوویں
گرد آلودہ گلے میں میرا کوڑتا ہووے

باندھ کر ہاتھ کروں عرض کہ یا ختم رسل
حالِ خستہ پہ میرے نظر خدا را ہووے

ہوں میں مشتاق زیارت کا تمہاری شاہا
پوری اللہ سے میری یہ تمنا ہووے

دلِ بسمل ترے کوچہ میں تڑپتا ہو جب
تو بھی ہو گرم تماشا تو تماشا ہووے

جو عشق احمد ہوا ہے محباں چلو مدینے چلو مدینے
رہو نہ اس شہر میں پریشاں چلو مدینے چلو مدینے

سہو نہ دردِ جدائی دل پر ہو دل خستہ و مضطر
کرو نہ تم اپنا چاک داماں چلو مدینے چلو مدینے

نبی کی ہو جو محبت تو ترک دنیا کی کر کے الفت
خوشی خوشی اور شاد و شاداں چلو مدینے چلو مدینے

گلِ نبوت کو دیکھو جا کر دماغ ہو سر بسر معطر
رہو نہ بلبل کی طرح نالاں چلو مدینے چلو مدینے

عجب وہ بستی ہے خوش نما یار کی جسکے باشندے ہیں شاد اب
وہاں برستا ہے نور یزداں چلو مدینے چلو مدینے

جو ہے تمنا کے دید جاؤ نہ بار فرقت یہاں اٹھاؤ
نکالو دل کے تمام ارماں چلو مدینے چلو مدینے

نہ برسے رحمت خدا کی کیونکر بنا ہے جس جا مزار اطہر — لحد پہ جبریل ہے مگس راں چلو مدینے چلو مدینے
چمکتی ہر دم وہاں ہے بلبل کھلے ہیں قدرت کے لاکھوں گل — عجب ہے سر سبز وہ گلستاں چلو مدینے چلو مدینے
نبی نے دیدار ہے دکھایا مزار اپنے پہ ہے بلایا — اٹھو اٹھو کس لیے ہو گریاں چلو مدینے چلو مدینے

جو مہرباں ہو خدائے اکبر تو پھر یہ لازم ہے تمکو ہمسر
رہو نہ ہندوستاں میں حیراں چلو مدینے چلو مدینے

سنو جی ناصر سنو جی ناصر چلو مدینے چلو مدینے — اٹھو جی ناصر اٹھو جی ناصر چلو مدینے چلو مدینے
تعلقات جہاں کو بس کر کمر کو باندھو تم اپنی کسکر — رہو گے کبتک ترس ترس کر چلو مدینے چلو مدینے
یہ خواہش عز و جاہ کب تک یہ انہماک گناہ کبتک — یہ نیند غفلت کی آہ کبتک چلو مدینے چلو مدینے
نبی کی صورت یہاں ہے سپنا نہ دل ہے قابو میں آہ اپنا — سہو گے کب تک یہ تم کلپنا چلو مدینے چلو مدینے
یہ درد دل کا کھو گے کبتک یہ صدمہ غم کا سہو گے کبتک — تڑپ تڑپ کر رہو گے کب تک چلو مدینے چلو مدینے
خراب دنیا میں کیا پھنسے ہو پکار کرو کچھ بہت ہنسے ہو — یہ ہند میں آہ کیا بسے ہو چلو مدینے چلو مدینے
گلے سے زنار کفر توڑو عرب کی جانب کو باگ موڑو — محبت خانماں کو چھوڑو چلو مدینے چلو مدینے
کہاں کا میر کہاں کا تیرا اٹھاؤ یاں سے اب اپنا ڈیرا — ریاض جنت میں لو بسیرا چلو مدینے چلو مدینے
کہاں سکندر کہاں ہے دارا اجل نے یکبار سب کو مارا — اٹھا یہاں سے دل اب خدارا چلو مدینے چلو مدینے
کہاں ہیں حسنین ہاں وہ پیارے نبی کے سبطین حق کے پیارے — گھلا گھلا کر فلک نے مارے چلو مدینے چلو مدینے
نہیں ہے منظور یہاں کا جینا دکھا دے یا رب مجھے مدینا — شروع ہے شعبان کا مہینا چلو مدینے چلو مدینے
مدینہ ناصر عجب ہے بستی خدا کی رحمت ہے واں برستی — میری طبیعت ہے یاں ترستی چلو مدینے چلو مدینے

ہے میرا مدت سے جی ترستا کوئی بتا دو عرب کا رستہ
اٹھاؤ ناصر تم اپنا بستہ چلو مدینے چلو مدینے

نامِ شہِ رسالت جس دم دہن سے نکلے — صلِّ علیٰ کا کلمہ ہر موئے تن سے نکلے
گر دیر و بت کدہ میں نامِ نبی پکارو — کلمہ شہادت اُس دم منہ برہمن سے نکلے
گر چرخ چارمی پر سن پاوے وصفِ یثرب — مشتاق ہو کے عیسیٰ چرخ کہن سے نکلے
مردہ اگر سنے وہ کلمات رشکِ عیسیٰ — کہتا ہوا شہادت گور و کفن سے نکلے

اوصاف گر بیاں ہوں محبوب کبریا کے
خوشبو عبیر عنبر میری سخن سے نکلے

ہے آرزو یہ میری مدت سے خیر مولےٰ
گر عزم سوئے یثرب اپنے وطن سے نکلے

کرتا ہے عرض ہر دم یہ خاکسار حضرت
ایمان لے سلامت دارِ محن سے نکلے

جب قبر میں وہ دونوں پہونچیں سوال مجھ سے
فی الفور نامِ حضرت میرے دہن سے نکلے

ہنگامہ حشر جس دم برپا ہو یہ گنہگار
زمرہ میں اُمتی کے شاہِ زمن سے نکلے

اور التجا ہے حضرت مقبول ہو خدا را
بوئے وفا سراپا اُس گلبدن سے نکلے

گل ہو ہمیشہ خنداں گلشن میں یا الٰہی
بُلبل کے دل کی حسرت سیرِ چمن سے نکلے

نامِ محمدی جب میرے دہن سے نکلے
صلِّ علیٰ کا کلمہ چرخِ کہن سے نکلے

اللہ ہی یا محمدؐ ہووے زباں پہ جاری
یا رب یہ جان میری جس دم بدن سے نکلے

مداح ہوں نبیؐ کے گیسوئے عنبریں کا
ہے کیا عجب یہ خوشبو میرے کفن سے نکلے

وصفِ قدِ شہِ دیں ہووے جو در گلستاں
صلِّ علیٰ محمد سروِ چمن سے نکلے

بہرِ خدا ہماری اب کیجئے ناخدائی
کشتی ہماری موجِ رنج و محن سے نکلے

زلفِ نبیؐ کی خوشبو لیجائے گر صبا واں
شرمندہ مشک ہو کر ملکِ ختن سے نکلے

یہ ہند چھوڑ یا رب سوئے عرب کو اک دن
احمد بھی مثل کافی اپنے وطن سے نکلے

زباں سے نعت لکھنے میں جو نامِ مصطفےٰ نکلے
صریرِ کلک سے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ نکلے

تڑپ کر اے دلِ بیتاب تو آگاہ کر دینا
ادھر سے جب مدینے جانیوالا قافلہ نکلے

وہی ہے اہلِ دل اور ہے وہی اللہ کا بندہ
کہ جس کی ہر نفس سے یا محمدؐ کی صدا نکلے

ہوئی کافور عالم سے اُٹھی دم کفر کی ظلمت
حجابِ نور سے جس دم رسولِ دوسرا نکلے

یہ حسرت ہے کہ میں جی بھر کے دیکھوں جلوۂ احمد
الٰہی وہ بھی دن ہوگا جو دل کا حوصلہ نکلے

میرے اشعار میں ہے صاحبِ معراج کی مدحت
فرشتوں کی زباں سے کیوں نہ ہر دم مرحبا نکلے

ہمیں دنیا سے کیا مطلب عدم کے رہنے والے ہیں
ادھر بھی ہم تلاشِ جلوۂ احمد میں آ نکلے

کروں اُس کے قدم کی خاک کو کحل البصر اپنا
کوئی زائر مدینے کا جو اس جانب کو آ نکلے
مجھے وہ عشق دے یا رب کہ مرنے پر قبا تک
لحد سے یا محمد یا محمد کی صدا نکلے

اَنیدؔ کے دِل کو دھڑکا ہے سوالِ قبر کا حضرت
نہیں معلوم کیا کہنے کو جا ہوں مونھ سے کیا نکلے

محمد سرِّ قدرت ہے کوئی رمز اُسکی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے
خدا اور مصطفےٰ کی کنہ میں ادراک عاجز ہے
محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفےٰ جانے
محمد سے خدائی کی خدا نے مصطفائی کی
کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے
احد نے صورتِ احمد میں اپنا جلوہ دکھلایا
بھلا پھر کس طرح سے کوئی اُس کا مرتبہ جانے
وہی ہے ایک دریا اور دو عالم اُسکی موجیں ہیں
غریقِ بحرِ عرفاں ہو تو جب یہ ماجرا جانے
محمد فی الحقیقت آفتابِ لایزالی ہے
اُسی کے نور کا دونو جہاں میں پرتوا جانے
ہو الاوّل ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
اُسی کو ابتدا جانے اُسی کو انتہا جانے
شب و روز اسکی زلف و موئے نورانی کا سایہ ہے
وہی مفہوم واللیل اور مصداق والضحےٰ جانے

نہ ہووے وحدتوں کو بہرہ اس مضموں سے اے حیدؔر
میری رمزِ سخن البتہ وحدت آشنا جانے

رسولِ مجتبےٰ کے مرتبے کو کوئی کیا جانے
ثنا اپنی وہی جانے سوا اُسکے خدا جانے
وہ بخشائیگا روزِ حشر عاقل کو یہ واجب ہے
بیاں کا اور وہاں کا بھی اُسی کو رہنما جانے
جو ہو ایمان میں کامل مسلماں اُسکو لازم ہے
کہ سُرمہ دیدۂ باطن کا اُسکی خاکِ پا جانے
کہے جو حکم اُسکو حکم جانے حق تعالیٰ کا
رضائے خالقِ اکبر رضائے مصطفےٰ جانے
وہی ہیں افسرِ پیغمبراں سردارِ عالم ہیں
شکوہِ شان کو اُن کے گروہِ انبیا جانے
مناسب گلشنِ امکاں میں ہے آفریدہ کو
اُسی کو باعثِ پیدائشِ ارض و سما جانے

وہ ہے معشوق عاشق اُن کا خلاقِ زمانہ ہے
جسے ہو عشق اُسے ہمسر وہ اُسکو دلربا جانے

مرحبا صلِّ علےٰ اے مرے آنے والے
قیدِ اندوہ سے اُمت کو چھڑانے والے

رہنما خلقِ خدا تمکو نہ کیونکر جانے
راستہ ہو تمھیں جنت کا بتانے والے

عرش پر ہے تمھیں خالق نے بنایا دولھا
حبذا اے مرے معراج کے جانیوالے

تیرگی کفر کی عالم سے نہ کیوں ہو معدوم
آئے دنیا میں ہیں ظلمت کے مٹانیوالے

شافعِ حشر لقب آپ کا کس طرح نہ ہو
گرمئ حشر سے ہیں آپ بچانیوالے

کس طرح امتِ عاصی ہو نہ نازاں ہر دم
آئے ہم لوگوں کے ہیں ناز اٹھانیوالے

ہونے پاوے گا قیامت کو نہ رسوا ہرگز
تجھ سے امید ہے بگڑی کے بنانیوالے

نورِ خالق سے مقابل یہ بھلا کیونکر ہوں
آپ سے شمس و قمر منہ ہیں چھپانے والے

کنگرِ قصرِ فریدوں نگریں کیوں فی الفور
اب شہِ دینِ متیں آپ ہیں آنے والے

کس طرح سے نہ یہاں سارے مسلماں آئیں
جاتے ہیں خلد میں اس بزم کے آنیوالے

گرمئ حشر کا کیا خوف ہو مجکو ھمسر
نقشِ عصیاں کے محمد ہیں مٹانیوالے

چل بسے خلد میں دنیا کے بسانیوالے
اوجھل آنکھوں سے ہوئے حق کے دکھانیوالے

کیا قیامت ہوئی دنیا میں امت کے لیے
اٹھ گئے دہر سے محشر میں بچانیوالے

رو کے فرماتے ہیں یہ حیدرِ صفدر ہر دم
اٹھ گئے ہائے میرا ناز اٹھانیوالے

سیدہ کہتی تھیں بہتر ہے یہی سوئے اجل
مجھکو کیوں چھوڑ گئے ہائے وہ جانیوالے

کہتے حسنینؑ تھے سر پیٹ کے با نالہ و آہ
گئے دنیا سے کہاں میرے منانیوالے

جاں بلب تھے غمِ حضرت میں یہ کہکر اصحاب
کیا ہوئے ہائے میرے قدر بڑھانیوالے

رو رو کہتے ہیں درِ شاہ پہ آ کر جبریل
کس مکاں میں گئے معراج کے جانیوالے

ہم یہ غم کھانے کو دنیا میں رہے زندہ بشر
اور نہ ہوں وہ غمِ امت کے اٹھانیوالے

ہوئے پیدا شہِ ابرار مبارک ہووے
مومنو احمدِ مختار مبارک ہووے

بزمِ عالی میں رسولانِ سلف میں غل ہے
سب کے پیدا ہوئے سردار مبارک ہووے

وجد میں نعرہ یہ کرتا ہے اویس قرنی
عاشقو تمکو یہ دلدار مبارک ہووے

ذات احمد سے ہوا نور خدا کا جلوہ — دوستو مشرق انوار مبارک ہووے
کھل گئے راز ہوئی ذات محمد پیدا — عارفو مظہر اسرار مبارک ہووے
آج پردہ سے وہ محبوب نکل کر آیا — طالبو یار کا دیدار مبارک ہووے

اے لبشر روز قیامت کا خطر دور ہوا
مل گیا تجھ کو مددگار مبارک ہووے

عاصیان حشر جب محشر میں آتے جائینگے — آپ سایہ میں شفاعت کے بٹھاتے جائینگے
اپنی امت پر کریں گے جبکہ وہ لطف و کرم — صورت گل غنچۂ دل کو کھلاتے جائینگے
مجرمو گریاں ہو کیوں آئے شفیع حشر ہیں — ساری بگڑی کو تمہاری اب بناتے جائینگے
کوئی محزوں اب نہیں رہجائیگا اے اہل بزم — زخم دل پر سب کے وہ مرہم لگاتے جائینگے
عاصیو اب آنکھ کھولو آئے وہ رشک قمر — نور میں جو ظلمت عصیاں چھپاتے جائینگے
بخش دے گا امت محبوب کے سارے گناہ — سامنے حق کے وہ جب آنسو بہاتے جائینگے

تیرہ بختی دور ہو جائے گی شمسہ ہے امید
جلوۂ رخسار وہ تمکو دکھاتے جائینگے

شیفتہ سو جان سے ہے ساری خدائی آپکی — واہ کیا خالق نے ہے صورت بنائی آپکی
سرور عالم کیا محبوب کا بخشا خطاب — سر بسر اللہ نے عزت بڑھائی آپکی
مہ لقا دنیا کے آئینگے نہ خوش اسکو کبھی — خواب میں جس نے کہ کی ہے رونمائی آپکی
سورۂ والشمس اور واللیل میں توصیف ہے — مشتہر عالم پہ ہے سب دلربائی آپکی
مال و زر دنیائے دوں کا کیا ہو منظور نظر — دولت الفت بڑی ہمنے ہے پائی آپکی
آپ کو دولہا بنا کے حق نے بلوایا تھا جو — ساکنان عرش کو سج دھج دکھائی آپکی

اب مدینے میں بلا لو شمسہ مہتاب کو
دمبدم کرتی پریشاں ہے جدائی آپکی

عشق ہے اب لطف مجکو احمد مختار سے — شغل ہے دن رات نعت سید ابرار سے
نور جب چمکا نبی کے روئے پر انوار سے — کفر کی ظلمت ہوئی زائل دل کفار سے

عشق رکھتے ہیں جو حضرت کے گلِ رخسار سے
ہیں گلِ جنت نظر میں اُن کے بدتر خار سے

بخش دیگا خلد بخشائیگا سب میرے گناہ
یہ بھروسا ہے حبیبِ ایزدِ غفار سے

خوش نہ آئیگی مجھے فردوس میں طوبیٰ کی چھانو
خو گرفتہ ہوں نبی کے سایۂ دیوار سے

مدحتِ نورِ جمالِ پاک کا دیکھو اثر
ہوگیا پُر نور جلسہ شعر کا اشعار سے

گردرِ دندانِ حضرت سے ستارے ہیں خجل
مہر و مہ شرمندہ ہیں رُخسارِ پُر انوار سے

کس لیے دندانِ مبارک کی صفت لکھتے ہیں لطف
ہے قلم بہتر ہمارا ابرِ گوہر بار سے

گلشن کی قسم تجھے اے بادِ سحر - یثرب نگر کی راہ ہے کدھر
ہے دیس مدینہ میں تیرا گذر موری پیارے کی خبر لادے مجھے
گئے آہ کے نعرے تا بفلک - ترے ہجر میں صبح سے شام تلک
لگتی نہیں میری پلک سے پلک - ذرا اپنی جھلک دکھلادے مجھے
یہی فکر ہے مجھ کو اب ہر شب - یثرب نگری میں جائیں گے کب
وہ دن دکھلا دے مجھے یا رب - ذرا ملکِ عرب پہنچادے مجھے
یہی فکر ہے بحر کو اب ہر دم - ابھی روٹھا ہے ہم سے ہمارا صنم
یہی عرض کریں گے حضور سے ہم - میرے پیر حبیب ملا دے مجھے

میرے دل کو اِن دنوں عشقِ شہِ لولاک ہے
ٹکڑے ٹکڑے آستین جیب و گریبان چاک ہے

کر نہ فکر آغاز کی انجام پر کر تو نظر
ہے عبث جاں پر دریغ آخر کو یہ تن خاک ہے

جسکو تو سمجھا ہے اسبابِ معیشت در مجاز
دیکھکر اُسکو حقیقت میں خس و خاشاک ہے

فرقتِ خیر البشر میں ہو صدا ماتم کناں
اس لیے کعبے کی اپنی سیہ پوشاک ہے

جن و انسان و ملک حیوان و افلاک و زمیں
کون ہے جو ہجر میں تیرے نہیں غمناک ہے

کھا رہا غوطہ ہوں بحرِ معصیت میں یا رسول
دستگیری کیجیے شیطاں بڑا سفاک ہے

ذاتِ خالق کی حقیقت کو یہ پا سکتا نہیں
عقل ہے کتنی بشر کی اس کا کیا ادراک ہے

پہونچ جاوے گا درِ مقصد پہ گر قسمت میں ہے
توسنِ طبعِ رسا تیرا اگر چالاک ہے

صدق دل سے جس بشر نے کلمۂ طیب پڑھا
اُسکو پھر نارِ جہنم سے نہیں کیا باک ہے

بر بود دلم بُت زہرہ جبینیں میلاؤُ وَ جہکَ للقمری
موری نین سے نین ملائے سکھی۔ من موہ لیا مورے شام ہری
فنقولو نظر ممتنعٌ رخِ انورِ او تو۔ اگر نگرییے
واکی بتیوں کی تو متواری سکھی۔ موری جاتی رہی سُدھ بدھ سگری
بفراق همی و موگ مدی۔ من نالہ و گریہ و جامہ دری
واکی پیت کی ریت ہے یہ جنی کل ناہیں پرت موہی کاہو گری
زفراق جفائے تو جاں بلبسم۔ فمن اقفل قلبک للخبری
جیا ترسے ہے تورے درسن کو۔ تورے ڈھونڈ پھروں نگری نگری
انحۡدِشُنی فتحدّثک۔ کہ بکشورِ حُسن تو لب شکری
توری پاؤں کو دھو دھو پیوں رے پیا موہو بھاگ کھلیں کہیں آؤ ذری
یہی کہیو میری اُس گل سے صبا چوں بروضۂ او تو اگر گذری
توری پیا کو ترسے جیا ری پیا تو دی بیباں پڑھوں مُنہ سے بولو ذری
انھیں حالی خستہ کی سب ہے خبر نہیں ایسی کوئی وہاں بخبری
ونصلّی علیک وعترتہٗ چو بروضۂ او تو اگر گذری
برسات بھئی پر ساتھ نہیں کوئی جا کہو موری پیا سے ذری
پیا پیا پپیا نے ہوک دیا۔ مورے نین سے برسے بدری
من و عیش و ارم بخیالِ صنم۔ بصفاتِ جمالِ فی نظری
موری شام گنہیو گھٹ میں بسو تنک کاہے کو پھروں نگری نگری

توصیف جس کی خالقِ ارض و سما لکھے — مقدور کیا بشر کا جو اُسکی ثنا لکھے
ممکن نہیں ہے وصف تو نعت اُسکی کیا لکھے — کوئی اگر لکھے بھی تو صلِّ علیٰ لکھے
والشمس جس کی رُخ کی ثنا میں خدا لکھے — مونھ کیا کسی بشر کا جو اُسکی ثنا لکھے

Proq-13488

HL. 12693 B

واللیل وصف گیسوئے عنبر فشاں میں ہے
اللہ اور کیا کوئی اس سے سوا لکھے

نورِ خدا تھا وہ قدِ محبوبِ کبریا
سایہ عدم تھا اُس کا سبب اَور کیا لکھے

افضل ہے وہ خلیل و کلیم و مسیح سے
کوئی شہِ رسل کی ثنا کیا بھلا لکھے

عاجز ہیں انس و جان و ملک اُسکی مدح میں
لکھے صفت جو اُس کی تو ہاں کبریا لکھے

حلّالِ مشکلات لقب آپ ہی کا ہے
کیونکر مِتیں نہ آپ کو مشکلکشا لکھے

انبیا روزِ حشر سب خوف کھاتے جائینگے
شافعِ روزِ قیامت مسکراتے جائینگے

داغِ دلِ عشاق کے اپنے مٹاتے جائینگے
آبِ رحمت سے لگی سب کی بجھاتے جائینگے

یومِ محشر جب نصب ہوگا لوائے محمدی
زیرِ سایہ اپنی اُمت کو بٹھاتے جائینگے

اے گنہگارانِ اُمت تم نہ ہو پژمردہ دل
غنچۂ خاطر سبھوں کا وہ کھلاتے جائینگے

بخششِ اعمالِ اُمت کے لئے پیشِ خدا
چشمِ رحمت بیں سے خود آنسو بہاتے جائینگے

دیکھکر مضطر گنہگارانِ تشنہ کام کو
شربتِ دیدار سے اپنے جھلکاتے جائینگے

چشمۂ رحم و کرم کا ہمکو پیاسا دیکھکر
تشنگی آبِ شفاعت سے بجھاتے جائینگے

عاصیوں کو دیکھکر بارِ گنہ سے سرنگوں
سر گرانی سے سبکدوشی دلاتے جائینگے

حرفِ عصیاں کزلکِ بخشش ہو روزِ حشر و نشر
نامۂ اعمالِ اُمت سے مٹاتے جائیں گے

پائیں گے بس جبکہ سیدھی راہ سے بہکا ہوا
از رہِ بخشش رہِ حق پر لگاتے جائینگے

عرصۂ محشر میں جب تشریف لیجائینگے آپ
ہم بھی عاشق راہ میں آنکھیں بچھاتے جائینگے

آج غم سے دوستو سینہ میرا افگار ہے
آج دنیا آنکھ میں میرے سیاہ و تار ہے

اسقدر آنسو بہائے ہیں قلم نے رنج میں
ہو گیا خجلت سے پانی ابرِ دریا بار ہے

آج نوحہ گر فلک پر ہیں ملایک بھی ہم
آج روتا ہر جوان و پیر زار و زار ہے

آج دنیا میں اندھیرا ہائے کیسا چھا گیا
آج اُجڑا ہائے دنیا کا یہ سب گلزار ہے

چھپ گیا دنیا سے وہ جو نیّرِ اسلام تھا
واصلِ حق ہو گیا دنیا کا جو سردار ہے

دور دنیا سے کیا تھا جس نے ملکِ ظلم و کفر — راہیِ ملکِ بقا وہ قاتلِ کفار ہے
آج کا دن حشر سے بڑھکر کہوں تو ہے بجا — دور امت سے ہوا امت کا جو غمخوار ہے
جسکی خاطر اے فلک حق نے بنایا تجھکو دم — اُس سے بھی کی بیوفائی ایسا ناہنجار ہے
رحمت اللعالمین پر دوستو پڑھکر درود — اُن کی روح کو بخش دو یہی تمہارا پیار ہے

باعثِ کون و مکاں بھی چل بسے جب اے فضل
کون ہے جسکو بھلا مرنے سے پھر انکار ہے

اے ختمِ رسالت نورِ خدا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ — اے مہرِ نبوت جاہ و سخا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ
اے رہبرِ عیسیٰ ہادیِ موسیٰ صاحبِ طٰہٰ مالکِ بطحا — اے شاہِ والا شاہِ ہدیٰ اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ
اے بدرِ دجیٰ اے شانِ خدا اے خیرِ وریٰ اے شمس ضحیٰ — اے کانِ حیا اے ابرِ عطا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ
اے فخرِ عرب اے والا حسب اے خلقِ ادب اے طٰہٰ لقب — اے عالی لقب اے لطفِ خدا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ
اے شافعِ محشر خاصۂ داور قاسمِ کوثر پاک و مطہر — خضر کے رہبر آبِ بقا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ
اے نوح کے ہمدم شاہِ معظم نورِ مجسم نیرِ اعظم — مرجعِ عالم مہرِ وفا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ
اے آیۂ ایماں صاحبِ فرقاں عیسیٰ دوراں فخرِ سلیماں — چشمۂ ایماں بحرِ عطا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ
ہے شمسِ رخ کی جلوہ گری پڑتی ہی جسپر حور پری — واللہ کہ تو ہے نورِ خدا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ
ہیں قوس و قزح دو ابرو گر ہے چہرۂ انور شمس و قمر — اور زلف ہے اس پر کالی گھٹا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ
یاقوتِ درخشاں دُرِ عدن اور گوہرِ تاباں لعلِ یمن — ہیں دانتوں پہ صدقے لب پہ فدا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ
کہتے ہیں اقدس کانِ صفا اور قدِ مبارک سر تا پا — تھا نور کا ایک سانچے کا ڈھلا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ
ہے گل میں شاہا تیری ہی نکہت باد صبا میں تیری ہی نکہت — غنچوں کے لب پہ یہی صدا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ
جس دم کہ چلا معراج میں تو اے شاہِ عرب اے خاصۂ رب — یہ بولے ملک سبحانہٗ کہ صفا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ
جب عرش پہ تو نے قدم رکھا اور رتبہ پایا تجھ ہی ضیا — تب پڑھ کے یہ بولا خود یہ خدا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ

کچھ روزِ جزا سے ڈر نہ ذرا بخشش کا وسیلہ ہے یہ تیرا
لکھ نعت میں کچھ اور پڑھ تو سدا اے شاہِ رسولاں صلِ علےٰ

ضیا تیرے انوار کی سو بسو ہے — تیرے حسن کا شور و غل کو بکو ہے

یہ اُس چاند کی چاندنی چار سو ہے ۔ کہ قرآں میں جس ماہ کا وصف رو ہے
شناور جو ہے بحرِ عشقِ نبیؐ کا ۔ بڑی اُس کی پیشِ خدا آبرو ہے
گلِ نورِ رحمت سے بھرتا ہوں اسن ۔ بہارِ جمالِ نبیؐ روبرو ہے
ذرا ایک ادنیٰ سا وصف اُس کا یہ ہے ۔ عالم سے اعلیٰ وہ فرخندہ خو ہے
میں تفسیرِ والشمس کی پڑھ رہا ہوں ۔ کتابِ جمالِ نبیؐ روبرو ہے
یہ ہے نعت خوانیِ حضرت کا باعث ۔ جو داؤدِ خوش لہجہ و خوش گلو ہے
جو ہے منحرف راہِ دینِ نبیؐ سے ۔ مسلماں نہیں گرچہ وہ قبلہ رو ہے
کہا جو کیا بس وہ منظورِ حق نے ۔ جنابِ محمدؐ کی یہ آبرو ہے
جسے پنجتن پاک سے ہے عداوت ۔ عذابِ خدا اُس کا طوقِ گلو ہے
دلِ سنگ بھی موم ہوتا ہے سُنکر ۔ جنابِ شہِ دیں کی کیا گفتگو ہے
ق
یہ فرمایا معراج میں حق نے اُن سے ۔ طلبگار کس بات کا آج تو ہے
بیاں کر مفصل کہ وہ پائے گا تو ۔ تمنا جو کچھ تیری اے نیک خو ہے
تو کی عرض اُمت مری بخش دے تو ۔ خدایا محمدؐ کی یہ آرزو ہے

سُنا ہے کہ آتے ہیں وہ کعبۂ دیں
لحد میں مقیم اس لئے قبلہ رو ہے

گلگشت میں جو نامِ احمدؐ دہن سے نکلے ۔ صلِ علیٰ زبانِ برگِ چمن سے نکلے
معراج کو فلک پر پہونچے نبیؐ رسل ۔ پڑھتے درود مرسل چرخِ کہن سے نکلے
بہرِ سگِ دل یارب پہنچا دے تا مدینہ ۔ پھر چاہئے روح اپنی قیدِ بدن سے نکلے
کرتے ہیں اہلِ محفل توصیفِ نورِ سرو ۔ نادم نہ شمع کیسی ہو اس چمن سے نکلے
گر سُن لے بعدِ مردن جنت کی آمد آمد ۔ پار چومنے کی خاطر لاشہ کفن سے نکلے
خوش ہو نصیب گر ہو ہر دم غمِ پیمبرؐ ۔ یہ دل کبھی نہ اپنا رنج و محن سے نکلے
سونگھے جو زلفِ اطہر شرمندہ ایسا ہو وے ۔ ہرگز نہ مشکِ نافہ یا رو ہرن سے نکلے
معراج کی ہے شب میں گھیرے ہوئے فرشتے ۔ یہ چاند یا الٰہی اب تو گہن سے نکلے

ایسا دے عشق حضرت طالب کو یا الٰہی
جب سانس لے تو نامِ احمد دہن سے نکلے

کون حضرت کے سوا لے کے صاحبِ ایماں نکلے
نسب کے سردار غرض سید ذی شاں نکلے

کلمۂ پاک دمِ نزع زباں پر ہو رواں
جان بھی نکلے تو ہو کر کے مسلماں نکلے

حشر میں پیش نبی جاؤں الٰہی جس دم
دہنِ شوق سے نعتِ شہِ شاہاں نکلے

درِ فردوس پہ پہونچیں جو شہنشاہِ امم
پیشوائی کو نہ ممکن ہے کہ رضواں نکلے

آپ کا پائے مبارک ہو ہماری آنکھیں
دلِ ناشاد پُر ارمان کا جب ارماں نکلے

کھینچ دینا بخدا اُس پہ شفاعت کی لکیر
حشر کو جب کہ میرا نامۂ عصیاں نکلے

ظلمتِ گور سے یوں نکلے نبی کی اُمت
چودھویں رات کو جیسے مہِ تاباں نکلے

مصحفِ رُخ کا تمھارے ہو وظیفہ از بر
کوئی مجھ سا نہ کہیں حافظِ قرآں نکلے

قاب قوسین میں پہونچے جو حبیبِ ایزد
رتبہ معراج کا حاصل کیے خنداں نکلے

سرو شمشاد اُدھر جا کے کریں اُسکو سلام
قدِ حضرت کا جدھر ہو کے ثناخواں نکلے

دیکھ پائے جو کبھی خواب میں حضرت کا جمال
بن کے سودائی وہیں یوسفِ کنعاں نکلے

فرقۂ نجد سے یا رب تو بچانا ہمکو
لوگ اِس فرقہ کے سب سیرتِ شیطاں نکلے

ہے یہ طالب کی تمنا کہ مدینہ پہونچے
جان بھی نکلے تو جا کر کے وہیں میری نکلے

گھر خوشی سے رہِ خالق میں لٹانیوالے
چند صابر تھے محمد کے گھرانے والے

بیٹھنے پائے نہ گھر میں بھی مگر شکر کیا
ایسے ہوتے ہیں مصیبت کے اُٹھانیوالے

اُن کے پیرو جو ہوئے وہ سرِ منزل پہنچے
رہ گئے وہ جو نہ تھے راہ پر آنے والے

لکھ گئے اپنی کتابوں میں نبوت کے نشاں
علما موسیٰ و عیسیٰ کے زمانے والے

گنج پرویز کی جانب جو ہوا شہ کا گذر
کنجیاں لائے پئے نذر خزانے والے

ق
کربلا میں جو ہوئے کوہ دل اک جا لاکھوں
یہ دلاور تھے کوئی آنکھ چرانے والے

بھوک میں پیاس میں اک ایک ہزاروں سے لڑا
کیا بہادر تھے محمد کے گھرانے والے

حیف صد حیف رہے خود لبِ دریا پیاسے
حشر میں چشمۂ کوثر کے لٹانے والے

کیسے پچھتائیں گے دوزخ میں جلینگے جس دم
خیمۂ آلِ محمد کے جلانے والے

جلوۂ نورِ خدائی بھی کوئی چھپتا ہے
کیسے کیسے ہوئے نادم نہ چھپانے والے

آج تک نقشِ شریعت نہ مٹا پر نہ مٹا
مِٹ گئے آپ ہی جتنے بھی تھے مٹانیوالے

توبھی راہی ہو مدینے کی طرف جلد امیرؔ
غول کے غول چلے جاتے ہیں جانے والے

مولودِ بہاریہ

از طبعِ عالی ثانیِ سعدیؔ و زلالیؔ نعت گوئے رسولِ امین جناب
مولوی ابوالمحاسن محمد وحید الدین صاحب سابق تخلص مفتونؔ و
حال تخلص سلیمؔ مدرسِ ریاضی و علمِ ادب ایجرٹن کالج بھاولپور

اے ہمدمِ شیریں سخن
بن ٹھن جو سانِ چمن
ہر گل میں ہے تب و ضیا
ہر غنچہ ہے گلگوں قبا
سنبل جو زلفِ حور ہے
نرگس عجب مخمور ہے
شاخِ سمن ہے گلفشاں

ہے نورِ حق پرتو فگن
شیریں ہیں وا نسریں دہن
ہر گل میں ہے نور و صفا
ہر شاخ زلفِ مشک سا
گل ساغرِ بلّور ہے
کیا حسن پر مغرور ہے
کانِ عدن ہے گلستاں

ہر نخلِ گل کی ہے پھبن
رنگیں قبا گل پیرہن
ہر نخل ہے سرورِ ہوا
ہر لالہ ہے رنگیں ادا
جو خوشۂ انگور ہے
تن میں قبائے نور ہے
مرغِ چمن ہے نوبت خواں

طورِ جمالِ ذوالمنن
ہر کیاری سبزہ خندہ زن
ہر برگ ہے دستِ حنا
ہر سمت نسریں نسترن
گویا شرارِ طور ہے
جیبِ زرانی ہے پھبن
دشتِ ختن ہے بوستاں

لعلِ یمن ہے از عولس
گل ہے یا غورِ رنگیں بنا
گل لالہ و نسریں بنا
سبزہ جو ہے عنبر فشاں
سوسن برنگِ گلستاں
سبزہ چمن میں ہے اُگا
یاقوت ہے برگِ حنا
چنپا ادا سے ہو کے خم
پر ہے ٹپکتی سبدم
نرگس بھی کیا حیران ہے
خاموش اور گریان ہے
سرو ایک پاؤں سے ہے کھڑا
جب لگ چلی بادِ صبا
سوسن ہے گرچہ دہ زباں
ہے وہ بھی اک غنچہ دہاں
لالہ جو ہے خونی جگر
پنہاں جو ہے اک شور و شر
گیندا ہوا ہے زرد رو
ہے مثلِ سنبل مو بمو
ہے موتیا گوہر فشاں
نرگس ہے چشمِ دلستاں
سوسن بنا رنگیں ادا
ہے یاسمن میں کیا صفا

قلبِ حسن ہے شادماں
گل دامنِ گلچیں بنا
گل رو ہے حور العین بنا
ہے آتشِ گل کا دھواں
دیتا ہے سیلم کا نشاں
فرشِ زمرد ہے بچھا
ہے شاخِ گل مرجانِ صفا
چپ ہو رہا ہے یہ ستم
اُسکے لبوں سے یک قلم
کس حسن پر قربان ہے
بے ہوش اور بیجان ہے
کس سے حجاب ہے شرم و حیا
تیوں نے یہ کھولا پتا
ہر کیا ادا ہوش ہے یہاں
خاموش ہے مثلِ مستاں
ہے حسنِ جانان میں شرر
ہو نعتِ خیر البشر
کہتا ہے ہر دم چارسو
آشفتہ دل آشفتہ خو
اور کیتکی ہے تر زباں
زنبق کھلا ہے جستہ بیاں
اور ناز بو رنگیں قبا
نسریں میں جو ہے کیسی ضیا

گرم سخن ہیں ہر زماں
گل غنچہ قالیں بنا
گل گیسوئے مشکیں بنا
گل سے بھرا ہے گلستاں
لالہ ہے یا لعلِ بتاں
ہے یاسمن گوہر نما
نخلِ عقیق بے بہا
کھولا نہ خوں میں دل کا غم
نعتِ رسولِ محترم
کس جلوہ کا دھیان ہے
کیا قدرتِ سبحان ہے
خاموش ہو سر کو جھکا
کہتا ہے یہ صلِّ علیٰ
نعتِ رسولِ انس و جاں
ہے دل میں رازِ غم نہاں
لب پر نہیں آتا مگر
عشقِ رسولِ بحر و بر
کیا جانئے کیا ہے جستجو
آتا نہیں لب پر کبھو
سنبل ہے زلفِ مہوشاں
شبو ہے زیبِ گلستاں
سیج بھی روشن ہوا
ہے نارون بھی دلکشا

ہیں نغمہ پیرا مرغِ زمن
گل خوشۂ پروین بنا
دیکھو تو شوخی کا چلن
یا جوہری کی ہے دکان
شبنم ہے یا دُرِّ عدن
یا جام ہے الماس کا
رنگیں قبا ہے نارون
بولا نہ با درد و الم
مدحِ شہنشاہِ زمن
کس نور کا ارمان ہے
اللہ رے شانِ ذوالمنن
یہ طرز سمجھے کوئی کیا
اے مرحبا گلہر زمن
ہے طرز سو اُسکے عیاں
حیراں ہے اور چپ ہے چمن
جو غم ہے دل میں مستتر
ہے بس سبب جو دو کہن
کس جلوہ کی ہے آرزو
رازِ نہاں کا ہے سخن
گیندا ہے رو کا عاشقاں
لالہ ہے شمعِ انجمن
چنپا میں ہے کیسی حیا
عباس ہے گل پیرہن

بلبل جو شاہد باز ہے
کیا عشوہ کیا انداز ہے
عالم میں کیا تنویر ہے
ہر گلزار میں کشمیر ہے
ہیں بلبل و گل ہمد گر
طاؤس و گلشن بے خبر
جو لالہ خوش رنگ ہے
جس جا گلِ اورنگ ہے
قمری ہے یا قوال ہے
پتوں کی جنبش تال ہے
نشو و نما کا ہے عمل
جنت کی خبریں دے بدل
لیکر زمیں سے تا فلک
ہے برق عشرت کی جھلک
سرسبز کیا گلزار ہے
ہر اک روش گلنار ہے
دیکھو تو اے اہل صفا
جسپر لباب ہے دھرا
گل جو ہے یا ہے پری
کچھ حسن ہی ہے خود سری
ہے چار سو شور طرب
ہے نغمۂ شادی عجب
پھیلا یہ کیسا نور ہے

ہر دم نوا پرداز ہے
کیا غمزہ کیا اعجاز ہے
کیا نور کی تاثیر ہے
جو تاک و بید انجیر ہے
فرطِ خوشی سے نغمہ گر
ہیں وجد میں شام و سحر
دیکھو اسکو موج رنگ ہے
وہاں نقشۂ ارژنگ ہے
گلبن کو بھی وجد و حال ہے
بلبل کا یہ احوال ہے
پھولے ہیں یہاں تک کھل کے پھل
غنچے وہاں سے ہیں خجل
پھولوں کی پھیلی ہے مہک
یا نور گلشن کی چمک
جنت ہے یا فرخار ہے
سنبل عجب دلدار ہے
کیا جلوہ ہے حیرت نما
جام مے ناز و ادا
ہے نازنیں جاں پروری
ہے مہ سے اسکو ہمسری
کافور ہے رنج و تعب
ہیں دست بستہ با ادب
عالم جو مثلِ طور ہے

ہر گل بھرا یا ناز ہے
کیا حسن کا آغاز ہے
کیا جلوۂ عالمگیر ہے
طوبیٰ کا دامنگیر ہے
اور سرو قمری جھوم کر
فرحت کا یہاں تک ہے اثر
جو یاسمن کا ڈھنگ ہے
آئینہ نیرنگ ہے
خوش خوش صبا کی چال ہے
منقار خوش کی لال ہے
گلشن کے غنچے فی المثل
شرمندہ ہوں اور لعل بن
جس کے معطر ہیں فلک
جاتی ہے ہر چشم دل جھپک
نسریں جو عنبر بار ہے
گیسو کا ہر ہر تار ہے
شوخی ہے ہر رگِ حنا
پی کر یہ جام جانفزا
انداز میں جلوہ گری
کرتا ہے مہر خاوری
دل ہے صفائی ہے عجب
سر کو جھکائے ہیں سب
کس جلوہ سے معمور ہے

جوں لہرِ طنّاز ہے
دیکھو نرالا بانکپن
حیرت سے گل تصویر ہے
سدرہ پہ ہے پرتو فگن
کرتے ہیں ہر زمزم شور و شر
ہو آسماں بھی چرخ زن
وہ مستیِ خوش آہنگ ہے
یا ہے گلستاں انجمن
سبزہ ہوا پامال ہے
نغموں سے ہے آتش فگن
آئیں جو طوطی سے نکل
مہرِ خموشی سے دہن
اور رنگمیں ہو رہیں جھجک
ہوتے ہیں جب گل خندہ زن
ہر اک چمن تاتار ہے
مہرِ درخشاں کی کرن
ہے دست رنگیں بن گیا
خوں ہو گیا ہے اسکا من
اللہ رے شانِ دلبری
قرباں اسپہ جان و تن
آئینۂ عشرت ہے سب
لاتے ہیں یہ لب پر سخن
ہر گل جواب سرو ہے

وہ کون رشک حور ہے
وہ وقت ہی اب نشئیں
ہر پھول ہی ماہ مبیں
وہ وقت ہی اب دلکشا
جنت سی کیا سوج صبا
وہ وقت ہے اب جلوہ گر
اور طور پر ہے یہ اثر
وہ وقت ہی بے رنج و غم
وا ہے در باغ ارم
کیا شوخی دلدار ہے
کیا مستی رفتار ہے
ہی ساز میں دلکش نوا
مور و ملک لے ہمنوا سما
ہی صاف جام لالہ گوں
اسکا نشہ ہی پر فسوں
وہ مے کہ جس ہو عیاں
تا دیکھکر حسن بتاں
گلزار کے گلشار میں
دیدار کے اسرار میں
ہیں تشنۂ شوق لقا
خضر تم آب بقا
برق تجلے ہر زماں
جبریل میں تسبیح خواں

جس کا یہ ہر دم شور ہے
نازاں فلک پر ہی زمیں
سنبل ہی زلف حور عیں
ہی نور حق جلوہ نما
لائی نسیم جانفزا
وہ جلوہ آتا ہے نظر
جلکر بنا شبیت شجر
ہیں وجد میں لوح و قلم
ہر سمت عالم ہے بہم
کیا جلوہ رخسار ہے
کیا طرۂ دستار ہے
بربط میں شادی کی صدا
روز و شب صبح و مسا
شفاف ہی مینا کا خوں
یا مستی شور جنوں
سب حسن کا راز نہاں
یاد آئی اُس سرور کی شان
گلنار کی رخسار میں
اسرار کے آثار میں
ہیں مضطر ذوق ادا
اور یوسف حسن آشنا
ہے کوندتی بر آسماں
دیتی بشارت ہیں کہاں

جو خستہ و رنجور ہے
شاداں ہیں دلہائی حزیں
شبنم ہے یا دُر ثمیں
ہر سرو تا اوج سما
ہیں غنچہ و گل عطر سا
جلوہ بلا یک دیکھکر
موسی بھی غش میں ہی خوبتر
سجدہ لگا کرنے حرم
رکھتی ہیں اپنی سر کو خم
کیا حیرت دیدار ہے
کیا سرخی گلنار ہے
اور چنگ کہتا ہے جدا
کہتے ہیں تجھ پر مرحبا
کوثر کو لذت ہیں مزہ دیں
کہتا ہی یہ شوق درد دل
اور عشق کا شور و فغاں
جسکے سبب کون و مکاں
رخسار کی انوار میں
آثار کے اظہار میں
ہیں طالب حسن صفا
اور موسی حیرت نما
روشن ہی نور حق سے جہاں
ملکر کرو روحانیاں

اسکے سبب ہیں خندہ زن
ہر باغ ہی خلد بریں
لالہ ہے یا لعل یمن
پانے لگا نشو و نما
جوں نافہ مشک ختن
ہیں آسماں پر بے خبر
یوسف بھی ہیں شورش فگن
ہی جوش عشرت دمبدم
حسن وادی سے مرد و زن
کیا لذت گفتار ہے
ہی زیب سر جسکے چمن
صل علے صل علے
اے مطرب بلبل خوش فن
اس بادہ سے کیونکر کہوں
لا ساقی سیمیں بدن
پیدا ہوئے کام و زباں
پیدا ہوئے شیر بے وطن
انوار کے دیدار میں
ظاہر ہی شان ذو المنن
ہیں زخمی تیغ قضا
اور عاشقان نعرہ زن
قدسی ہیں باہم شادماں
شادی کی برپا انجمن

ہے نورِ وحدت جلوہ گر
پھر وحدہٗ میں شام و سحر
نورِ قدم پیدا ہوا
فرخ شیم پیدا ہوا
یاسیں لقب پیدا ہوا
بحرِ حسب پیدا ہوا
شاہِ جہاں پیدا ہوا
عذب البیاں پیدا ہوا
گردوں لوا پیدا ہوا
بدعت ربا پیدا ہوا
ماہِ مبیں پیدا ہوا
رفرف نشیں پیدا ہوا
ظلِ احد پیدا ہوا
کیا مستند پیدا ہوا
خیر البشر پیدا ہوا
صاحب خبر پیدا ہوا
نورِ ازل پیدا ہوا
عالی محل پیدا ہوا
ختم رسل پیدا ہوا
فخر سبل پیدا ہوا
ماہ نکو پیدا ہوا
ساقی کلو پیدا ہوا
شاہِ زمن پیدا ہوا

روشن کرو اپنی نظر
جن و بشر شاخ و شجر
شاہِ امم پیدا ہوا
بحرِ کرم پیدا ہوا
مقبول رب پیدا ہوا
کنزِ طرب پیدا ہوا
محبوبِ جاں پیدا ہوا
رطب اللساں پیدا ہوا
کشور کشا پیدا ہوا
وحدت نما پیدا ہوا
مہرِ مبیں پیدا ہوا
رحمت گزیں پیدا ہوا
نورِ صمد پیدا ہوا
محکم سند پیدا ہوا
نورِ نظر پیدا ہوا
نیکو سیر پیدا ہوا
حسنِ عمل پیدا ہوا
فخرِ اول پیدا ہوا
شمعِ سبل پیدا ہوا
وہ شاہ [illegible] پیدا ہوا
خورشید رو پیدا ہوا
کیا مشکبو پیدا ہوا
شیریں دہن پیدا ہوا

اہلِ زمیں کو دو خبر
حور و ملک شمس و قمر
عرشی خدم پیدا ہوا
کوہِ ہمم پیدا ہوا
مہرِ عرب پیدا ہوا
غفران طلب پیدا ہوا
زیبِ جناں پیدا ہوا
عرشی مکاں پیدا ہوا
ظلِ خدا پیدا ہوا
عزت فزا پیدا ہوا
رکنِ متیں پیدا ہوا
ایسا حسیں پیدا ہوا
فیضِ ابد پیدا ہوا
ابرِ مدد پیدا ہوا
عین البصر پیدا ہوا
وہ سیم بر پیدا ہوا
نخلِ ملل پیدا ہوا
ان [illegible] پیدا ہوا
ابرارِ کل پیدا ہوا
جس کا عمل پیدا ہوا
محمود خو پیدا ہوا
شائستہ خو پیدا ہوا
نسریں بدن پیدا ہوا

ہو شاد باقی تا بشر
ہوں اس طرح نغمے زن
والا حشم پیدا ہوا
پیدا ہوا قدسی سخن
ہاشم نسب پیدا ہوا
پیدا ہوا شیریں دہن
تاجِ شہاں پیدا ہوا
پیدا ہوا مشکیں بدن
یوسف لقا پیدا ہوا
پیدا ہوا عزیٰ شکن
عیسیٰ دیں پیدا ہوا
شیدا ہیں جس پر مرد و زن
غیبی مدد پیدا ہوا
آوازۂ شاہِ زمن
رشکِ قمر پیدا ہوا
جس کی نرالی [illegible]
روحِ خلائق پیدا ہوا
[illegible]
شایانِ قبل پیدا ہوا
علم میں تا چرخِ کہن
خوش گفتگو پیدا ہوا
عالم ہوا رشکِ چمن
گل پیرہن پیدا ہوا

شیریں دہن پیدا ہوا
وہ باعثِ ایجادِ جہاں
وہ پیشوائے مرسلاں
وہ مطلعِ نورِ قدم
وہ مخزنِ جود و ہمم
وہ عاشقِ فرمانِ رب
وہ دلبرِ عالی نسب
وہ مالکِ خلدِ بریں
وہ رحمۃ للعالمیں
وہ زینتِ پیغمبری
حیراں ہے سحرِ جادوی
مفتوں ہے اک سرگرمِ ثنا
مطلوبِ محبوبِ خدا

سیمیں ذقن پیدا ہوا
وہ مظہرِ سرِّ نہاں
وہ شافعِ ہر این و آں
وہ مشرقِ مہرِ کرم
وہ مقصدِ فخرِ امم
وہ طالبِ حسنِ طلب
وہ فخرِ اقوامِ عرب
وہ شمعِ بزمِ مرسلیں
وہ مظہرِ نورِ مبیں
وہ زیبِ شانِ دلبری
یوسف ہے اسکا مشتری
ہے اسکے در کا اک گدا
وہ بخشوا اُنس کے خطا

وہ بت شکن پیدا ہوا
وہ مردمِ عینِ عیاں
وہ حامیٔ دلخستگاں
وہ مصدرِ فیضِ اتم
وہ مطلبِ عزّ و حرم
وہ عالمِ اُمّی لقب
وہ ناصحِ قرآں عجب
وہ باغبانِ باغِ دیں
وہ حامیٔ دینِ متیں
وہ تاجِ فرقِ سروری
جن و بشر حور و پری
لاتا ہے یہ لب پر دعا
گو ہے سزاوارِ سزا

ہے جسمیں نورِ ذوالمنن
وہ خسروِ کون و مکاں
وہ قبلہ گاہِ جان و تن
وہ مظہرِ حُسنِ شیم
وہ ناصرِ ہر ما و من
وہ خسروِ والا حسب
وہ رہبرِ اہلِ زمن
وہ مہبطِ روح الامیں
وہ ماحیٔ اہلِ وثن
ہے گرمِ جلوہ گستری
ہیں اسکے در پہ نعرہ زن
ہاں شافعِ روزِ جزا
ہو خوف سے شورش فگن

اطلاع ضروری

یہ کتاب "خزینۂ نعت" حصہ اول بموجب ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء اور رسید زرفیس یعنی نمبر ۳۱ بنگال بنک مورخہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء کے رجسٹری ہوگئی ہے۔ لہٰذا کوئی صاحب قصد طبع نفرماویں۔ اس کتاب کا دوسرا حصہ "گنجینۂ نعت" حصۂ دوم خزینۂ نعت چھپکر تیار ہوگیا ہے۔ عاشقانِ رسول ہیں اُسے بھی خرید کر مطالعہ فرماویں اور آتشِ عشقِ جنابِ سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ بھڑکائیں۔ اور اس عاصی کو دعائے خیر سے یاد فرماویں +

المطلع

نیازمند فضل الٰہی تاجر کتب قومی مالک اخبار اشاعت لاہور بازار کشمیری

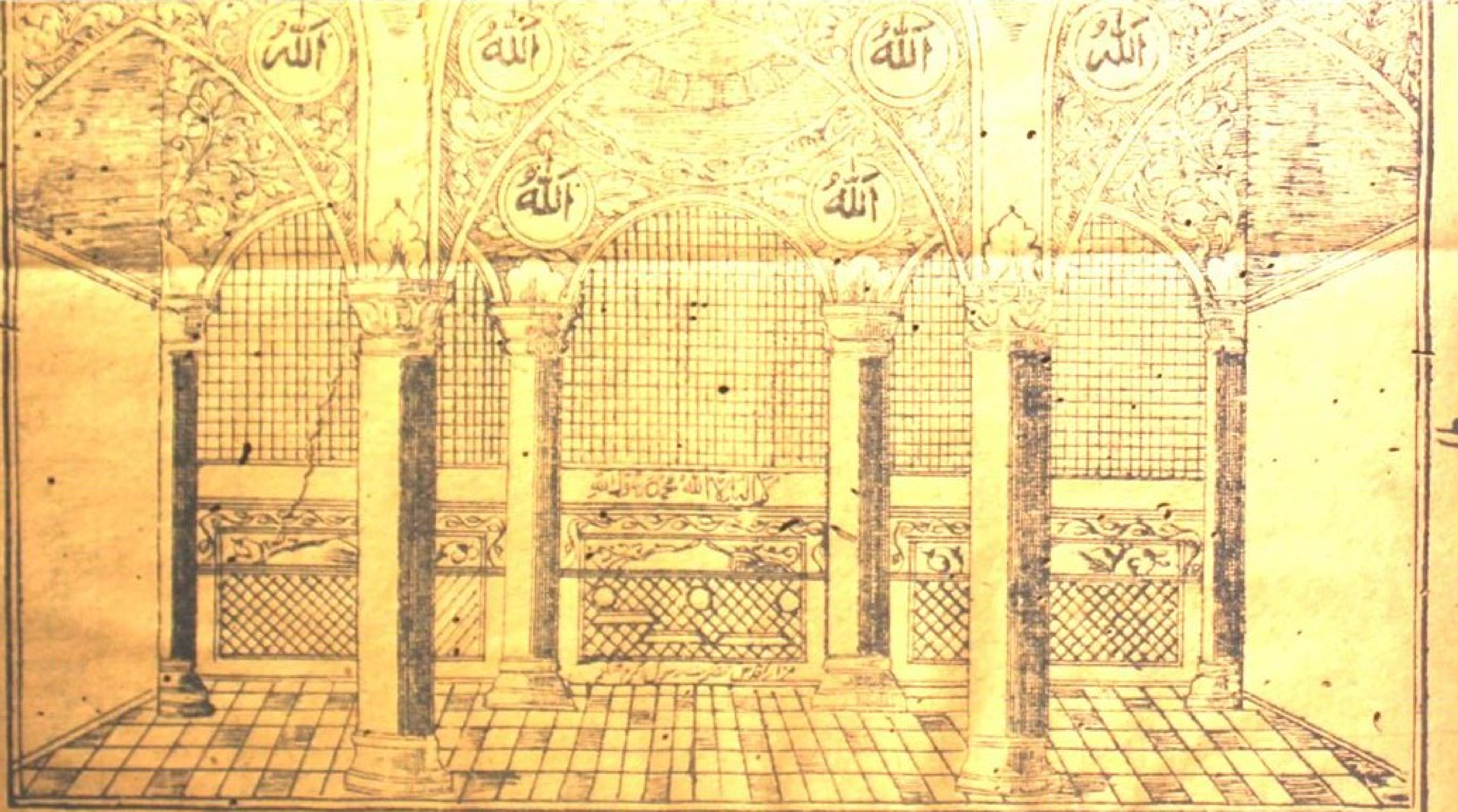
الله
الله
الله
الله
الله
الله
لا اله الا الله محمد رسول الله

سلام اوّل

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
یا مصطفیٰ محمد	یا شاہِ دین مجد	تیری دیکھوں میں جو مرقد	پڑھوں یہ سلام بعید
کل مرسلوں سے اعلےٰ	پایہ عرش سے دو بالا	سایہ فرش پر نہ ڈالا	پڑھے تجھ پہ حق تعالےٰ
تیرا پایہ کس کا پایہ	تیرا سایہ کس کا سایہ	حق نے عرش پر بلایا	یہ غیب سے سنایا
جبکہ عرش پر سدھارے	خیر البشر ہمارے	کریں انبیا نظارے	صفیں باندھ کر پکارے
در جنتوں کے شق تھے	رنگ نور خوں کے فوق تھے	کس شان میں طبق تھے	اور پڑھتے یہ سبق تھے
جو ملک تھے آسمانی	شمع ہاتھ میں نورانی	یہ حکم تھا رحمانی	کرو ملک کے نعت خوانی
لبیک رخ سے ایک بلا	دیا نور کا تجلے	بولے وہ یہی ال میں واسمہ	یہ بشر نہیں جانے اللہ
ہو کر حق سے جا کے باہم	ہوا حکم مانگ واں دم	بولے عاصیوں کا ہو غم	محشر کا مجھ کو ہے بیم
تیری سب ہی پہلے امت	کہا حق نے جاوے جنت	میری دیکھیں جبکہ رحمت	تیری دیکھیں سب شفاعت
ہی کون تیرا ثانی	یہاں وہاں دو جہانی	جانے راز تو نہانی	پڑھوں دل سے اور زبانی
تیرا نور حق بشر ہیں	ہے صدف اور گہر میں	ہے برگ اور شجر میں	یہ سدا رہے ثمر میں
قرآں میں ہے گواہی	جنت میں بادشاہی	یہ شانِ مصطفائی	پڑھے کیوں نہ سب خدائی
پڑھے کیوں نہ باغ مالی	پڑھے کیوں نہ غنچہ ڈالی	ہو شان وہ نرالی	پڑھے اسے آپ والی
جنتیا تو بہشت جاتا	میرا ماجرا سنانا	اے شاہِ دو جہانا	تیرا پڑھتا ہے دیوانا
تیرے ہیں مدینے آقس	سب اک کا مدعا پاؤں	سب ور حق ہو خواہ ہو	آپ نہیں میں سناؤں
یا رحیم کر رحیمی	یا کریم کر کریمی	تو قدیر ہے قدیمی	پوری سب کی آس آمی
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک

سلامِ دوم

آپ اس انبیا ہیں	آپ تاج اولیا ہیں	آپ محمود الثنا ہیں	آپ مقبول الورا ہیں

آپ سلطانِ مدینہ
اولیں فوجِ خلائق
لاوے جو ایمان تم پر
حق نے دی معراج تمکو
تم ہو محبوبِ الٰہی
ہجر میں مشکل ہے جینا
کاش ہو حاصل حضوری
کیا کرے بیدل شکایت

مہبطِ وحی سکینہ
مرکزِ دورِ حقائق
کیوں نہ دے وہ جان تم پر
اور بخشا تاج تمکو
تم پہ موزوں وصفِ شاہی
دل ہوا چاک و سینہ
دور ہو جائے یہ دوری
دردِ ہجراں کی حکایت

نور سے معمور سینہ
سب فائقوں پہ فائق
مہرباں رحمان تم پر
دو جہاں کا راج تمکو
ماہ سے لے تا بماہی
تھا ترا امیں سفینہ
دل کی حسرت ہو پوری
رنج و غم سے نے نہایت

مشک سے بہتر پسینہ
جو ثنا کیجے سو لائق
خلق سب قربان تم پر
دین سلاطیں تاج تمکو
سب نے دی تم پر گواہی
یا شفیع المذنبینہ
دیکھ لوں وہ شکلِ نوری
کیجئے بہت عنایت

سلام سوم

اے خالقِ دو عالم
اے حبیبِ ربِّ اکرم
حق نے کی ہے اپنی رحمت
آپ ہیں شفیعِ خلائق
اے شاہِ ملکِ کونین
تیرا ثانی اس جہاں میں
میرے آقا میرے والی
سن لو عرض میری شاہا
میں بندہ پر گناہ ہوں
تب ہے حالِ زار اپنا
بیرحم سے چھوڑا لو
صدقہ اہلِ بیتِ اطہر
بلبل ہوں زار نالاں

تیرا شکر کیا کریں ہم
ہے تو فخرِ آلِ آدم
تمکو بھیجا کر کے شفقت
کل انبیا سے فائق
وہ تے جدِ امجد حسنین
نہیں کوئی انس جان پیا
تیری بارگاہ ہے عالی
دونوں جگ کی جا پناہا
سرگشتہ اور تباہ ہوں
ہوا دو مت بہار اپنا
اپنی طرف کو بلا لو
اور آلِ پاک برتر
ڈھونڈوں تمہارا آستاں

ہم پہ بھیجا فخرِ آدم
سبھی عظموں سے با عظم
تا کہ ہو نجاتِ خلقت
کھولو میری گل دقائق
غم دور کرکے چین
تیری صفت ہے قرآن میں
مجھے بخشو تم خوشحالی
ہو بخششِ گناہا
لیتا تیری پناہ ہوں
بنا گل ہے خار اپنا
بیکل ہوں اب بچالو
ہو کافروں کے رہبر
گل جب بوں دل دعا ہیں

پڑھیں ان پہ ہم پیہم
کہیں تجھ پہ ہم یہ پیہم
پڑھیں ہم یہ بار اوقات
پڑھوں دل سے ہوکے شائق
کہوں میں زبان سخن ریز
ہے یہ ہر دم زبان میں
لب پہ ہے یہ وردِ عالی
شب و روز صبح گاہا
پڑھتا رہا سا بیگاہ ہوں
شب و روز شعار اپنا
یہی منہ سے تم نکالو
ہے یہ وردِ میرا اکثر
ہے نغمہ میرا ہر آن

یا نبی سلا
یا نبی س
یا نبی سلا
یا نبی س
یا نبی
یا نبی سا
یا نبی سا
یا نبی سا
یا نبی سلا
یا نبی سلا
یا نبی سلا
یا نبی سلا
یا نبی سلا

سلام چہارم

یا مجتبیٰ محمد	یا شاہِ رسل امجد	بسیم چو نورِ مرقد	گویم سلام علیک
شانِ تو یس سعلیٰ	نورِ تو در تجلی	باوصف شد معلیٰ	خوانم سلام علیک
شوقِ تو عینِ ایماں	ذاتِ تو محض عرفان	از صدق جن و انساں	خوش خواں سلام علیک
لولاک وصفِ ذاتت	قرآن با صفاتت	جمعت بر شماتت	ذکرم سلام علیک
تو رحمتِ جہانی	شامل مہربانی	خوش شغلِ جاودانی	دائم سلام علیک
مرغوبِ آل شمائل	محبوبِ خصائل	مسلوبِ فضائل	گویا سلام علیک
مشغول بند عصیاں	مشغول درد ہجراں	یابم نجات و آماں	برکت سلام علیک
نورِ تو عقلِ اول	جودِ تو با تجمل	با ذوق وصفِ اکمل	خوش شد سلام علیک
ذکرِ قبولِ یزداں	وردِ شریف انساں	شغلِ حصولِ عرفاں	حق شد سلام علیک
ہر کس کہ در مناہی	مصروف گشت و عاصی	در رنج لاتناہی	گوید سلام علیک
از حضرتِ الٰہی	گردید بس سباہی	بر شد بعزِ شاہی	یمنِ سلام علیک
من بندۂ پرگناہم	با رنج و درد و آہم	شد حضرتت پناہم	وردم سلام علیک
چہ خوش نصیب و بختم	یثرب روم چو رختم	بر خاک در بیفتم	گویا سلام علیک
در حلقۂ افادا	در عجز دل نہادہ	با صدق ایستادہ	شغلم سلام علیک
گویند روزِ محشر	مغطی شوند ابتر	غم نیست ہست از بر	گفتن سلام علیک
ذاتت تو سایۂ جاں	نورت بنور بیناں	ظاہر بعینِ اعیاں	یا شاہ سلام علیک
در وصفِ نورِ ذاتت	ہستم خلیلِ خاکت	با شوقِ ذاتِ پاکت	عرضم سلام علیک
بلغ العلیٰ بکمالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ

جب خدا نے اپنے حبیب کو بکمال شوق طلب کیا — تو ہزار فخر سے قدسیوں نے جلو میں چلنے کا ڈھب کیا
جو سوار پشتِ براق پہ انہیں آن کر با ادب کیا — تو زمیں سے عرشِ بریں تلک یہی بجنے شور و شغب کیا

بلغ العلیٰ بکمالہٖ	کشف الدجیٰ بجمالہٖ	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ

عجب ایک نور تھا جلوہ گر کہ فلک سے تا طبق زمیں
چلے تھام اُن کی رکاب کو جو ملک تھے سارے مقربیں
کہا جبرائیل امین نے کہ درود پڑھتے چلو قریں
در خلد سے یہ صدا اُٹھی کہ جناب سیدِ مرسلیں

بلغ العلیٰ بکمالہ

مہ برج قرب جب اٹھے وہ رُخ پاک کی جو اُٹھی جھلک
نظر آیا جلوہ نورِ حق وہ زمیں سے عرش بریں تلک
یہ نزول حکم خدا ہوا جو کھلا خوشی سے درِ فلک
کہ ہر ایک سمت سے چار سو یہ وظیفہ پڑھتے چلیں ملک

بلغ العلیٰ بکمالہ

کہیں دھوم خلد بریں میں ہے کہ خدا کے آتے ہیں میہماں
کہیں اہتمام تمام ہے کہیں زیب و زینت ہر مکاں
کہیں تختہ بندی ہر روش کہیں فرش و ہدیہ سیاں
کہیں حوریں نغمہ طراز ہیں کہ جناب سرورِ انس و جاں

بلغ العلیٰ بکمالہ

کوئی آ کے مژدہ سناتا ہے کہ قریب آئے شہ اُمم
کہیں ہو رہی ہے یہ گفتگو کہ نثار ہوویں گے پہلے ہم
کوئی کر رہا ہے یہ آرزو کہ میں پہلے دوڑ کے لوں قدم
کہیں وردِ لب پہ درود ہے کوئی کہہ رہا ہے یہ دمبدم

بلغ العلیٰ بکمالہ

صلوٰۃ پڑھتے ہیں انبیا وہ جمال روئے جمیل ہے
دلِ جبرئیل سے پوچھئے جو خدائی چشم کحیل ہے
کوئی کہہ رہا ہے کہ مرحبا یہ حبیب ربِ جلیل ہے
کہیں شوق دل سے بصد زباں یہ کلام نوح و خلیل ہے

بلغ العلیٰ بکمالہ

کہیں صف بصف ہیں سلام کو کھڑی حوریں آپ کے روبرو
یہ خدا کا پیارا حبیب ہے کہیں ہو رہی ہے یہ گفتگو
کوئی کہہ رہا ہے پڑھے چلو کوئی کہہ رہا ہے کہ طرقوا
وہ عروج و مرتبہ دیکھ کر یہ فرشتے کہتے ہیں چار سو

بلغ العلیٰ بکمالہ

وہ بلند رتبہ بڑا ہے جو بیاں نہ ہو سکے اسکی شان ہما
یہ نبی خدا کا حبیب ہے کہے اسکی مدح کو کیا بشر
یہی عرض ہے کہ یہ جان و دل ہو درود سب کی زباں پہ
تو عجب نہیں ہے کہ بزم میں پڑھے روح سعدی بھی آن کر

بلغ العلیٰ بکمالہ

مخمس در مناقب چار یار کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

سر قدم کے مخزن اسرار چار ہیں	رمز لدن کے عالم اشیاء چار ہیں	مسند نشین حوض مختار چار ہیں	حامی دین قاتل کفار چار ہیں
	چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں	حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں	
قائم زمیں رہا ہے خلافت سے چار کے	اور چرخ پر ہے امانت سے چار کے	آباد ملک میں ہے عبادت سے چار کے	ویران کفر و کین ہے عداوت سے چار کے
	چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں	حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں	
روشن ہوا ہے دین نبی چار یار سے	باطل ہوا ہے کفر نفی چار یار سے	ہے مصطفیٰ کو عشق ولی چار یار سے	راضی ہیں سب ولی و نبی چار یار سے
	چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں	حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں	
ہیں باغبان باغ شریعت کے چار یار	گلدستہ بوستان طریقت کے چار یار	والی ملک شہر حقیقت کے چار یار	در یتیم بحر فضیلت کے چار یار
	چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں	حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں	
تخت پیمبری پہ نبی جلوہ دار تھے	چاروں تھے انکے خادم و ہم چار یار تھے	صدیق یار غار عمر درہ دار تھے	عثمان با حیا و علی پردہ دار تھے
	چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں	حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں	
ہیں جنتی بشارت مصطفیٰ کلام ہے	فرمودہ یہ حضرت خیر الانام ہے	چاروں کا جمع ایک جگہ عالی مقام ہے	آرامگاہ روضۂ دار السلام ہے
	چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں	حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں	
راضی ہے ہر چہار سے خلاق دو جہان	آیت رضوان رضی اللہ انکے شان	ختم النبی کو خوشی [illegible] ہو جان	ہیں حق خلافت پر چار بے گمان
	چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں	حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں	
صدیق اور عمر تھے خسر مصطفیٰ کے یار	عثمان اور علی تھے وہ داماد دلبند	ان دو کا مصطفیٰ کو تھا [illegible]	سمجھو تم ان دو کو پیارا جگر بند جان نثار
	چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں	حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں	
صدیق کی ہے سب پہ فضیلت تمام میں	افضل ہے کیونکہ بعد نبی دو جہان میں	مذکور غار ہے گا فضل قرآن میں	آیا ہے جو ثانی اثنین شان میں
	چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں	حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں	
روز ازل [illegible] افضل ہے	اندام [illegible] قبول ہے	[illegible] اصول ہے	اصحاب کالنجوم حدیث رسول ہے
	چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں	حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں	
پیش جو [illegible] چار تھے	باخوشی [illegible] تھے	[illegible] دوست دار تھے	ایک جا میں ایک جان تھے وہ ہم چار تھے
	چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں	حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں	
[illegible] کلام	شاعر ہیں ہم [illegible] صدیق [illegible]	[illegible]	[illegible] نیک نام

چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں — حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں

مرد ابتدا سے نبی کا یار تھا — با عمر جب ہو گئے اسلام کا بڑھا — پیچھے نبی کے یار با خلیفۂ نبی کا تھا — مشرق سے تا بمغرب یہ جلوہ گر گیا

چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں — حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں

ہونے لگا زمانہ جو خلفا کا جس میں — پہنچا اگر نہ دولت اسلام کو ہیں — جا کر جہاں اہل یقین جلوہ گر ہیں — رہتے نہ تو بانظلمات کفر کہیں

چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں — حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں

یار وفادار جو حق کا بانوے کان ہیں — رکھا جو حق کا عشق جب اپنی جان ہیں — پھر چرخ کی لاد رہا ہو مصلا اگے شان ہیں — کیونکر نہ روسیا ہو وہ دونوں جہاں ہیں

چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں — حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں

وہ قدر شناس عثمان بن امیہ چار تھے — خیر الورٰی کے عاشق بوہ نر چار تھے — جو نگینہ نور سے پر صفا چار تھے — اک نور حق کا ایک آئینہ چار تھے

چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں — حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں

تھے حب اہل بیت سے معمور جو چار — رضی و شاد ہر شہ حسین تھے — آ حسین شہید و شبیر تھے تبھی تک دل کا — وہ نیک خیرخواہ تھے وہ نیک ما

چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں — حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں

قتال دین کا [illegible] بوالہوس ہو — پوچھنے سے جب سعید [illegible] — پر خون ہے خاطر قادری طلب ہو — لیکن یہ ستیا پڑھنے میں محبت نزول ہو

چاروں خدا کے خاص محمد کے یار ہیں — حق ہے یہی خلیفۂ حق چار یار ہیں

شب معراج گئے فوق سما جبکہ نبی — عرش کی روح وہاں آ گئے قدم بوس ہوئی
اور کرتی تھی بسبب شوق وادعے حسن یہی — مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جاں باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

پوچھا احمد نے کہ تم کون ہو اور کیا ہے اسم — جو دیا عزت و شرف تم کو خدا نے اکرم
حسن و خوبی میں تیری مثل نہیں در عالم — من ازیں حسن و جمال تو عجب حیرانم

الله الله چہ جمالست بدیں بو العجبی

آپ فرمائیے میرا نام ہے عبد القادر — ہوں غلام نبی تیرا ایک غلام کمتر
ہے مجھے خاک کف پائے مبارک سے فخر — چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر

اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

مصطفیٰ بولے کہ ہاں تخت جگہ ہے میرا — ہو گا معمور تیرے فیض سے عالم سارا

اور ہو جنّ و ملائک پہ رواں حکم تیرا
نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را

برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

عرش چڑھنے کے لیئے دوش رکھے زیر قدم
اور کہتے تھے بصد فخر یہ غوث اعظم

ہے یہ معراج میرا جو تیرے پابوس ہیں ہم
شرف حاصل ز کفِ پائے مبارک کردم

لیک جرأت بکفِ پائے تو شد بے ادبی

آپ فرمائے رکھا دوش جو تو زیر قدم
دوش پر سارے ولیّن کے رہے تیرا قدم

تیرے محکوم رہیں اہل عرب اہلِ عجم
نسبتے با تو نباشد بکدامے آدم

تو شوی در دو جہاں خاص بہ عالی نسبی

دوش پر اپنے قدم تو جو لیا ہے میرا
ہووے گردن پہ ولیوں کے قدم یہ تیرا

مردے جی جائیں جو تو پاؤں سے ٹھوکر مارا
با تو نسبت نبود ہیچ بنی آدم را

زانکہ فرزند منی واہ چہ عالی نسبی

قاب قوسین سے تھے جبکہ پھرے احمد پاک
منتظر غوث کھڑے تھے جو بصد شوق و تپاک

یہ کہے آپ تو کیا دور گئے ہیں بے باک
شبِ معراج عروج تو گذشت از افلاک

بمقامے کہ رسیدی نرسد ہیچ نبی

آپ کے وصف کروں واہ میرا کیا مقدور
کیا ہے نسبت مجھے پر آپ تو نانا ہیں ضرور

ہم غلاموں کا شرف حق کو ہوا جب منظور
ذاتِ پاکِ تو دریں ملکِ عرب کرد ظہور

زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی

جو مریدان ہیں میرے اصل میں تیرے ہیں غلام
میری خاطر سے کرو جلد روا اُن کے مرام

اے میرے جد معظم تیرے احسان ہیں عام
نخل بستانِ مدینہ ز تو سر سبز مدام

زاں شدہ شہرۂ آفاق بشیریں رطبی

حشر میں آؤں گا میں لیکے مریدوں ہمراہ
بہ سفارش یہ کہوں آپ سے اے پشت و پناہ

فضل تم اپنا کرو دیکھو نہ یہ بارِ گناہ
عاصیانند و زشاں نیکی اعمال مخواہ

سوئے شاں روئے شفاعت بکن از بے سببی

بولے احمد میری اُمّت ہو گناہوں سے گداز
دستگیر اُن کے رہو دستِ عطا کر کے دراز
تم ہو مقبولِ خدا عزّ و شرف سے ممتاز
بر درِ فیضِ تو استادہ بصد عجز و نیاز
رومی و شامی و ہندی و حسینی و حلبی

اے میرے نورِ بصر اُن پہ جب آوے آفات
جا کے تم جلد کرو اُن کی مدد بہرِ نجات
تمکو خالق نے کیا بندۂ عالی درجات
آں ہمہ تشنہ لبانند تو ای آبِ حیات
رحم کن چونکہ بمیرند ازاں تشنہ لبی

غوث نے عرض کی یہ جونہی ہوا حکم صدور
میں تو محکوم ہوں یہ آمن کروں گا نہ قصور
لیکن اک عرض ہے مقبول کریں اسکو حضور
کہ مرا ہست یکے خادمِ بے عقل و شعور
زیرِ نعلینِ من افتادہ بود روز و شبی

نام اُسکا ہے عظیم اور مریضِ بدی
دیکھ نانا اُسے نسخہ تو پلا دو جلدی
تم سے کہتا ہے شب و روز یک مستعدی
سیّدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی
آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی

ہے سب حسینانِ جہاں میں تجھکو حاصل برتری
بس قدِ رعنائے تو تا سروِ ریاضِ خسروی
خالِ رخِ خوبئ تو ہے شمعِ بزمِ دلبری
اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتانِ آذری
ہر چند وصفت می کنم در حسن زاں بالاتری

ہاں یہ پہنچتی ہے تجھے کو مسندِ پیغمبری
ہیں نورچیں رخ سے تیرے شمس و قمر اور مشتری
کسکو جہاں میں آج ہے تجھ سے مجالِ ہمسری
تو از پری چابک تری وز برگِ گل نازک تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجایب دلبری

تو ہے رسولِ محتشم سلطانِ دیں شاہِ اُمم
ہاں تجھ کو کہتے ہیں سبھی مہرِ عرب ماہِ عجم
یہ جھوٹ کہتا میں نہیں اے شاہِ خلق کی قسم
آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

اُٹھ جائے گر پردہ تیرے عارض سے ہو رشکِ قمر
اور آفتابِ حسن تیرا ہو جہاں میں جلوہ گر

چہرہ کو تیرے دیکھکر کہنے لگے جن و بشر — ہرگز نیاید در نظر صورت چو رویت خوب تر
شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ یا مشتری

بس خواہشِ خالق ہوئی تخلیق کی جب ملتجی — نورِ خدائے پاک سے ذاتِ نبی کی پیدا ہوئی
فرطِ محبت سے ندا یوں ہاتفِ غیبی نے دی — من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

عاشق ہے تجھپر اِک جہاں شہرہ ہے تیرا چارسو — انساں کو ہی خواہش تری اور جن کو تیری آرزو
وہ کون سی شے ہے نہیں ہے جسکو تیری جستجو — علم ہمہ پیغمبر تو خلقِ خدا شیدائے تو
آں نرگسِ رعنائے تو آوردہ رسمِ کافری

اے چارہ سازِ بیکساں اے شافعِ روزِ جزا — تو ہے شہِ ہر دو سرا بحرِ کرم ابرِ سخا
اب شل عرشی جگر خستہ و غم کا مبتلا — خستہ و غریب است و گدا افتادہ در شہرِ شما
باشد کہ از بہرِ خدا سوئے غریباں بنگری

تضمین شعر سعدی علیہ الرحمۃ

حصل الشفا بخیالہ نصبت لواء نوالہ	وصل الاسیٰ بوصالہ حمدت جمیع فعالہ	علت حبوب مقالہ شرف الثریٰ بنعالہ	عظمت شیون جلالہ سمک السما بتعالہ
	بلغ العلیٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	
گہرِ محیطِ عطائے رب گلِ باغِ نشو نمائے رب	قمرِ سمائے سخائے رب ہمہ آشنائے ادائے رب	شجرِ ریاضِ رضائے رب بکمالِ شوق لقائے رب	ثمرِ نہالِ ولائے رب وہ ہما کو اوجِ ہوائے رب
	بلغ العلیٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	
شبِ حج خالقِ بحر و بر چمنِ جناں کے کھلے تھے در	جو طلب کیا تو جبھی کہ لگے جھومنے شجر و ثمر	صفِ انبیا تھی ادھر ادھر ہوئے جبرائیل جو راہبر	وہ ہجوم میں صفتِ قمر تو سوار ہو کے براق پر

	بلغ العلیٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	
جو ادھر سے شوق لگا ہوا الف لیک تھا نہ وقا ہوا	تو ادھر سے شوق [illegible] تھا اگر [illegible] ملا ہوا	جو حباب بن کے جدا ہوا نہ گرو گماں کہ کیا ہوا	وہی قطرہ عین بقا ہوا سر عرش جو یہ لکھا ہوا
	بلغ العلیٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	
کبھی کعبے شاہ زماں گئے تہ عزت چرخ رواں گئے	ہوئی چار [illegible] جہاں گئے پے سیر مشت جناں گئے	غرض اس سفر میں جہاں گئے جو وہاں سے بڑھ کے وہاں گئے	ملک و نبی بھی وہاں گئے رہی دنگ سب کہاں گئے
	بلغ العلیٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	
ہوئے آپ داخل بزم ہو رہی سب کے کانوں کو آرزو	وہ چمن [illegible] نہ سنی کسی [illegible] وہ سلو	نبی و ملائک نیک خو جو بیٹھے ہاں ہے وہ سرخرو	رہے آستانے پہ سرخرو یہی غلغلہ تھا ہر ایک سو
	بلغ العلیٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	
گئے خلق حق نے جو اٹھا لیا نہ خلیل کا ہے چمن چھپا	انھیں ایک ایک شرف ملا وہ نہاں ہے نبر و ذبیح کا	جو کلیم کو ید پر ضیا مگر ان میں خاص مصطفیٰ	تو مسیح کو دم جاں فزا کہ خدا نے آپ بلا لیا
	بلغ العلیٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	
وہ نسیم گلشن کن فکاں وہ ہمارے فرق پہ سائباں	وہ نسیم روضۂ جاوداں وہ مسافر رہِ لامکاں	وہ قمر خدم فلک آستاں وہ ضیائے دیدۂ قدسیاں	وہ قضا علم و قدر نشاں جو چلا کماں سے گیا کماں
	بلغ العلیٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ صلوا علیہ وآلہ	
وہی [illegible]	[illegible] مٹوں کی پناہ ہے	وہی شاہ نجم سپاہ ہے	وہی فرق پہ کلاہ ہے

وہی جن و انس کا شاہ ہے	وہی خضر راہ رضا ہے	بستہ اسکی شوکت جاہ ہے	یہ صفت شرف پہ گواہ ہے
	بلغ العلےٰ بکمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ	کشف الدجےٰ بجمالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ	
یہ جہان یار اسی کا ہے قدم استوار اسی کا ہے	وہ جہان [illegible] اسی کا ہے علم افتخار اسی کا ہے	ادھر اختیار اسی کا ہے [illegible] نار اسی کا ہے	ادھر اقتدار اسی کا ہے شرف آشکار اسی کا ہے
	بلغ العلےٰ بکمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ	کشف الدجےٰ بجمالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ	
وہی نو بہار ریاض ہیں یہ انبیا میں جو خاص ہیں	وہی ثمرہ شجر یقیں دم حشر شافع مذنبیں	جو ولی ہیں انکے حضور ہیں فلک آستان وہ سرزمیں	جو نبی ہیں انکے وہ جس میں سر عرش جا کے ہوئے مکیں
	بلغ العلےٰ بکمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ	کشف الدجےٰ بجمالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ	
مس قلب امیر طلا کرو یہی نام منہ سے لیا کرو	سینہ آئینہ کو جلا کرو یہی ورد صبح و مسا کرو	دل و جاں کو صرف ولا کرو جو زبان ہے تو ثنا کرو	کرو ادائے خاص خدا کرو یہی منبروں پہ پڑھا کرو
	بلغ العلےٰ بکمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ	کشف الدجےٰ بجمالہٖ صلوا علیہ و آلہٖ	

تمت

اطلاع :- حق تالیف اس کتاب کا میرے اپنے نام پر محفوظ ہے - اور حسب قانون نمبر ۲۵ ۱۸۶۷ء کے رجسٹری کرایا گیا ہے - لہٰذا کوئی صاحب تجار - یا اہل مطابع قصد طبع نہ فرماویں - ورنہ عدالت کے خرچہ کی زیر باری کے علاوہ ہرجہ کے ذمہ وار ہوں گے میری کتاب پر مہر دکان نہ ہوگی - وہ مال سرقہ ہے۔

المشتہر
منشی فضل الدین تاجر کتب قومی مہتمم اخبار اشاعت لاہور بازار کشمیری

نام کتاب	قیمت
کتاب سیر کشمیر - از لالہ [illegible] رام صاحب یعنی سیر کشمیر کے لیئے عمدہ رہبر	۵/
رسالہ اصحاب کیف - از مولوی عبد الحلیم صاحب عاصم -	۲/
دیوان رمش - تصوف میں -	۸/
جہانگیر - از محمد امتیاز علی صاحب بی - اے لکھنو -	عہ/
سیپارہ عم مترجم - اردو - عربی - فارسی - انگریزی -	۱/
رسالہ جہاد - اردو - فارسی - انگریزی - فی	۸/
اسلام کی پہلی کتاب نماز - مرتبہ انجمن حمایت اسلام لاہور -	۱/
اسلام کی پہلی کتاب بچوں کے لیئے -	۱/
اسلام کی دوسری کتاب " " " "	۲/
تیسری اسلام کی " " " "	۵/
پہلی فارسی " " " "	۶/
دوسری فارسی " " "	۷/
تیسری فارسی " " " "	۸/
قاعدہ اردو " " "	۔/
انگریزی - مرتبہ انجمن حمایت اسلام لاہور	۔/
رسالہ [illegible] از منشی محمد عبد الصمد صاحب نقشہ نویس [illegible] سرٹیفکیٹ [illegible] موصل	عہ/
انگلش پرائمر	۱/
الجبرا کی	۲/
درس ہند - از [illegible] سنگھ صاحب	عہ

نام کتاب	قیمت
میزان العدل شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور کے مشہور مقدمہ کا مفصل حال -	عہ
لکچر اسلام - آنریبل سر سید احمد خاں بہادر	۱/
لکچر [illegible] کانگریس مدراس پر لکھنو میں -	۱/
لکچر " " میرٹھ میں -	۱/
لکچر اسلام مولوی حسن علی صاحب -	۔/
لکچر [illegible] کانگریس پر دہلی میں از حافظ محمد نذیر احمد صاحب	۱/
لکچر حافظ نذیر احمد صاحب انجمن حمایت اسلام لاہور میں	۱/
لکچر نماز - از مولوی محمد صلاح الدین صاحب مہتمم [illegible] گزٹ	۳/
گنجینہ جواہر - مجموعہ نظم از مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مدرس کالج آگرہ -	۳/
مطالعہ فطرت - ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ -	۵/
قوت فیصلہ - ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ گرکٹر پر -	۲/
فضائل نماز انگریزی میں - از مولوی حسن علی صاحب	۔/
فسانہ آزاد جلد اول - از پنڈت رتن ناتھ صاحب	۶
" " ثانی -	سے
" " جلد ثالث	سے
" " جلد رابع	سے
فضل الباری ترجمہ صحیح بخاری اردو میں جلد اول	۱۲/
" " پارہ ثانی	۱۲/
" " پارہ ثالث	۱۲/
" " پارہ رابع	عہ
[illegible] اسلام قاسم	
" " [illegible] سلام	
دیوان [illegible] مصطفےٰ خاں [illegible]	

نام کتاب	قیمت
رسالہ ... حصہ دوم	۲/
پہلی اسلامی کتاب یہ اخلاق مین	۱/
دوسری اسلامی کتاب مسائل طہارت نماز روزہ	۲/
تیسری اسلامی کتاب	۲/
چوتھی اسلامی کتاب	۳/
پانچویں اسلامی کتاب	۵/
چھٹویں اسلامی کتاب	۵/
ساتویں اسلامی کتاب	۵/
... القرآن	۴/
خط و ...	۸/
گلزار ...	۸/
جواہر ...	۳/
بہار ... حصہ اول	۲/
... حصہ دوم	۲/
... میں	عہ
...	۳/
... مجلد	عہ

مجمع صوفی لٹریچر سوسائٹی کی کتابیں

نام کتاب	قیمت
مجمع صوفی بزم فلاسفی لکچر نمبر ۱-۲-۳	ا/
شرح نقش الفصوص ...	ا/
اربعین ...	ا/
رسالہ ...	ا/
... حصہ اول یعنی شرح کافی ... شاہ اسعد	۳/
... حصہ دوم	۸/
...	ا/
... حصہ اول	ا/
اربعین ...	ا/
ترجمہ قالی شکوہ حالی حصہ اول	ا/
ترجمہ قالی ... حصہ دوم	ا/

نام کتاب	قیمت
...	۲/
...	
...	۸
...	۵/
...	
...	۵/
... دیوان حافظ	۸/
...	۲/
...	۶/
...	۳/
...	۳/
... عظیم ...	۹
...	عہ
...	عہ
...	۸/
...	۲/
...	۸/
...	۶/
...	ا/
...	۸
...	۲/
...	۲/

FROM THE LIBRARY
My Late Lamented Grand-Father
ALHAJ MOULANA ABDUL HAKIM ...
BY
AHMED BADRUDDIN FAROOQUI
(Junior)